بفیضِ رُوحانی: تاجدارِ اہلِ سُنّت شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

کراماتِ مزید اصحاب و آلِ رسول

۱۳۷۶ھ

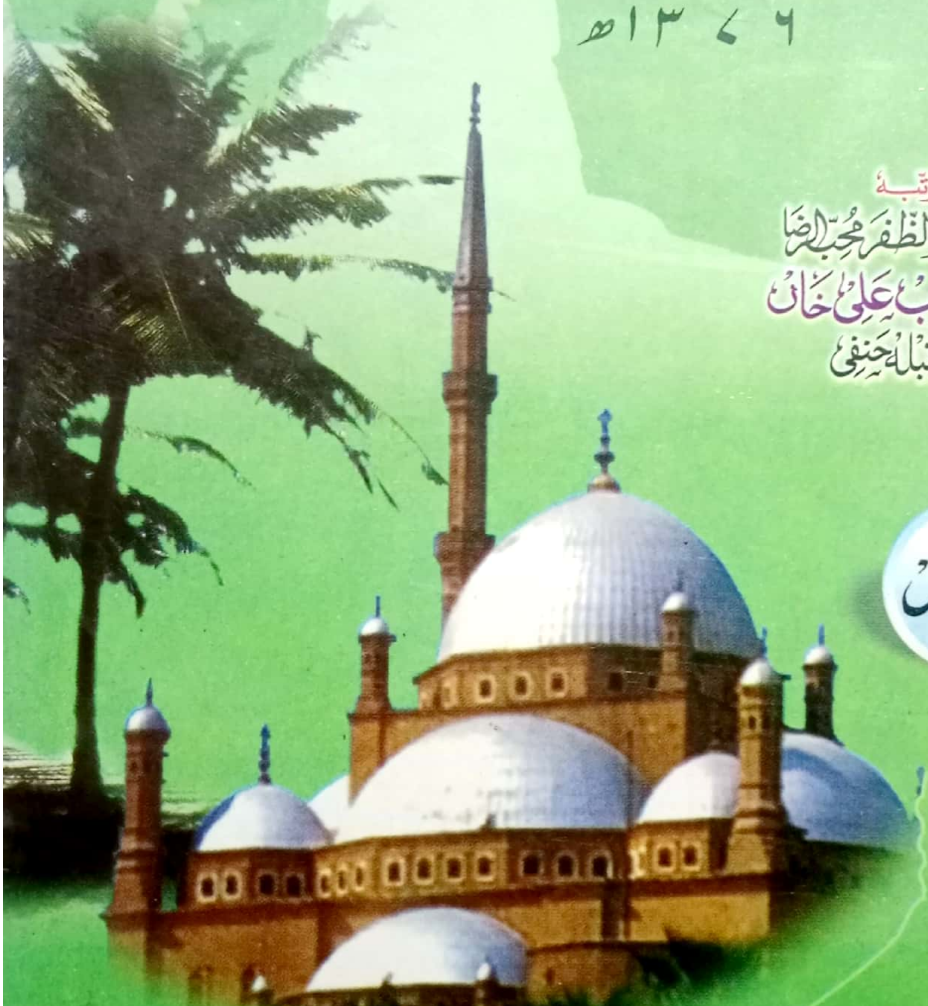

مُرتّبہ
علامہ ابو الظفر محبّ الرضا
محمد محبوب علی خان
صاحب قبلہ حنفی

حصہ اوّل

ناشر
مدرسہ گلشن رضا
کولمبی ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

Scanned with CamScanner

بفیض

یہ مبارک

پر مشتمل ر

کرا

غازی ا

قادری

مد

بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ
یہ مبارک فتویٰ دافع طغویٰ نافع تقویٰ نیز حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی چند کرامات
پر مشتمل رسالہ ہے جسے حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے بزمانۂ قید و بند ورلی ممبئی جیل میں تحریر فرمایا
تھا۔ مسلمان اس کتاب کو بغور پڑھیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔

مسمّٰی باسمِ تاریخی

کراماتِ زبدۂ اصحاب و آلِ رسول

۱۳۸۷ھ

حصہ اول

مُرتّبہ

غازئ اہلسنت حضور محبوبِ ملت صاف الحبیب حضرت مولانا الحاج حافظ و قاری
علامہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ حنفی
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی (علیہ الرحمۃ والرضوان) مفتی اہلسنت ممبئی (الہند)

ناشر

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ

مہاراشٹر (ہند)

9764135477

ہدیہ-۵۰ روپے

Scanned with CamScanner

نام کتاب ——— کرامات صحابۂ کرام
مصنف ——— غازی اہل سنت حضرت علامہ ابوالظفر محبوب علی خاں صاحب قبلہ حنفی قادری رضوی مجددی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان
بسعی جمیل ——— حضرت مولانا صوفی عبدالصمد قادری رضوی نوری خادم مدرسہ ہذا
تصیح کتابت ——— حضرت مولانا محمد اسلم صاحب صدیقی فیضی
حضرت مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی بہرائچی
کمپوزنگ ——— محمد فضل حق نوری گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر
سن طباعت ثالثہ ——— ربیع الاول شریف ۱۴۲۷ھ مطابق اپریل ۲۰۰۶ء
تعداد ——— ۲۱۰۰/اکیس سو

ملنے کے پتے

☆ ——— مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر (پن۔ ۴۳۱۷۲۲)
☆ ——— انجمن فیضان اعلیٰحضرت مہابیر گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار
☆ ——— کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶
☆ ——— فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ ——— رضوی کتاب گھر ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ ——— نیوسلور بک ایجنسی محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی ۳
☆ ——— اونگ زیب یار علوی بجلی سامان دوکان تھانہ روڈ پچپڑوا ضلع بلرامپور یوپی
☆ ——— مدینہ مسجد ۲۵ شیوا نگر گونڈی بمبئی ۴۳

Scanned with CamScanner

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرض ناشر	۵
۲	تقدیم	۷
۳	شروع کتاب	۲۱
۴	کرامات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۳۰
۵	کرامات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۳۵
۶	کرامت ہمشیرہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۵۶
۷	کرامات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۵۷
۸	کرامات حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ	۶۱
۹	کرامات حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ	۷۰
۱۰	حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۷۲
۱۱	کرامت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۷۴
۱۲	حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۷۴
۱۳	حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	۷۵
۱۴	حضرت سیدنا عبداللہ ولد حضرت جابر رضی اللہ عنہ	۷۵
۱۵	حضرت سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ	۷۶
۱۶	حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۸۱
۱۷	حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۸۱
۱۸	حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۸۲
۱۹	حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۸۳
۲۰	حضرت سیدنا عاصم بن ثابت	۸۸
۲۱	حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہما	۸۸
۲۲	حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ	۹۳
۲۳	عباد بن بشر رضی اللہ عنہ	۹۳
۲۴	حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ	۹۴
۲۵	حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ	۹۴
۲۶	حضرت سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ	۹۴
۲۷	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۹۵
۲۸	حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ	۹۶
۲۹	حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۹۸
۳۰	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۹۸
۳۱	حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ	۹۸
۳۲	حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ	

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۹۹
۳۴	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	۱۰۰
۳۵	حضرت سفینہ غلام رسول رضی اللہ عنہ	۱۰۱
۳۶	حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ	۱۰۱
۳۷	حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ	۱۰۲
۳۸	حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ	۱۰۴
۳۹	حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ	۱۰۵
۴۰	حضرت ذویب بن کلاب رضی اللہ عنہ	۱۰۷
۴۱	حضرت نعمان کی اہلیہ رضی اللہ عنہا	۱۰۸
۴۲	حضرت ابوعیسیٰ بن جبیر رضی اللہ عنہ	۱۱۰
۴۳	حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ	۱۱۰
۴۴	حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ	۱۱۰
۴۵	حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ	۱۱۰
۴۶	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا	۱۱۱
۴۷	حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ	۱۱۱
۴۸	حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ	۱۱۲
۴۹	حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ	۱۱۳
۵۰	حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۱۱۳
۵۱	حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا	۱۱۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۲	حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا	۱۱۷
۵۳	ایک صحابی رضی اللہ عنہ	۱۱۷
۵۴	ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ	۱۱۸
۵۵	حضرت براابن مالک رضی اللہ عنہ	۱۱۹
۵۶	حضرت شرجیل حسنہ رضی اللہ عنہ	۱۱۹
۵۷	حضرت مقداد رضی اللہ عنہ	۱۲۰
۵۸	حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ	۱۲۰
۵۹	حضرت عاصم بن عمرو رضی اللہ عنہ	۱۲۰
۶۰	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	۱۲۱
۶۱	حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ	۱۲۱
۶۲	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۱۲۲

Scanned with CamScanner

عرض ناشر

زیر نظر کتاب "کرامات صحابہ کرام" اسد السنہ غازی اہل سنت حضور محبوب ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایمان افروز وہابیت سوز تصنیف لطیف ہے۔

وہ محبوب ملت جو امام اہل سنت سرکار اعلیٰحضرت کے چہیتے مرید، اور حضور شیر بیشۂ اہل سنت لکھنوی ثم پیلی بھیتی کے حقیقی اور نسبی بھائی، وہ محبوب ملت جو اکابر اہل سنت کے یادگار، وہ محبوب ملت جو حق وصداقت کے علم بردار، وہ محبوب ملت جو اہل سنت کے سرمایۂ افتخار، وہ محبوب ملت جو نجدیہ وہابیہ دیابنہ، تبلیغیہ، مودودیہ اور صلح کلیہ وغیرہم گستاخان رسول فرقہائے باطلہ کے لئے شمشیر برہنہ تھے جنھوں نے عقائد باطلہ اور گمراہ کن نظریات سے حفاظت کے لئے کربلا والوں کی سچی غلامی میں اپنی ۲۷/ قیمتی تصانیف کا ڈھال اہل سنت و جماعت کو دے گئے۔ انھیں میں سے آپ کے قلم کا شاہکار یہ کتاب بھی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کو از ماہ صفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۷/ ستمبر ۱۹۵۵ء تا ۵/ جمادی الاخرہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۷/ جنوری ۱۹۵۷ء کے ہنگامہ خیز ایام میں جب کہ وہابیوں، دیوبندیوں نے سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی پر قبضہ واقتدار جمانے کے لئے خود اپنے ہاتھوں ایک مالدار وہابی دیوبندی کو بھینٹ چڑھا کر قتل کا بالکل جھوٹا الزام آپ پر اور آپ کے دس رفقاء پر لگا کر بمبئی ورلی جیل میں مقید کرا دیا تھا انھیں ایام قید و بند میں آپ نے یہ مبارک فتویٰ دافع طغویٰ اور صحابہ کرام واہل بیت کی چند کرامات پر مشتمل اس کتاب کو دو حصوں میں ترتیب فرما کر خوب خوب احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا۔

اس کا حصہ اوّل پہلی مرتبہ آپ کی حیات مبارکہ کے اخیر ایام ہی میں فارسی عربی متن کے ساتھ ایک ہزار کی تعداد میں جامع مسجد اہل سنت مدنپورہ بمبئی۔ ۱۸ سے شائع ہوئی

پھر دوسری بار صرف اردو ترجمہ مکتبہ جام نور کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی۔۲ سے طبع ہوئی۔
فی الوقت اس کتاب کو چھپے ہوئے تقریباً ۱۸/۱۹ سال کی طویل مدت گذر جانے کے باعث یہ کتاب مارکیٹ میں نایاب تھی اس لئے اس کی دینی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے راقم الحروف نے محترم المقام حضرت علامہ مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ العالی قاضی ادارۂ شرعیہ بمبئی کے ذریعہ آپ کے شہزادگان حضرت مولانا منصور علی خان صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی، حضرت مولانا مقصود علی خان صاحب قادری رضوی نوری مصباحی اور جناب محمد عارف رضا صاحب بی۔اے سے اجازت حاصل کر لے نے کے بعد صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور و معروف ادارہ "مدرسہ گلشن رضا" ہی میں حضرت مولانا قاری محمد فضل حق صاحب قبلہ نوری و حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قبلہ صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام صاحب قبلہ مصباحی اساتذۂ ادارہ ہذا جنھوں نے بڑی عرق ریزی سے کمپیوٹر کے ذریعہ اس کتاب کو کتابت نو اور تصحیح کتابت وغیرہ سے مزین کیا۔ بعدہ اسی مدرسہ کی جانب سے طبع کروا کر منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کیا ہے۔
مولیٰ تبارک و تعالیٰ مسلک اعلیٰحضرت کے اس متحرک ادارہ کو حاسدین و مخالفین کی نظر بد سے بچائے اور روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور جملہ معاونین کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے اور ان کے علم و عمر اور رزق و صحت میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہاں کی خیر و عزت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وحزبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر سراپا تقصیر عبد الصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی غفرلہ ولابویہ واہلہ ومحبہ ربہ المولیٰ العزیز القوی ۱۹/صفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰/ مارچ ۲۰۰۶ء روز ایمان افروز شیطان سوز دوشنبہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

باسمہ تعالیٰ

تقدیم

از رشحات قلم : __________ علامہ محمد اعظم سعیدی

کرامات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مؤلف ومرتب کا شماران لوگوں میں نہیں ہے کہ جن کا تعارف کرایا جائے ،اصحاب علم ،اصحاب فتویٰ اور علم وعلماء سے محبت کرنے والے آپ کے نام اور کام سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے کہ آپ کی حیات کا کثیر حصہ علم سے وابستہ رہا ہے پھر(العلم نور) علم نور ہے اور اپنی ذات سے وابستہ ہر شخص کو مستنیر کر کے اپنے نور میں ڈھال دیتا ہے تو علم کی طرح عالم بھی ایک جگمگا تا ستارہ بن جا تا ہے اور وہ بھی ایسا کہ جس کی روشنی کبھی ماند نہیں پڑتی۔

کرامات صحابہ کا جمع کرنا جان جوکھوں کا کام ہے اس لئے کہ بہت ہی قلیل صحابہ کرام کے حالات حیات یک جا ملتے ہیں کتب احادیث وسیر اور تاریخ وشخصیات کے منتشر اوراق میں سے اصحاب رسول کی صرف کرامات تلاشنا اگر آسان نہیں تو مشکل ضرور ہے پھر اس کام کے لئے وسعت علم کے ساتھ ساتھ عمق نظر بھی لابدی ہے اور بحمد اللہ مؤلف کرامات صحابہ میں یہ چیزیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

کرامت کیا چیز ہے؟ ہم نے ہر اس فعل کو جو خرق عادت ،خلاف معمول اور ہمارے قائم کردہ اصول کے برعکس یا ہمارے فہم وادراک سے بالاتر ہو یا ہر وہ فعل جو کہ ہمیں چونکا دے اسے کرامت کہہ دیتے ہیں یعنی جس فعل کو عقل انسانی نہ سمجھ سکے اگر وہ فعل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے متعلق ہو تو معجزہ کہلاتا ہے اور اگر کسی ولی کی ذات سے منسوب ہو تو

Scanned with CamScanner

کرامت کہلاتا ہے۔شومیٔ قسمت کہ ہم نے کرامت کو صرف کرامت ہی سمجھ کر حرز جاں بنالیا ہے لیکن یہ نہ سوچا کہ اس کرامت میں ہمارے لئے اسباق کیا ہیں اور اس کے معاشرے میں فوائد کیا ہیں۔اگر ہم بنظر انیق و غائر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کرامت صرف خرق عادت فعل ہی نہیں ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی اس کے لئے بیشمار فوائد ہیں یہ فوائد کبھی تو انفرادی ہوتے تھے اور کبھی اجتماعی یعنی جس چیز کو ہم کرامت کا نام دے رہے ہیں وہ حقیقت میں خلق خدا کی خدمت بھی ہے کبھی تو یہ خدمت کسی فرد واحد کی ہوتی ہے اور کبھی پوری قوم کی۔

اب ہم ان کرامات سے یہ دیکھتے ہیں کہ اس سے عوامی یا مخلوق خدا کی خدمت کس طرح متصور ہو سکتی ہے۔تذکرۃ الحفاظ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حافظ حدیث اور صاحب کرامت صحابی تھے قناعت اور صبر آپ کے خاص وصف تھے،ایک دفعہ آپ کتان کے کپڑے سے ناک صاف کر رہے تھے تو کسی نے کہا کہ اے ابوہریرہ مجھے تمہارا وہ زمانہ بھی یاد ہے جب سرکار دو عالم ﷺ کے حجرہ شریف اور منبر مبارک کے قریب بے ہوش پڑے رہتے تھے اور لوگ تمہیں مجنون سمجھ کر اپنے پاؤں سے تمہاری گردن دباتے تھے حالانکہ تمہیں جنون نہیں تھا بلکہ بھوک تھی مگر آپ کی باتیں اور بعض افعال ہماری سمجھ میں نہیں آتے تھے،کیا یہ کرامات ہیں؟ مگر ابوہریرہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ابوہریرہ مجنون نہیں تھے بلکہ آپ کی یہ نڈھالی یا جنونی کیفیت صبر و قناعت،کم خوری اور اپنا مال دوسرے ضرورت مندوں میں تقسیم کرنے کی طرف سے تھا خود تو قانع رہے بھوک و پیاس برداشت کرتے رہے لیکن مخلوق خدا اپنے مسلمان بھائیوں کی بھوک ان سے برداشت نہ ہو سکتی تھی اپنا مال و خوراک دیگر ضرورت مندوں کو دے دیتے یہ خلق خدا کی خدمت ہے کتنے لوگوں کا بھلا ہوا ہوگا کتنے ننھے ننھے بچوں کے بہتے ہوئے آنسو تھم گئے ہوں گے پھر

بقول ائے رسول اکرم ﷺ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی رفیع الدرجات ہے جو اپنی خواہشات پر دوسروں کی خواہشات کو ترجیح دے کم خوری سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے کم خوری پیارے نبی علیہ السلام کی سنت بھی ہے پھر ایسے شخص سے اگر ایسے افعال صادر ہوں جو فہم و ادراک میں نہ آسکیں تو کرامات کہلاتی ہیں یہ کرامات جہاں ان کی اولی الدرجات کی نشاندہی کرتی ہیں وہیں خلق خدا کی خدمت کی بھی آئینہ دار ہیں۔

(نوٹ) گردن دبانے کا مفہوم یہ ہے کہ اس دور میں مجنون کا علاج اسی طرح کیا جاتا تھا کہ پاؤں سے اس کی گردن دباتے تھے تو اس کا جنون قدرے صحیح ہو جاتا تھا۔

صحابہ کرام کی زندگی کا مشن جہاں اسلام کے پرچم کی سربلندی تھا وہاں وہ خلق خدا اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت کو بھی جزو ایمان سمجھتے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ شاید کوئی کام ہمارا اللہ رب العلمین کو پسند آجائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رضائے الٰہی کی جستجو واقعی انھیں لوگوں کا حصہ تھا کہ ان کی حیات مبارکہ کا ہر کام، ہر فعل اپنے مولیٰ تعالیٰ کو راضی کرنے کی خاطر تھا۔ "اسد الغابہ"

صحابہ کرام نے راحت و آرام کے بجائے مشقتیں و آلام برداشت کیں اور کثرت عبادات میں خود کو مشغول رکھا دنیا میں مصائب جھیلنے والوں کے لئے بمطابق فرمان الٰہی آخرت میں ان کے لئے ہر طرح کی آسائشیں ہیں آج ہم خود کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا متبع کہلواتے ہیں۔ ان کے نام لیوا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نیز ترقی کے باب میں صحابہ کرام جیسی ترقیوں کے خواب دیکھتے ہیں لیکن کیا کبھی ہم نے اس امر پر غور کیا کہ ان اسلاف و بزرگان ملت نے قربانیاں کتنی دی ہیں دین اسلام کی نشر و اشاعت اور تبلیغ و ترغیب و ترہیب کے لئے مصائب کتنے اٹھائے ہیں، رواداری اور صلہ رحمی کا ثبوت کس طرح دیا ہے

Scanned with CamScanner

خلق خدا کو راضی کس طرح رکھا ہے اور ہم نے ان امور سے متعلق کیا کیا ہے! کامیابی ہمیشہ جدو جہد اور سعئ مسلسل کے مناسب ہوتی ہے، ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم عیش وآرام، بددینی اور دنیا طلبی میں کافروں کے ہم دوش چلیں اور صحابہ کرام جیسی ترقی ہمیں حاصل ہو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ صحابہ کرام نے خود کو اطاعت الٰہی واطاعت رسول کا خوگر بنالیا تھا ایسے لوگ مقربین الٰہی ہوتے ہیں اور "کنت سمعه التی یسمع به الخ" کے مصداق بن جاتے ہیں ان سے وہ افعال ظہور میں آتے ہیں جنہیں ہم کرامت کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں، صرف یہی عقیدت کے پھول ہی ہماری جھولی میں ہوتے ہیں جنہیں ہم ان پر نچھاور کر کے تہی دامن ہو جاتے ہیں اور کبھی اس پر غور نہیں کرتے کہ اس کرامت کے ظہور کا معاشرے میں انفرادی واجتماعی کیا فائدہ ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوران خطبہ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو پکارنا "یا ساریة الجبل" پھر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا اس آواز کو سن کر پہاڑوں کی طرف سے حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنا ان کو منہ توڑ جواب دینا اپنی دفاعی لائن آف ایکشن کو تبدیل کرنا، اس آواز دینے اور سننے کو ہم نے کرامت کہہ دیا مگر یہ نہ سوچا کہ یہ کرامت ظہور پذیر ہوئی کیوں؟ اگر فاروق اعظم جمعہ کے خطبہ کے دوران سیکڑوں میل دور حضرت ساریہ کو آواز دے کر متنبہ نہ کرتے تو دشمن جو چال چل کر خاموشی سے پہاڑ کی اُوٹ میں سے لشکر اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس سے مسلمانوں کا کتنا جانی و مالی نقصان ہوتا، سیکڑوں محترم صحابہ کرام اور جاں نثاران اسلام تہہ تیغ ہو جاتے اسلامی لشکر کو معاذ اللہ شکست ہو جاتی تو دشمنان اسلام کے حوصلے بلند ہو جاتے اس طرح اسلامی محاذ کو شدید نقصان پہونچتا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت معاشرتی طور پر دیکھا جائے تو نوع انسانیت

کی عظیم خدمت ہے، جہاں اسلام اور لشکر اسلام ہزیمت اٹھانے سے محفوظ رہا۔ وہاں دشمنان اسلام کی تمام ممکنہ چالیں بھی ناکام ہوگئیں نیز سیکڑوں جاں نثاران اسلام تہہ تیغ ہونے سے بچ گئے ایک انسان کی جان بچانا بہت بڑا ثواب ہے جب کہ آپ نے کئی ہالوگوں کی جان بچائی اس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ کرامات کا ظہور واقعی ایک عوامی زندگی کی خدمت بھی ہے۔

خدمت خلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہمیشہ سے شیوا رہا، صاحب کنز العمال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ فاروق اعظم کے ایک غلام حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے آقا کے ساتھ مدینہ شریف کے قریب حرہ کی طرف جارہا تھا کہ ایک جگہ پر آگ جلتی ہوئی نظر آئی تو آپ نے فرمایا کہ یہاں پر شاید کسی قافلے نے پڑاؤ کیا ہے رات ہوگئی ہوگی اس لئے وہ شہر میں جانے کے بجائے یہیں ٹھہر گیا ہے۔ چلو ان سے معلوم کرتے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کا انتظام کیا جاسکے، جب ہم وہاں پہونچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک عورت نے دیگچی چولھے پر چڑھا رکھی ہے اور چند بچے اس کے پاس بیٹھے رو رو کر بھوک بھوک کی آوازیں لگا رہے ہیں۔

فاروق اعظم نے سلام کہہ کر ان سے قریب جانے کی اجازت لی اور پوچھا کہ بچے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے لاچار ہوکر چلا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس دیگچی میں کیا ہے؟ عورت نے جواب دیا کہ ان بچوں کو بہلانے کے لئے دیگچی میں پانی بھر کر چولھے پر رکھ دی ہے تاکہ ان کو کچھ دیر کے لئے تو تسلی ہوجائے شاید کہ وہ انتظار کرتے کرتے سو جائیں۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور میرا فیصلہ تو روز حشر اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہوگا انھیں میری اس تنگ دستی کی حالت کی خبر ہی نہیں ہے۔ آپ رونے لگے اور فرمایا یا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے بھلا عمر کو تیرے حال کی کس طرح خبر ہوسکتی ہے

Scanned with CamScanner

عورت نے کہا کہ وہ امیر کیسے ہیں کہ انہیں رعایا کی خبر ہی نہیں ہے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا مجھے لے کر واپس مدینہ میں آئے اور بیت المال سے ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا، کچھ کھجوریں، کچھ کپڑے، کچھ چربی لے کر اس کو خوب بھرا اور کچھ درہم بھی ساتھ لئے اور مجھے فرمایا کہ اس کو میرے کندھے پر رکھ دو میں نے عرض کیا کہ آقا میں ہی اس کو اٹھا لیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اسے میری کمر پر رکھ دو، میں جب دو تین مرتبہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا کل قیامت کے دن بھی تو ہی میرا بوجھ اٹھائے گا، اس بوری کو میں ہی اٹھاؤں گا کیونکہ قیامت کے دن اس سلسلے میں سوال بھی مجھ سے ہی ہوگا۔ غرض کہ میں نے مجبور ہو کر بوری آپ کی کمر پر رکھ دی، مجھے ہمراہ لے کر بوری اٹھائے آپ فوراً اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر اس دیگچی میں آٹا، تھوڑی سی چربی اور کھجوریں ڈال کر دیگچی کو چلانا شروع کر دیا حتیٰ کہ آگ کے بجھنے پر چولھے میں پھونک خود مارتے اور میں آپ کی گھنی داڑھی مبارک سے دھواں نکلتا ہوا دیکھتا رہا غرض کہ تھوڑی دیر میں حریرہ سا تیار ہو گیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اس عورت کو بھی اور اس کے بچوں کو بھی کھلایا اور انھوں نے خوب سیر ہو کر کھایا روتے ہوئے بچے ہنسنے لگے تڑپتے بچے کھیل میں مشغول ہو گئے اور وہ عورت بھی ہنس رہی تھی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تم اس بات کے مستحق تھے کہ عمر کے بجائے تمہیں خلیفہ بنایا جاتا آپ نے اس کو تسلی دی اور فرمایا کہ جب عمر کے پاس جاؤ گی تو مجھے بھی وہاں پر موجود پاؤ گی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑا سا ہٹ کر ایک جگہ پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر بیٹھے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے، فرمایا کہ میں وہاں بیٹھا اس لئے تھا کہ پہلے میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا تھا تو میری یہ قلبی خواہش تھی کہ میں کچھ دیر ان کو ہنستا ہوا بھی دیکھ لوں۔ یہ ہے

Scanned with CamScanner

جو مخلوق خدا کی آسائش کے خواہاں ہوں، خوف خدا جن کے دلوں میں جاگزیں ذکر الٰہی جن کے دلوں کی دھڑکن ہو، اطاعت الٰہی واطاعت رسول جن کا عمل ہو خوف خدا جن کا دامن گیر ہو ایسے لوگوں سے اگر اس طرح کے خرق عادات افعال یعنی کرامات ظہور پذیر ہوں تو یہ "اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ" کی صحیح تعبیر ہوگی۔

انہی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک معروف کرامت ہے کہ آپ نے ہر سال خشک ہو جانے والے اور انسانی بھینٹ لے کر بہنے والے دریائے نیل کو رقعہ لکھا اور حکم دیا کہ اس خط کو دریائے نیل کے پیٹ کی ریت میں دفن کردو رقعہ دفن کر دیا گیا جس میں صرف اتنا لکھا تھا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتا ہے تو بہہ جا اور اگر اسی کے حکم سے خشک ہوتا ہے تو نہ چل آئندہ تجھے انسانی بھینٹ نہیں دی جائے گی۔ چنانچہ رقعہ دفن کرتے ہی دریائے نیل پھر سے بہنے لگ گیا اور آج چودہ سو سال ہو گئے لیکن وہ خشک نہیں ہوا۔ یہ رقعہ یا یہ فرمان جہاں ایک حکم ہے وہاں ایک کرامت بھی ہے مگر اس کرامت کے ظہور سے کتنے معاشی اور معاشرتی مسائل حل ہوئے ہیں اسی پر ہمیں غور کرنا چاہئے کیونکہ اس کرامت سے ایک تو ہر سال جو انسانی جان ضائع ہوتی تھی وہ بچ گئی حالانکہ جب تک ہر سال ایک انسانی بھینٹ نہ چڑھتی دریا نہ بہتا اس سے انسان کی سلامتی اور اس کا تحفظ ہوا۔ دوم یہ کہ نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو ہر سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور لوگ تلاش معاش میں جگہ جگہ پر مارے مارے پھرتے یہ کتنی انسانی خدمت ہے کہ ان کے معاشی مسئلے کو حل کر دیا گیا اور تلاش رزق میں ان کی پریشانیوں کو دور فرما دیا ہم جہاں اسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت کہیں گے وہاں ایک اجتماعی عوامی فلاحی خدمت بھی ہے۔

حضرت ابو جندل ایک صحابی تھے، اسلام قبول کرتے وقت انھوں نے بڑے مصائب و

مشکلات کا سامنا کیا تھا، حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت انتہائی اختصار کے ساتھ الاصابہ میں اس طرح ہے کہ آپ اپنے رفقاء کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے، سفر ستاروں کی روشنی میں ہو رہا تھا، اثنائے سفر میں کسی پہاڑی کے پیچھے کئی افراد کے چیخنے چلانے اور مدد مدد پکارنے کی آوازیں سنائی دیں تو آپ نے انا للہ پڑھا اور رفقاء کے ہمراہ اسی طرف چلے گئے، دیکھا کہ قزاق ایک قافلے کا بے تحاشہ قتل عام کر رہے تھے اور سامان لوٹ رہے تھے، آپ نے قزاقوں کو للکار کر کہا کہ رک جاؤ ورنہ تم حکم الٰہی سے نابینا ہو جاؤ گے ان قزاقوں میں دو چار حضرت ابو جندل اور آپ کے رفقاء کی طرف بڑھے تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دئے، دعا ختم کی تو تبسم آپ کے لبوں پر تھا اور فرما رہے تھے کہ یہ قزاق خائب و خاسر ہوں گے، چنانچہ یہی ہوا کہ لٹے پٹے اور ہزیمت سے دوچار قافلے میں یک دم ہمت و جرأت عود کر آئی چند لمحوں میں سب کے سب قزاق واصل نار ہو گئے۔

بظاہر آپ کی یہ کرامت ہے لیکن اس میں مخلوق خدا کی بھلائی بھی ہے کہ قافلہ جو لٹ چکا تھا اب بے سروسامانی کی حالت میں صرف تہہ تیغ ہونے کے لئے رہ گیا تھا مگر آپ کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا قزاق خود مارے گئے اور قافلے کے بقیہ لوگ گردن زدنی سے بچ گئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بڑے عظیم صحابی تھے اور جہیر الصّوت یعنی بلند آواز اور خوش گلو بھی تھے، نڈر اور شجاع تھے ایسے کہ تن تنہا دشمنوں سے نبرد آزما ہوتے اور دور دور تک ان کا پیچھا کرتے، خوش الحان ایسے تھے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ سفر فرماتے تو خصوصاً رات کے وقت آپ حکم فرماتے کہ سلمہ حدی خوانی کرو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ حمد یہ اور لوگ گیت گاتے تو اونٹ بھی مست ہو کر اپنی رفتار تیز کر دیتے سفر ایک تو جلدی کٹ جاتا

Scanned with CamScanner

دوسرا محویت کے عالم میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلتا اور نہ ہی تھکاوٹ محسوس ہوتی۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تنہا ان لوگوں کا تعاقب کر رہے تھے جو سرکار دو عالم ﷺ کی اونٹنیاں ہانک کر لے گئے تھے، آپ سائڈ بدل بدل کر ان پر تیر برساتے تھے تاکہ وہ یہ سمجھیں کہ تعاقب کرنے والے بہت سے ہیں اور مختلف جگہوں سے آواز بدل کر انہیں للکار رہے تھے، اسی اثناء میں آپ ایک پہاڑ کی گھاٹی میں اترے تو اونٹنیاں ہانک کر لے جانے والوں کی جوابی تیراندازی سے ایک مسافر زخمی حالت میں تڑپ رہا تھا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور فرمایا کہ اٹھ کر بیٹھو، میرا انتظار کرو ابھی ان لوگوں کے تعاقب میں جا رہا ہوں تاکہ اونٹنیاں ان لوگوں سے واپس لے لوں پھر آتا ہوں اس شخص نے کہا کہ میں شدید زخمی ہوں میرے بچنے کی کوئی امید نہیں میں تڑپ تڑپ کر مرنا نہیں چاہتا آپ مجھے ختم کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم زندہ رہو گے گھبراؤ نہیں۔ اس نے کہا کہ یہ بہتا ہوا خون مجھے زندہ نہیں رہنے دے گا۔ آپ نے اس کے زخموں پر لعاب دہن لگایا اور فرمایا کہ اب خون بہنا رک جائے گا چنانچہ ایسا ہوا کہ خون رک گیا۔ جب آپ وہ اونٹنیاں لے کر واپس ہوئے تو وہ زخمی شخص آہستہ آہستہ چہل قدمی کر رہا تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرط مسرت سے کھل اٹھا آپ نے اس کو اونٹنی پر بٹھا دیا اور سیدھا سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں لے گئے جہاں پر اس زخمی کا باقاعدہ علاج ہوا اور وہ مسلمان بھی ہو گیا" اسد الغابہ "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فعل کو کثیر مصنفین نے اپنی تالیفات و تصنیفات میں بطور کرامت ذکر کیا ہے بیشک یہ ایک عجیب فعل ہے، عقل و فہم میں نہ آنے والی بات ہے مگر اس فعل سے ظہور پذیر ہونے والی کرامت معاشرتی طور پر بھی ایک پہلو رکھتی ہے اس کرامت سے ایک تو انسانی کی جان بچ گئی، دکھ درد میں مبتلا دکھی انسانیت کی یہ عظیم خدمت ہے نیز اس

Scanned with CamScanner

خدمت یا انسانی ہمدردی کے بطور ظہور پذیر ہونے والی کرامت نے اس زخمی کو دائرہ اسلام میں داخل کر دیا اسی لئے ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ کرامات کا انسانی ہمدردی اور خلق خدا کے ضمن میں ہی صدور و ظہور ہوتا ہے۔

مولانا عبدالاحد صاحب قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کرامات اصحاب رسول (ﷺ) ''مطبوعہ اسٹیم پریس'' میں لکھتے ہیں کہ۔

ایک صحابی کو حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے مدینہ سے مکہ کی طرف کسی کام سے روانہ فرمایا دوران سفر سامان خورد ونوش ختم ہو گیا تو بھوک سے نڈھال ہو چکے تھے مگر کسی کے آگے دست سوال دراز کرنا انہیں گوارا نہ تھا بالآخر بے ہوش ہو کر گر گئے اچانک پیچھے کچھ قافلے والے آپہونچے انہوں نے کچھ کھانے کو دیا تو آپ ہوش میں آگئے، پھر اسی قافلے کے ہمراہ آگے چل پڑے، قافلہ کسی مقام پر تجارت کے لئے رکا تو آپ نے سالار قافلہ سے فرمایا کہ یہاں تمہیں تجارت میں دگنا منافع ہوگا حالانکہ اس مقام پر اکثر تاجر خسارے میں ہی مال نکالتے تھے مگر آپ کی دعا سے اس تاجر کو اتنا منافع ہوا کہ وہ انگشت بدندان رہ گیا۔

ہم اس واقعہ کو بھی کرامت کا نام دیتے ہیں مگر اس میں پنہاں حقیقت یہ ہے کہ آپ نے ایک تو احسان کا بدلہ چکایا۔ دوسرا اس افواہ یا نظریئے کا رد فرمادیا کہ اس بستی میں ہمیشہ تاجر نقصان میں رہتے ہیں تیسرا یہ کہ معاشی طور پر قافلہ تجارت کو اپنی کرامت کے ذریعے مستحکم کر دیا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کرامت دراصل عوامی خدمت کا دوسرا نام ہے۔

الاصابہ میں ہے کہ ایک صحابی کے سر میں درد ہوا تو کئی اطباء معالجین کے پاس گئے مگر شفا کہیں سے نہ ملی بالآخر انھوں نے اپنی اس تکلیف کا اظہار ایک اور صحابی رسول ﷺ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے بھی سر درد کی تکلیف نے بہت پریشان کر دیا

تھا تو میں نے علاج معالجوں سے تنگ آ کر سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں اپنی تکلیف بیان کی تو آنحضور ﷺ نے میرے سر کو پکڑ کر اپنی پیشانی سے میری پیشانی ٹکرائی تو میں نے اپنی پیشانی میں بے حد ٹھنڈک محسوس کی اور اسی لمحے میرا درد سر ختم ہو گیا، ایسا کرو کہ تم اپنا سر میری پیشانی سے لگالو مجھے یقین ہے کہ تمہارا درد سر رفع ہو جائے گا اس لئے کہ میری پیشانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی سے لگ چکی ہے۔

جب انھوں نے اپنی پیشانی اس صحابی رسول کی پیشانی سے مس کی تو لا علاج درد سر جاتا رہا پھر یہ بات کافی مشہور ہو گئی اور سر درد میں مبتلا لوگ آپ کے پاس آتے یہی عمل دہراتے اور شفا پاتے اس فعل کو ہم پیشانئ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی برکت بھی کہہ سکتے ہیں اور اس صحابی رسول کی کرامت سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کرامت و برکت کے ظہور سے معاشرے کو کتنا فائدہ پہنچا وہ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔ بہت سے لوگوں کو تکلیف سے نجات ملی، دراصل کرامت کے صدور میں پنہاں یہی مقصود ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے خلق خدا کو نفع پہونچے، مخلوق خدا کی تکالیف دور ہوں، یہ روایت مختلف انداز اور مختلف طرق سے باختلاف الفاظ متعدد کتب احادیث میں موجود ہے۔

کرامات اصحاب رسول مطبوعہ اسٹیم پریس آگرہ میں منقول ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں رات کو اپنے کسی ملنے والے کے گھر گئے، چراغ کی روشنی میں کچھ دیر باتیں کرتے رہے جب اٹھنے لگے تو اچانک بارش شروع ہو گئی اور تیز ہوائیں چلنے لگیں جس کی وجہ سے چراغ بار بار بجھنے لگا، اتفاق کہ چراغ میں تیل ہی نہ رہا۔ میزبان جو کہ خلیفہ وقت کی آمد پر مسرت سے بجھا جارہا تھا چراغ میں تیل کے ختم ہونے پر وہ بہت ہی پریشان ہوا، اس نے چاہا کہ کسی طرح چپکے سے جاؤں اور کسی پڑوسی سے ادھار یا قیمتاً تیل

لے کر آؤں مگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس کے ارادوں کو بھانپ گئے اور اسے جانے سے منع کر دیا، تھوڑا سا پانی منگوایا اور اسے چراغ میں ڈال کر روشن کر دیا اور وہ چراغ صبح تک روشن رہا۔ صاحب کرامات اصحاب رسول اس روایت کو نقل کرنے کے بعد نوٹ لکھتے ہیں کہ جب بھی بارشیں ہوتیں یا ہواؤں کے تند و تیز جھکڑ چلتے تو وہ صاحب وہی چراغ روشن کرتے کیونکہ ہواؤں کی تندی اس پر اثر انداز نہیں ہوتی تھی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت سے بھی یہی مترشح ہو رہا ہے کہ اگر وہ شخص "میزبان" کسی سے تیل مانگنے کے لئے بارش میں باہر جانے کی نہ سوچتا تو آپ کی یہ کرامت کبھی بھی ظہور میں نہ آتی اگر میزبان چلا جاتا ایک تو وہ بارش میں بھیگتا کیچڑ میں لت پت ہوتا، خود کو پریشان کرتا اور دوسروں کو بھی اس باد و باراں میں پریشان کرتا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میزبان کو بھی اور دوسروں کو بھی ایک کرامت کے اظہار میں ایک اچھی خاصی پریشانی میں مبتلا ہونے سے بچالیا۔

عارف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مثنوی شریف میں ایک کرامت لکھی ہے کہ ہرقل بادشاہ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم کے طریق جنگ اور لشکری کارروائیوں اور مجاہدین کے کارناموں سے بہت تنگ و پریشان ہوا اور اس قدر خوف زدہ ہوا کہ اپنی سلطنت کے اکابر اطباء و حکماء کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ مسلمانوں کے امیر سے بہت زیادہ خوف ہے لہٰذا تم لوگ حکمت یونان کا کچھ کرشمہ دکھاؤ اور کوئی چیز تیار کر کے لاؤ جو بغیر کھانے پینے کے قاتل و ہالک ہو۔ اطباء نے چند دنوں کی مہلت چاہی اور رخصت ہوئے چند روز کے مشوروں اور کوششوں سے ایک زہر سیال تیار کیا اور دربار میں حاضر ہو کر ایک شیشی پیش کی اور عرض کیا کہ کسی شخص کے ہاتھ ان کے دار الخلافۃ میں بھیجے وہ اس کا منہ کھول کر خلیفۃ المسلمین کے رخ پر رکھ دے

یہ وہ مہلک زہر ہے کہ اس کے اوپر سے جو ہوا گزرے گی وہ جس جاندار انسان و حیوان کو لگے گی اسے ہلاک کر دے گی ہرقل نے ایک معتمد کو وہ شیشی دیکر مدینہ منورہ بھیجا اور خوب سمجھا دیا اور رازداری کی بہت تاکید کی۔ یہ معتمد و ہوشیار ایلچی سامان سفر کر کے احتیاط کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب مدینہ طیبہ قریب آیا لباس بدل کر داخل شہر ہوا۔ گلی گلی، کوچہ کوچہ، شہر و حوالی شہر گھوما پھرا کہیں کوئی قلعہ محل شاہی نظر نہ آیا۔ کئی روز دوڑ و دھوپ کے بعد ایک مسلمان سے امیر المومنین کا محل دریافت کیا اس نے جواب دیا مسلمانوں کے امیر کا محل تو جنت میں ہے یہاں ان کے رہنے کا وہ مکان ہے جس کو دیکھ کر ایلچی بہت حیران ہوا۔ بولا مسلمانوں کا قلعہ کہاں ہے، فوج کہاں رہتی ہے؟ جواب ملا کہ مسلمانوں کا قلعہ آسمان ہے جب ضرورت ہوتی ہے آسمانی فوج مدد کو آجاتی ہے۔ یہ سن کر اس کی حیرت اور بڑھی بولا امیر المومنین کہاں ملیں گے؟ مسلمان نے کہا اس وقت آپ اس طرف شہر کے باہر تشریف لے گئے ہیں کسی کی اینٹیں تھاپ رہے ہوں گے۔ ایلچی غرق حیرت ہو گیا کہ جس کی ہیبت اور دبدبہ سے قیصر و کسریٰ لرز رہے ہیں وہ اینٹیں تھاپنے گیا ہے۔ بولا یہ کیوں کرتے ہیں؟ مسلم نے جواب دیا ہمارے امیر المومنین خود اپنی محنت سے روزی حاصل کرتے ہیں ایلچی نے پتہ دریافت کیا اور اسی سمت چل دیا۔ بیرون شہر کچھ دور جا کر دوسروں سے معلوم کیا کہاں تشریف لائے تھے محنت کرتے کرتے تھک گئے ہیں تو وہ درخت کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔ ایلچی ادھر چلا دور سے دیکھا ایک صاحب فرش خاک پر سر کے نیچے ایک اینٹ رکھے سو رہے ہیں لیکن دیکھتے ہی اس پر اتنا رعب چھایا کہ اب پیر نہیں اٹھتا ہزار کوشش کرتا مگر معلوم ہوتا ہے کہ زمین نے پیر پکڑ لئے ہیں خیال کرتا ہے ہرقل کی طرف سے بارہا سفارت میں گیا اور بڑے بڑے رعب و دبدبہ والے سطوت و حشمت والے بادشاہوں کے درباروں میں گیا مگر یہ رعب یہ دبدبہ یہ سطوت ان کی نہیں بلکہ

Scanned with CamScanner

یہ حق پر ہیں حق کو مانتے ہیں یہ حق کی سطوت وحشمت ہے۔ اسی خیال میں یہ کھڑا تھا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چشمان مبارک کھولیں اور اس کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ آؤ کیا بات ہے؟ آپ کے فرماتے ہی گویا زمین نے پیر چھوڑ دیئے حاضر ہوا اور عرض کی حضور! مجھ کو مسلمان بنائیں۔ آپ نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، تلقین فرمائی اور حال دریافت کیا۔ اس نے اپنا سارا حال عرض کیا اور وہ زہریلے گیس کی شیشی بطور نمونہ حاضر کر کے عرض کی کہ حضور! یہ بہت شدید ترین زہر قاتل ہے۔ اس کو کھول کر رکھ دیا جائے تو اس پر سے جو ہوا گزرے گی وہ قاتل ومہلک ہوگی۔ جو حضور کا بڑا دشمن ہو اس کے مکان کے قریب اس کا منہ کھول کر ہوا کے رخ پر رکھوا دیں اس کی ہوا اس کو ہلاک کردے گی یہ سن کر امیر المومنین نے وہ شیشی دست مبارک میں لی اور فرمایا میرا سب سے بڑا دشمن تو میرا نفس ہے اسی کو ختم کرنا چاہیئے یہ فرما کر شیشی کا منہ کھولا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر پوری شیشی پی گئے۔ حیرت زدہ سفیر منہ تک رہا ہے کہ اطباء نے کیا حکم لگایا اور اس دلق پوش امیر المومنین خلیفۃ المسلمین نے کیا کر دکھایا۔

اسے بھی ہم کرامت میں شمار کرتے ہیں اگر آپ ایسا نہ کرتے تو اس زہر کے اثرات سے کتنے افراد ہلاک ہوتے، کتنی انسانی جانیں ضائع ہوتیں غرض کہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی کرامات دراصل نوع انسانیت کی خدمت کا ایک معاشرتی جزو ہیں۔

محمد اعظم سعیدی

(چئرمین) سرائیکی اردو رائٹرز گلڈ آف پاکستان

۱/۱۹ اے ٹیونیشیا لائن کراچی ۳

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں ایک شخص کہتا ہے کہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کچھ نہیں کر سکتے ان کی کرامت کچھ نہیں۔ اولیاء سے افضل واعلیٰ جو ہیں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے کوئی کرامت سرزد نہیں ہوئی تو اولیاء کیا ہیں۔ یہ قول کہاں تک صحیح ہے اور ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

۷۸۶/۹۲ الجواب۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔ اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا۔ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَا۔ وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَالدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ۔

شخص مذکور کا سوال شریعت مطہرہ سے جاہل وگمراہ گر ہے اور اس کا قول مذکور غلط و باطل ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین وہابیہ دیوبندیہ والیاسیہ تبلیغیہ وکفوریہ ومودودیہ وندویہ وجمعیتیہ وغیرہم جن کے اکابر نے اللہ تعالیٰ کو استہزا کرنے والا ٹھٹھا کرنے والا اور دغا دینے والا اور فریب کرنے والا اور مکر کرنے والا اور داؤں چلنے والا پختہ داؤں چلنے والا اور بے علم ور بھولنے والا وغیرہ وغیرہ لکھدیا۔ دیکھو وہابیہ کے تراجم قرآنیہ (اشرفعلی تھانوی ومحمود حسن دیوبندی وعاشق الٰہی میرٹھی وفتح محمد وڈپٹی نذیر احمد وعبد الماجد دریا آبادی وغیرہم کے لکھے ہوئے تراجم) ان کے رد میں دیکھئے رسالہ مبارکہ دیوبندی ترجموں کا آپریشن اور حضور سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم الیٰ یوم الجزاء کے مبارک علم غیب کو بچوں اور پاگلوں اور تمام جانوروں چارپاؤں کے علم جیسا اور ان کے علم کے برابر لکھ دیا (حفظ الایمان) اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے علم وسیع وعظیم کو شیطان ملعون کے علم سے کم لکھ دیا

Scanned with CamScanner

(براہین قاطعہ) اور حضور آخر الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کے بعد اور نبیوں کا پیدا ہونا جائز لکھ دیا (تحذیر الناس ۔ص ۳و۱۴و۲۸) اور حضور متمم مکارم اخلاق صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کو اخلاقی خوبیوں سے بالکل خالی قطعاً واصلاً بے خبر لکھ دیا (مختصر سیرت نبویہ کا کوردی ایڈیٹر النجم) ان سب کے رد میں دیکھئے النجوم الشھابیہ علیٰ مآل تراجم الوھابیہ)اور تاریخ اعیان وہابیہ اور برق خداوندی اور الرجم برائے اقوال ایڈیٹر النجم۔

خدا اور رسول خدا کے ان دشمنوں وہابیوں دیوبندیوں کے اصاغر اپنے بڑے بوڑھوں پرکھوں پرانوں کی پیروی میں جو کچھ بھی بکیں وہ کم ہے ان کے ایک پرکھے رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ گنگوہیہ حصہ دوم غیر مبوب ص ۳۲ میں صاف صد یا لہ بسیار چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقویٰ واکمل ازاں ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد یعنی بہت سی چیزیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے ظاہر ہونا (نبیوں کا معجزہ اور ولیوں کی) کرامت سمجھتے ہیں حالانکہ ان معجزوں کے برابر بلکہ ان سے زیادہ قوی اور زیادہ کامل چیزیں جادوگر اپنے جادو سے اور بھان متی، مداری، شعبدہ باز اپنے کرتب وشعبدہ سے دکھادیتے ہیں مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ۔

گنگوہی نے سرے سے انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزوں کا ہی انکار کر دیا اور جادوگر شعبدہ باز مسمریزر اور مداری کے کرتبوں شعبدوں کو معجزوں سے زیادہ قوت والا اور زیادہ کمال والا مان لیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

تو گنگوہی کے چیلے وہابی دیوبندی کرامت اولیاء کا ضرور انکار کریں گے لیکن برادران اہل سنت وجماعت کو یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مقبول بندوں حضرات اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کو بڑی عظمتیں بڑی قدرتیں بڑی طاقتیں اور عظیم اختیارات

عطا فرمائے ہیں انہیں بے خوف، بے غم کر دیا ہے ان کے مبارک سروں پر لاخوف کا مقدس جگمگاتا تاج عزت رکھ دیا ہے۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ

قرآن عظیم فرماتا ہے:۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

اور حدیث قدسی میں ہے:۔ من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔

ولی کی کرامت حق ہے اور یہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ حقہ صحیحہ ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر شریعت مطہرہ سے جاہل یا بد مذہب معاند۔ قرآن عظیم میں جا بجا ولیوں کی کرامتوں کا بیان فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ کرامت ولی تو کرامت ہے مگر وہ ولی جس نبی و رسول کی امت میں ہے وہ کرامت اس نبی و رسول کا معجزہ ہے اور ظاہر میں کرامت و معجزہ میں کوئی خاص فرق نہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ مدعی نبوت و رسالت سے جو خرق عادت صادر ہوا سے معجزہ کہتے ہیں اور ایمان دار متقی پرہیز گار سے جو فعل خلاف عقل ظاہر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں، امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر المحاسن الغالیہ میں اکابر ائمہ اہل سنت و جماعت و مشائخ شریعت و طریقت سے نقل فرمایا۔ یعنی یہ ائمہ مذکورین اس پر متفق ہیں کہ کرامت اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے والا صرف دعوی نبوت ہے اور ان میں سے کسی نے یہ شرط نہیں کی کہ کرامت معجزہ سے مغائر ہے اپنی قسموں اور عظمت و بزرگی میں اور امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے یعنی معجزہ حضرات انبیائے کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے اور کرامت ولی کے لئے ہے۔ جس طرح نبیوں کے لئے بھی کرامت جائز ہے لیکن معجزہ ولی کے لئے نہیں ہے لیکن معجزہ کی بڑی شرط دعوت نبوت ہے اور معجزہ خود معجزہ نہیں بلکہ جب اپنے اوصاف و شرائط کے ساتھ پایا جائے گا جب ہی معجزہ ہوگا اور جب کوئی شرط مفقود ہوگی تو وہ معجزہ نہ ہوگا اور معجزہ کے شرطوں میں ایک شرط نبوت یا رسالت کا دعویٰ ہے اور

Scanned with CamScanner

ولی نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس سے جو کچھ خرق عادت سرزد ہوگا وہ اس کا معجزہ نہیں ہوتا وہ اس کی کرامت ہے اور ولی کے لئے کرامت ضروری ولابدی بھی نہیں کہ اگر ولی سے خرق عادت خلاف عقل کا صدور نہ ہو تو وہ ولی نہ رہے یا اس کی ولایت میں نقصان رہے۔ بخلاف حضراتِ انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے: فانهم يجب ان تكون لهم معجزة لان النبى مبعوث الى الخلق فبالناس حاجة الىٰ معرفة صدقه و لا يعرف الا بالمعجزة و بعكس ذلك حال الولى لانه ليس بواجب على الخلق و لا على الولى ايضا العلم بانه ولى۔

یعنی نبیوں کے لئے معجزات کا ہونا ضروری ہے کیونکہ نبی مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور لوگ ان کی صداقت کے پہچاننے میں محتاج ہوتے ہیں اور معجزہ کے سوا کوئی ذریعہ نبی کو جاننے پہچاننے کا نہیں اور ولی کا حال اس کے برعکس ہے اس لئے کہ ولی کو پہچاننا لوگوں پر واجب نہیں بلکہ خود ولی پر اپنے ولی ہونے کا علم رکھنا بھی واجب نہیں۔

حضرت عارف ربانی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں۔ کرامت اور معجزہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ معجزہ دعوی رسالت ونبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں ہوتا۔

اور مواہب لدنیہ شریف میں ہے معجزہ وہ امر خارق عادت ہے جو تحدی کے ساتھ ہو جو نبی کی صداقت کی دلیل ہو اور اس کو معجزہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس جیسا کرنے سے انسان عاجز ہے اور معجزہ کی شرط یہ ہے کہ وہ خارق عادت ہو خلاف عقل ہو جیسے چاند کے دو ٹکڑے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے اور آپ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے اور یہ بھی شرط ہے کہ تحدی یعنی دعوی نبوت ورسالت سے مقرون ہو اور محققین نے فرمایا کہ تحدی

Scanned with CamScanner

رسالت کا دعویٰ ہے اور یہ کہ کوئی اس کی مثل نہ دکھا سکے اور تحدی کی قید کی وجہ سے وہ خارق عادت خارج ہو گیا جو خرق عادت بغیر تحدی کے ہو وہ کرامت ہے اور دعوی نبوت و رسالت سے پہلے جو خرق عادت ہے جیسے بادل کا سایہ کرنا اور شق صدر شریف جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اظہار نبوت سے پہلے ظہور میں آئے وہ معجزہ نہیں بلکہ کرامت ہے۔ جس کا صدور ولیوں سے جائز ہے اور حضرات انبیائے کرام اظہار نبوت سے پہلے اعلی درجہ ولایت پر فائز ہوتے ہیں۔ نیز مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔ اہل کلام سے صرف اسی خرق عادت کو معجزہ کہتے ہیں جو نبیوں، رسولوں سے ظہور میں آئے اور اولیاء سے جو ظاہر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور اسلاف یعنی اگلے بزرگان دین بھی اس کو کرامت اور اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

اور اسی مواہب لدنیہ میں ہے کبھی اولیاء کی کرامات کو آیت و آیات بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ کرامت اس نبی کی نبوت و صداقت پر دلالت کرتی ہے جس نبی کی امت میں یہ ہے۔

امام ابوالقاسم قشیری اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں حضرات اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامتوں میں بڑی کرامت ہمیشہ شریعت کی توفیق پانا اور گناہوں اور مخالف شریعت باتوں سے محفوظ رہنا ہے۔

حضرات اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالی نے اپنے کرم سے بڑی قدرتیں اور طاقتیں بخشی ہیں حتیٰ کہ امام الوہابیہ ہند برٹش کے ایجنٹ وآلہ کار جناب اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا کہ ارباب ایں مراتب علیہ واصحاب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق اند در تصرف در عالم مثال و عالم شہادت وایں کبار اولی الایدی والابصار را می رسد کہ می گویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست۔ یعنی حضرات اولیائے کرام اللہ تعالیٰ سے اذن عام پائے ہوتے ہیں عالم مثال و عالم شہادت میں تصرف کرنے کا اور ان حضرات کو حق پہونچتا ہے کہ

Scanned with CamScanner

فرمائیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔

سنی بھائیو! اس عبارت کا لفظ " ماذون مطلق" خوب یاد رکھیں کہ اس سے وہابیہ کے بہت سے بے تکے سوالوں کے جواب ہوں گے۔

قرآن عظیم نے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے انسانی وزیر حضرت آصف بن برخیا کا واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت بلقیس مشرف باسلام ہونے آئیں اور ملک سبا سے ملک شام میں پہونچ کر لشکر سلیمانی کے بہت قریب ٹھہریں کہ لباس بدل کر دربار سلیمانی میں حاضری دیں۔ یہ حاضری کے خیال میں ہیں وہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے درباریوں سے فرماتے ہیں۔ اے درباریو! تم میں کون ہے جو بلقیس کے اس عظیم تخت کو ملک سبا سے میرے دربار میں لائے اس سے پہلے کہ میرے پاس بلقیس اور اس کی رعایا مسلمان ہو کر آئیں۔ ایک قوی ہیکل دیو نے جنوں میں سے عرض کی حضرت! میں وہ تخت آپ کا دربار برخواست ہونے سے پہلے لا کر پیش کر سکتا ہوں اور میں اس پر قوت والا اور امانت دار ہوں۔ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنی تاخیر منظور نہ ہوئی یا اپنی فیض صحبت اور اپنے وزیر اعظم کے اختیارات کا اظہار مقصود تھا۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راٰہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی۔

اس نے عرض کی جسے علم کتاب (اسم اعظم) حاصل تھا، میں اس عظیم تخت کو ملک سبا سے آپ کے اس دربار میں اس سے پہلے حاضر کر سکتا ہوں کہ آپ پلک جھپکائیں (یہ گفتگو ہے) کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا دربار سلیمانی میں بلقیس کا وہ عظیم تخت رکھا ہے۔ تو

ارشاد فرمایا یہ میرے رب کا فضل و کرم ہے کہ اس نے میرے فیض یاب میرے خدام ایسے مرتبہ اور اتنی قدرت و طاقت والے بنا دئے۔

وہابی دیوبندی منکر کرامات و تصرفات اولیاء کو بتاؤ اور تخت بلقیس کی بزرگی اور بڑائی قرآن شریف سے سناؤ، اس عظمت اور بزرگی والے تخت کو ملک سبا سے ملک شام میں آن کی آن میں لانا حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کی کھلی ہوئی کرامت ہے یا نہیں؟ اور قرآن مجید و فرقان حمید کے اس بیان کے بعد جو اس کرامت یا کرامات اولیاء کا مطلقاً انکار کرے وہ منکر قرآن کافر و مرتد ہے یا نہیں؟ اور جو اس منکر قرآن کے کفر میں جان بوجھ کر شک و شبہ کرے وہ بھی کافر ہے یا نہیں؟ اور یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ سلیمانی امت کے ولی کی جب یہ عظیم کرامت ہے تو محمدی امت کے ولیوں کی کرامتیں اس سے اعلیٰ و افضل و اکمل و اقویٰ ہونی ہی چاہئیں اور حقیقت میں ایسی ہی ہیں۔ امت مرحومہ میں تنہا حضور سلطان بغداد فرد الافراد نافع العباد دافع الفساد سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی سرکار جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وہ ہیں جن کی ہزاروں بلکہ بے شمار کرامتیں ظہور میں آئیں اور اب بھی حضور سیدنا غوث اعظم اور اولیائے کرام اس امت میں وہ گزرے جو بعد وصال بھی اپنے کھلے فیضان دکھا رہے ہیں اور موافق و مخالف کو مجسم گواہ بنا رہے ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں کو حضرت سید سالار مسعود غازی شہید رضی اللہ عنہ کے دربار فیض بار میں حاضر کراؤ اور ان کی آنکھوں سے دکھاؤ کہ اولیاء اللہ کی قدرتیں اور طاقتیں کیسی ہوتی ہیں اور اجمیر مقدس اور احمد آباد شریف میں بٹوہ شریف اور امروہہ کی زیارت کرا کے سمجھاؤ۔

مثنوی شریف میں ہے۔

اولیاء راہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت واختیار بخشا ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر پر اگر نظر ڈال دیں تو وہ تیر واپس ہو کر کمان میں لگ جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم سے خرق عادت وخلاف عقل صادر ہونا جائز وممکن ہے اور واقع ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ بعض اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم سے بکثرت اور بہت کامل ومکمل کرامتیں ظہور میں آئیں تو کیا ان کا مرتبہ بعض حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ ہوگا تو امام قشیری نے اپنے رسالہ میں اس کا جواب یوں دیا ہے کہ۔

ہمارے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی کرامتیں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے لاحق اور حضور اقدس کے معجزات مبارکہ کا پرتو ہیں اس لئے کہ جو شخص صادق الاسلام نہ ہوگا اس سے کرامت کا صدور بھی ناممکن ہے اور ہر نبی جس کے کسی امتی پرہیزگار سے کرامت کا ظہور ہو تو وہ کرامت اس نبی کے معجزات میں ہی شمار ہیں کیونکہ اگر وہ نبی ورسول سچے نہ ہوتے تو ان کے امتی کو کرامت کس طرح ملتی۔ لیکن اولیاء اللہ کا مرتبہ حضرات انبیائے کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے مرتبہ کو پہونچ نہیں سکتا اس پر امت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

اور یہ خیال کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کرامتیں کم ظاہر ہوئیں بہ نسبت بعد والے اولیائے عظام کے تو اس شبہ کا جواب حضرت شیخ اکبر لسان الحقیقہ محی الدین بن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں دیا۔

ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ سے بے شمار کرامتیں ظہور میں آئیں اور وہ سب کرامتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے ہیں اور اس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات

مقدسہ اور زیادہ سے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ جن کی گنتی معلوم نہیں اور ان کی حد محدود نہیں ہو سکتی اور کثرت معجزات اور ہمیشگی معجزات کی جو حکمت میں نے بیان کی وہی سبب ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کرامات کم صادر ہونے کا بہ نسبت بعد والے ولیوں کے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو صحت دین وکمالِ ایمان کی دولت اور غیر مسلموں کو ہدایت حضرات صحابہ کے زمانہ میں حضور سیّدِ المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے معجزات مبارکہ سے حاصل تھی جن کو وہ لوگ کثرت اور اختلاف اقسام کے ساتھ ہر وقت ہر آن مشاہدہ کرتے تھے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامات اگرچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی معجزات میں شمار ہیں جس طرح دوسرے اولیائے کرام کی کرامتیں معجزات میں محسوب ہیں مگر یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامتوں کی لوگوں کو حاجت نہ ہوئی کیونکہ زمانہ رسالت کا قرب تھا برخلاف بعد والے ولیوں کے کہ ان کے دور میں لوگ کمال یقین حاصل کرنے کے لیے محتاج ہوئے۔

نیز علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں اسی شبہ کا جواب یوں لکھا: پہلے اس کا جواب وہ ہے جو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اس سوال کے جواب میں دیا۔ ارشاد فرمایا کہ: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قوی الایمان تھے وہ ایمان کی تقویت کے لئے کرامت کے محتاج نہ ہوئے اور ان کے بعد والے ضعیف الایمان تھے تو تقویت پہونچانے کے لئے وہ کرامتیں دیکھنے کے محتاج ہوئے اس لئے حضرات اولیائے کرام نے کرامتیں دکھائیں اور ان کی نظیر ارشاد ہے حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کا کہ خرق عادت وہ ہے جو یقین کے ضعف کی جگہ واضح کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر یہ کرامت رحمت ہوتی ہے کہ وہ جلد ثواب کو پہونچیں اور ان سے پہلے جو لوگ یعنی

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے تو حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دلوں کو منور فرمایا ان کے قلوب سے حجابات اٹھا دیئے۔ لہٰذا ان کو کرامت دیکھنے دکھانے کی حاجت نہ ہوئی۔

اور دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو کرامتیں صادر ہوئیں وہ معجزات حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور بزرگی میں فنافی المعجزات ہوگئیں یا یوں کہ آفتاب رسالت کی نورانیت میں مستور ہوگئیں بلاتشبیہ جس طرح آفتاب کے قرب میں ستارے چھپ جاتے ہیں اسی طرح یہ نجوم اور سیارگان ولایت آفتاب ہدایت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابانی میں محجوب رہے اور قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے قدموں سے ٹھکرانے کے باوجود ان حضرات کا اتباع شریعت اور استقامت علی الحق اور دنیا سے روگردانی فرمانا ان کی کھلی کرامت جلیلہ ہے حالانکہ دنیا ان کے قدموں میں اتنی آچکی تھی جس کا دسواں حصہ بھی ہمارے زمانے کے دنیاداروں کے قبضہ میں نہیں مگر اس تخت و تاج و دولت دنیا سے انہوں نے بہت شدید نفرت و بےزاری رکھی اور صرف تبلیغ دین مبین کا شوق ان کو غالب رہا اور یہ بہت بڑی کرامت ہے۔

اگر ولی سے کرامت ظاہر نہ ہو تو اس کے ولی ہونے میں اس سے کوئی نقصان نہیں اور شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اس کی شرح میں فرمایا کبھی وہ ولی افضل ہوتا ہے جس سے کرامت ظاہر نہیں ہوئی اس لئے کہ افضلیت زیادت یقین سے ہے نہ صدور کرامت سے۔

اب چند کرامات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سماعت فرمائیں۔

کرامات حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت سیدنا وابن سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تین مہمان آئے جب کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں رات کا کھانا کھانے کے وقت حاضر ہو چکے تھے۔ پھر دربار نبوی میں آپ زیادہ دیر حاضر رہے جب گھر آئے تو بہت رات گزر چکی تھی آپ کی زوجہ محترمہ نے کہا آپ نے بہت دیر کی۔ تین مہمان آئے ہوئے ہیں انہیں کھانا کھلانا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کھانا بھیج دیا ہوتا کیوں دیر کی؟ انھوں نے عرض کی مہمانوں نے بغیر آپ کے کھانا کھانے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ کھانا نہیں کھاؤں گا پھر آپ مہمانوں کے پاس کھانا لائے اور فرمایا کھانا کھاؤ میری تاخیر سے ناراض نہ ہو۔ مہمان کہتے ہیں ہم نے وہ کھانا خوب سیر ہو کر اس طرح کھایا کہ ہم کھاتے جاتے تھے اور کھانا زیادہ ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ مہمانوں کے کھانے کے بعد کھانا اس سے زیادہ ہو گیا جتنا گھر سے آیا تھا یہ کھانا گھر میں گیا تو آپ نے کھانا دیکھا کہ وہ جیسے گھر سے گیا ویسے ہی بلکہ اس سے زیادہ تھا۔ آپ نے زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے انہوں نے کھانا دیکھ کر کہا قسم ہے یہ کھانا پہلے سے تین گنا ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین نے اس کھانے میں سے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا میری وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر وہ کھانا آپ دربار رسول میں لے گئے۔ میں وہاں حاضر رہا کہ ہمارے اور قوم کے درمیان ایک مقدمہ پیش تھا وقت گزرا تو ہم بارہ سردار واپس ہوئے کہ ہر ایک کے ساتھ بھی آدمی تھے جن کی تعداد معلوم نہیں پھر ہم سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا۔

دوسری کرامت

تاریخ الخلفا سیوطی میں ہے امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیس وسق کھجور اپنے مال سے عطا فرمائی تھی

Scanned with CamScanner

مگر حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان بیس وسق پر ابھی قبضہ نہیں کیا تھا جب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وصال قریب ہوا تو ارشاد فرمایا پیاری بیٹی! مجھے بعد وفات تمہاری خوش حالی پسندیدہ ہے اور تمہاری تنگ دستی سخت گراں ہے میں نے تم کو بیس وسق کھجور عطیہ دیئے تھے تم نے اب تک قبضہ نہ کیا اگر تم نے قبضہ کرلیا ہوتا تو وہ تمہارا مال ہو جاتا اب وہ سب وارثوں کا مال ہوگا اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں تو قرآن عظیم کے حکم کے مطابق تقسیم کرلینا حضرت ام المومنین نے فرمایا ابا جان! اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوئی تو میں سب حصہ چھوڑ دوں گی لیکن یہ تو فرمایئے کہ میری بہن اسماء تو موجود ہیں ان کے علاوہ اور میری بہن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں امید سے ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونے والا بچہ بیٹی ہے، تو وہی ہوا۔ یعنی آپ کی وصال کے بعد صاحبزادی پیدا ہوئیں۔

ف۔ حضرات اولیائے کرام کے علوم میں یہ علم مافی الارحام ہے۔ تو علوم انبیاء اور علوم سرور انبیاء کی کیا شان ہوگی۔ صلی اللہ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

تیسری اور چوتھی کرامت

حضرت علامہ امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں لکھا ہے اس میں دو کرامتیں ہیں۔

اول:۔ یہ کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وصال کی خبر دی کہ اسی مرض میں انتقال فرمائیں گے کہ فرمایا آج یہ مال وارثوں کا ہے۔

دوم:۔ یہ کہ ایک بچہ کی پیدائش کی خبر دی کہ وہ لڑکی ہوگی اور بھید اس میں حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قلب اقدس کو خوش کرنا ہے اس مال کے واپس کرنے میں جو آپ کو دیا گیا تھا مگر آپ نے اس پر قبضہ نہ کیا اور اس میں دوسرے وارثین یعنی آپ کے دو بھائی

Scanned with CamScanner

اور دو بہنیں بھی بحکم شرع مطہر حصہ پائیں گے نیز وہابیوں دیوبندیوں، کفوریوں، ندویوں، الیاسیوں، مودودیوں کا کھلم کھلا رد فرمایا کہ وہابی غیر مقلد وہابی دیوبندی لکھتے اور کہتے ہیں اور اسی کی تبلیغ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ کسی کو تعلیم نہیں فرمایا اور نہ تعلیم فرما سکتا ہے۔ یعنی قیامت کب آئے گی اور بارش کب ہوگی اور ماں کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی اور کل کیا ہوگا اور کیا کرے گا اور کون کہاں مرے گا۔ یہ پانچ چیزوں کا علم دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ نے کسی نبی ورسول کو نہیں دیا مگر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال شریف سے پہلے وہابیہ دیوبندیہ کے اس گندے عقیدے کا رد بلیغ فرمایا اور یہ ارشاد فرما کر آپ نے بتادیا کہ اگر خدا تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم خمسہ عطا نہ فرمایا تھا تو میں جو نور نبوت سے منور ہونے والا ہوں مجھے یہ علوم کیسے حاصل ہوئے۔

پانچویں کرامت

نزہت میں علامہ صفوری شافعی نے لکھا ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا انصار کی ایک خاتون بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے گھر کھجور کا درخت ہے وہ گر گیا اور میرا شوہر سفر میں ہے۔ ارشاد فرمایا تجھے صبر کرنا چاہئے تو اس کے ساتھ قیامت تک جمع نہ ہوگی تو وہ خاتون روتی ہوئی واپس ہوئیں راستہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ملے تو اس نے آپ سے اپنا خواب بیان کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا ارشاد نہ بتایا سیدنا صدیق اکبر نے فرمایا جاؤ اور تم اس کے ساتھ آج جمع ہوگی تو وہ خاتون اپنے گھر گئیں اور فکرمند ہوئیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے یوں فرمایا اور حضرت صدیق اکبر نے یوں کہا۔ جب رات ہوئی تو یک بیک اس کا شوہر گھر پہونچ گیا پس وہ دربار نبوی میں حاضر ہوئیں اور شوہر کے آنے کی

Scanned with CamScanner

خبر عرض کی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم دیر تک ان کو دیکھتے رہے فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی اے سرکاروں کے سرکار! حضور کا فرمان حق تھا، وہی ہونا تھا لیکن جب حضرت صدیق اکبر نے کہا کہ ضرور آج رات تو اپنے شوہر کے ساتھ جمع ہو گی تو اللہ تعالیٰ نے حیا فرمائی اس بات سے کہ ان کی بات جھوٹ ہو کیونکہ وہ صدیق ہیں لہٰذا اس کے شوہر کو صدیق اکبر کی کرامت سے زندگی بخشی۔

چھٹی کرامت

نزہت میں علامہ صفوری شافعی نے لکھا ہے، حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جب نماز تمام ہوئی تو ارشاد فرمایا ابوبکر کہاں ہیں؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی حاضر ہوں سرکار! ارشاد فرمایا کیا تم پہلی رکعت میں میرے ساتھ شامل تھے۔ عرض کی حضور والا کے ساتھ پہلی ہی صف میں تھا پھر کچھ وسوسہ ہوا طہارت میں تو میں مسجد کے دروازے کی طرف چلا تو کسی غیبی نے آواز دی اے ابوبکر! میں ادھر متوجہ ہوا تو ایک سونے کے کام کا شیشہ کا کاسہ دیکھا جس میں برف سے سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی تھا اور اس پر رومال ڈھکا تھا جس پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْق لکھا ہوا تھا۔ پس میں نے وضو کیا پھر رومال سے ڈھک دیا گیا اور میں پہلی ہی رکعت میں شامل ہو گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابوبکر جب میں پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوا تو میرا گھٹنہ پکڑا گیا میں رکوع کرنے پر قادر نہ ہوا یہاں تک کہ تم شامل ہو گئے بیشک جس نے وضو کرایا وہ جبرئیل تھے اور جس نے رومال ڈھکا وہ میکائیل تھے اور جس نے میرا گھٹنہ پکڑا وہ اسرافیل تھے۔

Scanned with CamScanner

کرامات امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہلی کرامت

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ قبرستان بقیع تشریف لے گئے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہہ کر فرمایا کہ ہماری خبریں یہ ہیں کہ تمہاری بیویوں نے بعد عدت نکاح کر لئے اور تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ رہنے لگے اور تمہارے مال تقسیم ہو گئے تو ہاتف نے آپ کو جواب دیا کہ ہماری خبریں یہ ہیں کہ جو کچھ ہم نے صدقہ خیرات کیا وہ ہم نے پایا اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا وہ بہت زیادہ ہو کر ہمیں ملا اور جو ہم نے دنیا میں چھوڑ دیا وہ ہمیں نقصان ہوا۔

دوسری کرامت

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک جوان کی قبر کے پاس جلوہ فرما ہوئے اور آواز دی اے فلاں! قرآن حکیم فرماتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہی خوف سے کسی گناہ سے باز آئے اسے دو جنتیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جوان نے قبر میں سے جواب دیا اے امیر المومنین! یقیناً

تیسری کرامت

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طبقات میں فرمایا ہے۔ اور انہیں خرق عادات میں سے ظاہر ہوا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ہی کے حق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً اگلے لوگوں میں کچھ لوگ محدث تھے اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ساریہ بن زنیم خلجی رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر

Scanned with CamScanner

پرامیر بنا کر حضرت ساریہ کو ملک فارس پر بھیجا تھا ان کو نہاوند پہونچ کر وہاں کے محاصرہ میں بہت دشواری ہوئی اور دشمنوں کے لشکر بہت جمع ہو گئے۔ جنگ چھڑی اور قریب تھا کہ مسلمان ہزیمت پائیں ادھر مدینہ منورہ میں حضرت امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں خطبہ کے لئے ممبر پر جلوہ فرما ہوئے اور خطبہ شروع فرمایا درمیان خطبہ میں آپ نے فریادرسی کو بلند آواز سے پکارا اے ساریہ! پہاڑ سے خبردار! جو شخص بھیڑیئے کو نگہبان مقرر کرے بھیڑوں پر اس نے ضرور ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز ساریہ کو اور ان کے لشکر کو سنائی وہ لوگ پہاڑ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ آواز تو امیر المومنین کی ہے پس انہوں نے دشمنوں سے نجات پائی اور کافروں پر غلبہ حاصل کیا۔

پھر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کرامت دکھانے کا قصد نہیں کیا تھا بلکہ معرکہ نہاوند آپ پر منکشف ہوا اور آپ نے دونوں لشکروں اور ان کی کیفیت وحالت کو دیکھا اور اس طرح کہ جیسے آپ نہاوند میں اسلامی لشکر کی کمان کر رہے ہیں تو امیر لشکر کو آپ نے خطاب فرمایا کیونکہ حضرت ساریہ حقیقۃً لشکر کے ساتھ فرار تھے یا یوں کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم بشان ابدالی خود بھی لشکر کے ساتھ نہاوند میں تھے بہرحال یہ آپ کی روشن کرامت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ ایک ہی وقت میں کئی کئی جگہ موجود ہوتے اور دور و نزدیک کی چیزیں ان کے سامنے ہوتی ہیں اور دور و نزدیک قریب و بعید ہر جگہ اللہ کے کرم سے تصرف کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

چوتھی کرامت

حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں زمین کو زلزلہ

Scanned with CamScanner

آیا تو حضرت سیدنا فاروق اعظم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی ابھی زمین لرز رہی تھی اور آواز بھی ہو رہی تھی تو آپ نے درہ سے زمین کو مارا اور فرمایا اے زمین! ٹھہر۔ کیا میں تجھ پر عدل نہیں کرتا تو فوراً زمین ٹھہر گئی۔ امام الحرمین نے فرمایا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقۃً ظاہر و باطن میں امیر المومنین تھے اور زمین اور ساکنین زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اور زمین کی تعزیر و تادیب فرماتے تھے اس کی غلطی پر جس طرح انسانوں کو غلطی کی سزا دیتے تھے معلوم ہوا کہ اولیاء کی حکومت زمین و آسمان اور اس کے بسنے والوں سب پر ہوتی ہے اور تقویۃ الایمان کی بکواس قطعاً غلط ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

پانچویں کرامت

امام سبکی طبقات میں فرماتے ہیں۔ زمین کے زلزلہ کے واقعہ سے ملتا ہوا واقعہ نیل کا ہے کہ دریائے نیل ہر سال ایک نوجوان لڑکی بطور بھینٹ نیل میں ڈبوئی جاتی تھی ورنہ نیل خشک ہو جاتا۔ جب مصر فتح ہوا اور اسلام پھیلا اور نیل میں لڑکی چھوڑنے کا وقت آیا اور نیل کا جریان کم ہونے لگا تو لوگ جمع ہو کر گورنر مصر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی مصر کے دریائے نیل کا مدت سے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہر سال ایک خوبصورت نوجوان کنواری لڑکی کو عمدہ کپڑوں اور زیوروں سے آراستہ کر کے دریا میں ڈبو دیتے ہیں اور جس سال ایسا نہیں کرتے تو دریا خشک ہو جاتا ہے اب وہ وقت گزر چکا ہے اور دریا سوکھنے لگا اور پانی بہت کم ہو گیا ہے۔ آپ کو خبردار کرنے حاضر ہوئے ہیں عامل مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بھینٹ تو نہیں دی جا سکتی مجھے حدیث شریف یاد ہے کہ اسلام نے اپنے پہلے کی برائیوں کو مٹا دیا۔ تو تین مہینے گزر گئے نیل خشک ہو گیا کم زیادہ کچھ جاری نہ رہا یہاں تک کہ مصر والوں نے تنگ آ کر جلاوطنی کا ارادہ کر لیا تو حضرت عمرو بن عاص فاتح مصر

Scanned with CamScanner

رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر المومنین کو عریضہ لکھ کر خبر دار کیا۔امیر المومنین نے جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا جو اس جاہلیت کی رسم کو بند کیا میں اس خط کے ساتھ ایک پرچہ بھیج رہا ہوں اس کو دریائے نیل میں چھوڑ دو امیر المومنین کا والا نامہ موصول ہونے پر حضرت عمرو بن عاص نے اس پرچہ کو بھی کھولا تو اس میں لکھا تھا یہ خط امیر المومنین عمر کی طرف سے نیل مصر کے نام ہے حمد وصلوۃ کے بعد معلوم ہوا ے نیل! اگر تو خود اپنی طرف سے جاری ہے تو مت جاری ہو اور اگر اللہ واحد قہار ہی تجھ کو جاری فرماتا ہے تو ہم اللہ واحد قہار سے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ کو جاری فرمادے پس حضرت عمرو بن عاص نے وہ پرچہ دریائے نیل میں صلیب کے ایک دن پہلے چھوڑ دیا اور مصریوں کا حال یہ تھا کہ وہ جلا وطنی اور مصر سے بھاگنے کی تیاری میں تھے کہ دیکھا انھوں نے اللہ تعالیٰ نے دریا کو جاری فرمادیا اور رات ہی رات میں سولہ ہاتھ پانی ہو گیا اور اب تک جاری ہے۔ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا قبضہ خشک وتر بحر وبر سب پر ہوتا ہے تو انبیاء اللہ کی شان عالی کیا ہوگی اور حضور محبوب خدا کی کیا شان عظمیٰ ہوگی۔

چھٹی کرامت

امام سبکی طبقات میں فرماتے ہیں، شام کو جانے والے لشکروں کو ملاحظہ فرمارہے تھے تو ایک گروہ پیش کیا گیا آپ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوبارہ اسی گروہ کو بلایا گیا آپ نے پھر روگردانی فرمائی۔ پھر تیسری مرتبہ انہیں کو حاضر کیا گیا۔ آپ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا بعد میں لوگوں پر حال کھلا کہ ان لوگوں میں حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ دونوں حضرات کے قاتل موجود ہیں اس لئے آپ نے ان سے روگردانی فرمائی۔

یہ علم حضرت عمر فاروق کا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم مبارکہ کی کیا شان ہوگی۔

Scanned with CamScanner

ساتویں کرامت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے لئے ایسا نہ سنا کہ آپ نے اس کے لئے فرمایا ہو کہ اس کے متعلق میرا ایسا گمان ہے مگر جب تحقیق کی تو وہی بات صحیح نکلی جو آپ نے فرمائی تھی۔

آٹھویں کرامت

عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں ایک کرامت لکھی ہے کہ ہرقل بادشاہ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم کے طریق جنگ اور لشکری کارروائیوں اور مجاہدین کے کارناموں سے بہت تنگ و پریشان ہوا اور اس قدر خوف زدہ ہوا کہ اپنی سلطنت کے اکابر اطباء و حکماء کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ مسلمانوں کے امیر سے بہت زیادہ خوف ہے لہٰذا تم لوگ حکمت یونان کا کچھ کرشمہ دکھاؤ اور کوئی چیز تیار کر کے لاؤ جو بغیر کھانے پینے کے قاتل وہالک ہو۔ اطباء نے چند دنوں کی مہلت چاہی اور رخصت ہوئے چند روز کے مشوروں اور کوششوں سے ایک زہر سیال تیار کیا اور دربار میں حاضر ہو کر ایک شیشی پیش کی اور عرض کیا کہ کسی شخص کے ہاتھ ان کے دارالخلافۃ میں بھیجے۔ وہ اس کا منہ کھول کر خلیفۃ المسلمین کے رخ پر رکھ دے یہ وہ مہلک زہر ہے کہ اس کے اوپر سے جو ہوا گزرے گی وہ جس جاندار انسان و حیوان کو لگے گی اسے ہلاک کر دے گی۔ ہرقل نے ایک معتمد کو وہ شیشی دے کر مدینہ منورہ بھیجا اور خوب سمجھا دیا اور رازداری کی بہت تاکید کی وہ معتمد و ہوشیار ایلچی سامان سفر کر کے احتیاط کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب مدینہ طیبہ قریب آیا لباس بدل کر داخل شہر ہوا۔ گلی گلی، کوچہ کوچہ، شہر و حوالی شہر گھوما پھرا کہیں کوئی قلعہ کوئی محل شاہی نظر نہ آیا کئی روز کی دوڑ دھوپ کے بعد ایک مسلمان سے امیر المومنین کا محل دریافت کیا اس نے جواب دیا مسلمانوں کے امیر کا محل تو جنت میں

Scanned with CamScanner

ہے یہاں ان کے رہنے کا وہ مکان ہے جس کو دیکھ کر ایلچی بہت حیران ہوا۔ بولا مسلمانوں کا قلعہ کہاں ہے، فوج کہاں رہتی ہے؟ جواب ملا کہ مسلمانوں کا قلعہ آسمان ہے جب ضرورت ہوتی ہے آسمانی فوج مدد کو آجاتی ہے یہ سن کر اس کی حیرت اور بڑھی۔ بولا: امیر المومنین کہاں ملیں گے؟ مسلمان نے کہا اس وقت آپ اس طرف شہر کے باہر تشریف لے گئے ہیں کسی کی اینٹیں پاتھ رہے ہوں گے۔ ایلچی غرق حیرت ہوگیا کہ جس کی ہیبت و دبدبہ سے قیصر و کسریٰ لرز رہے ہیں وہ اینٹیں پاتھنے گیا ہے۔ بولا یہ کیوں کرتے ہیں؟ مسلم نے جواب دیا ہمارے امیر المومنین خود اپنی محنت سے روزی حاصل کرتے ہیں۔ ایلچی نے پتہ دریافت کیا اور اسی سمت چل دیا بیرون شہر کچھ دور جا کر دوسروں سے معلوم کیا۔ کہاں تشریف لائے تھے محنت کرتے کرتے تھک گئے ہیں تو وہ درخت کے نیچے زمین پر آرام کر رہے ہیں۔ ایلچی ادھر چلا دور سے دیکھا ایک صاحب فرش خاک پر سر کے نیچے ایک اینٹ رکھے سو رہے ہیں لیکن دیکھتے ہی اس پر اتنا رعب چھایا کہ اب پیر نہیں اٹھتا۔ ہزار کوشش کرتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ زمین نے پیر پکڑ لئے ہیں۔ خیال کرتا ہے ہرقل کی طرف سے بارہا سفارت میں گیا اور بڑے بڑے رعب و دبدبہ والے سطوت و حشمت والے بادشاہوں کے درباروں میں گیا مگر یہ رعب و سطوت کسی میں نہ دیکھی جو اس خاک نشیں خفتہ میں ہے بہت عقل و فکر کو دوڑایا اور آخر میں فیصلہ کیا۔

ہیبت حق است ایں از خلق نیست　　　　ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست

کہ یہ رعب یہ دبدبہ یہ سطوت ان کی نہیں بلکہ یہ حق پر ہیں حق کو مانتے ہیں یہ حق کی سطوت و حشمت ہے اسی خیال میں یہ کھڑا تھا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے چشمان مبارک کھولیں اور اس کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ آؤ! کیا بات ہے؟ کہتا ہے آپ

Scanned with CamScanner

کے یہ فرماتے ہی گویا زمین نے پیر چھوڑ دیئے حاضر ہوا اور عرض کی حضور! مجھ کو مسلمان بنائیں۔ آپ نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ تلقین فرمائی اور حال دریافت کیا اس نے اپنا سارا حال عرض کیا اور وہ زہریلے گیس کی شیشی بطور نمونہ حاضر کر کے عرض کی حضور! یہ بہت شدید ترین زہر قاتل ہے اس کو کھول کر رکھ دیا جائے تو اس پر سے جو ہوا گزرے گی وہ قاتل اور مہلک ہو گی۔ جو حضور کا بڑا دشمن ہو اس کے مکان کے قریب اس کا منھ کھول کر ہوا کے رخ پر رکھوا دیں اس کی ہوا اس کو ہلاک کر دے گی یہ سن کر امیر المومنین نے وہ شیشی دست مبارک میں لی اور فرمایا میرا سب سے بڑا دشمن تو میرا نفس ہے اسی کو ختم کرنا چاہئے یہ فرما کر شیشی کا منہ کھولا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر پوری شیشی پی گئے۔ حیرت زدہ سفیر منھ تک رہا ہے کہ اطباء نے کیا حکم لگایا اور اس دلق پوش امیر المومنین خلیفۃ المسلمین نے کیا کر دکھایا۔

نویں کرامت

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت کی کہ ہرقل شہنشاہ روم نے طلیقہ بن مازن نامی ایک آدمی مدینہ طیبہ بھیجا کہ وہ خفیہ رہ کر امیر المومنین پر حملہ کرے اور شہید کر دے طلیقہ بن مازن مدینہ منورہ پہونچ کر اپنے کام کو انجام دینے کی تجویزیں سوچنے لگا اور معلومات کر کے ایک گھنے درخت پر چڑھ کر چھپ رہا کچھ وقفہ کے بعد امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اسی درخت کے سایہ میں لیٹے اور سو گئے۔ جب آپ سو گئے اور ہرقل کے آدمی طلیقہ بن مازن نے برے ارادے سے اترنا چاہا تو دیکھا کہ جنگل سے ایک خوف ناک درندہ اسی درخت کی طرف آرہا ہے یہ رک گیا وہ درندہ بھی اسی درخت کے نیچے آیا اور آپ کی زیارت کر کے امیر المومنین کے چاروں طرف پھرا (طواف کیا) اور پھر آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور کھڑا ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین بے خبر سوتے رہے اور ہرقل

Scanned with CamScanner

کا سفیر ڈرا سہا پتوں میں چھپا تھا خوف کے مارے برا حال تھا کہ غیب سے ندا آئی اے عمر! تم نے خدا کا خوف کیا دنیا تم سے خوف کرنے لگی امیر المومنین بیدار ہوئے وہ درندہ سر جھکا کر جنگل کو چلا گیا۔ ہرقل کا آدمی ہوش وحواس درست کر کے درخت سے اترا اور آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا۔ اور اپنا واقعہ عرض کیا۔

دسویں کرامت

صواعق محرقہ میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے ان کا نام معلوم کیا اس نے عرض کیا چہرہ انگار۔ فرمایا کس کے جیسا ہے عرض کیا شباب بمعنی انگار فرمایا کس قبیلے کے ہو عرض کی حرقہ بمعنی جلنا۔ ارشاد فرمایا کہاں رہتے ہو۔ عرض کی حرہ میں بمعنی گرم۔ ارشاد فرمایا کس علاقہ میں۔ عرض کی ذات لظی میں بمعنی بھڑکتی ہوئی آگ، ارشاد فرمایا گھر والوں کی خبر لے کہ وہ جل گئے، فوراً وہ شخص گھر لوٹا تو دیکھا سب جل چکے تھے۔

گیارہویں کرامت

صواعق محرقہ میں ہے ایک شخص امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے گفتگو کر رہا تھا درمیان میں اس نے جھوٹی بات کی اس پر آپ نے فرمایا اس کو روک رکھ پھر اس نے کچھ بات چیت کے بعد جھوٹ بولا آپ نے فرمایا اس کو روک رکھ تو آخر میں اس نے اقرار کیا کہ جو کچھ میں نے حضور سے بیان کیا وہ سچ ہے سوا ان باتوں کے جن پر آپ نے مجھے ٹوکا۔

بارہویں کرامت

صواعق محرقہ میں ہے اگر کوئی شخص ایسا تھا جو جھوٹ کو پہچانے جب اس سے جھوٹ بولا جائے تو وہ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

Scanned with CamScanner

تیرہویں کرامت

صواعق محرقہ میں ہے: ابوہدنہ حمصی نے کہا کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ عراق والوں نے آپ کے صوبے دار کو تنگ کیا کہ وہ قلعہ بند ہو گیا تو آپ بہت غضب ناک برآمد ہوئے اور نماز پڑھائی تو نماز میں سہو ہوا۔ نماز پوری کر کے دعا کی اے اللہ! انھوں نے مجھ کو پریشانی میں ڈال دیا۔ پس تو ان کو تنگی میں ڈال۔ اور جلد ان پر ثقفی لڑکے کو مسلط کر کہ جاہلیت کی طرح ان پر حکومت کرے کہ ان کی اچھائیاں قبول نہ کرے اور برائیوں کو نظر انداز نہ کرے۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں حجاج ثقفی ابھی پیدا بھی نہ ہوا تھا۔

ف: علوم اولیاء سے یہ علم مافی الغد و مافی الارحام ہے۔ فَسُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ

چودہویں کرامت

ازالۃ الخفا میں شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ دور فاروقی میں بہت سخت خشک سالی ہوئی تو آپ نے لوگوں سے نماز استسقاء کے لئے فرمایا چلو۔ پھر آپ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی بعدہ آپ نے اپنی چادر کا داہنا پلو بائیں کو بایاں پلو داہنے کو چھوڑا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کی تو کچھ دیر گزری کہ بارش ہونے لگی۔ اسی حال میں سب تھے کہ کچھ گاؤں والے مسلمان آئے اور انھوں نے عرض کی اے امیر المومنین ہم فلاں روز فلاں وقت اپنی کھیتی باڑی میں تھے کہ ایک بادل ہم پر چھا گیا اس میں سے ہم نے آواز سنی وہ کہتا تھا تمہارا فریادرس ابو حفص آ گیا۔ تمہارا فریادرس ابو حفص آ گیا۔ (ابو حفص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ امت مرحومہ کے مددگار و فریادرس ہیں اور جناب مستطاب شاہ ولی اللہ صاحب اس کو روایت کر رہے ہیں اور صحیح مان رہے ہیں تو امیر المومنین کو غوث، مددگار، فریادرس، ابر جود و سخا مان کر تقویۃ الایمانی فتوؤں سے شاہ صاحب کون ہوئے؟ وہابی و دیوبندی سارے کے سارے فتویٰ دیں اور کھول کر دیں۔

Scanned with CamScanner

پندرہویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: جب حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ یمن سے جلاوطن ہو کر مدینہ منورہ میں آئے آپ کا واقعہ یہ ہوا کہ اسود بن قیس جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا ان پر اپنا دعویٰ پیش کیا کہ یہ اس کی نبوت کی گواہی دیں تو ابو مسلم نے صاف انکار کیا اسود نے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا بیشک تو اسود نے بہت بڑی آگ روشن کرنے کا حکم دیا۔ پھر بڑھکتی آگ میں ابو مسلم کو ڈال دیا مگر آگ نے ان کو کچھ ضرر نہ پہونچایا۔ تب مجبور ہو کر اسود نے ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا تو ابو مسلم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے جب آپ مسجد نبوی شریف کے دروازے پر پہونچے تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانو! یہ ہے تمہارا بھائی جس کو اسود کذاب نے بھڑکتی آگ میں ڈال دیا اور سمجھا تھا کہ ان کو جلا دے گا لیکن اللہ نے ابو مسلم کو آگ سے نجات دی حالانکہ اس وقت مسلمانوں اور حضرت عمر نے کسی سے نہ ان کا واقعہ سنا تھا اور نہ ان کو دیکھا تھا۔ پھر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ابو مسلم سے معانقہ کیا اور فرمایا کیا تم عبد اللہ بن ثوب نہیں ہو؟ عرض کی یقیناً میں ہی ہوں۔ پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روئے اور فرمایا حمد ہے اس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو جس نے مجھ کو دنیوی زندگی میں حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں وہ شخص دکھایا جو اس خاص شان میں پرتَو ہے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ یہ روایت علوم غیبیہ فاروقیہ کی ایک جھلک بھی دکھاتی ہے اور حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حاضر و ناظر بھی بتاتی ہے۔ اور شاہ صاحب اس کو لکھ کر خود اپنا بھی یہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں تو وہابی، دیوبندی ندوی، جمعیتی، مودودی، شاہ صاحب پر تقویۃ الایمانی دھرم سے کیا فتویٰ دیں گے۔؟

Scanned with CamScanner

سولہویں کرامت

یہی شاہ صاحب ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) نے ایک اعرابی کو پہاڑ سے اترتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اس آنے والے کا بیٹا انتقال کر گیا ہے وہ اس کو دفن کر کے آ رہا ہے اور اس نے اس کے غم میں مرثیہ بھی کہا ہے اگر وہ راضی ہوا تو وہ مرثیہ تم لوگوں کو ضرور سنواؤں گا۔ جب وہ اعرابی نزدیک آیا تو آپ نے فرمایا: اے اعرابی کہاں سے آ رہے ہو؟ عرض کیا پہاڑ کے اوپر سے۔ ارشاد فرمایا وہاں تم نے کیا کیا؟ عرض کی میں نے پہاڑ کو ایک ودیعت سپرد کی۔ ارشاد فرمایا کیا ودیعت تھی عرض کی میرے ایک چھوٹے بچے کا انتقال ہو گیا تھا اس کو دفن کیا ہے۔ ارشاد فرمایا وہ مرثیہ سناؤ جو تم نے اس بچہ کی جدائی میں کہا ہے۔ عرض کی اے امیر المومنین! حضور کو اس مرثیہ کی کیسے خبر ہوئی، خدا کی قسم میں تو ابھی اس کو زبان سے پڑھا بھی نہیں وہ تو میرے دل میں ہی خیال آ کر مرثیہ بن گیا۔ پھر اعرابی نے وہ مرثیہ سنایا۔ یہ علم غیب فاروقی کی ایک جھلک ہے، دیکھئے اور شاہ صاحب کی روایت اور شاہ صاحب کا عقیدہ پڑھئے۔ کیا وہابی، ندوی، جمعیتی، مودودی، شاہ صاحب پر کفر وشرک کا فتویٰ دیں گے؟ نیز یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ وہابیوں دیوبندیوں نے جو سنیوں کو بدنام کرنے کو رضا خوانی اور مذہب اہل سنت کو رضا خانی یا بریلوی مذہب کہنے کا پروپیگنڈہ کیا ہے وہ قطعاً غلط و باطل ہے اور اگر رضا خانی مذہب یا بریلوی مذہب کا دنیا میں وجود ہے تو شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بڑے کٹر رضا خانی ہیں اور یہی حال امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ محقق دہلوی اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہم کا ہے۔

ہاں دیوبندی دھرم ضرور نیا پنتھ نیا مذہب ہے جس سے دور رہنا ضروری ہے۔

سترہویں کرامت

شاہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا ایک روز حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سانس چڑھی ہوئی تھی میں نے خیال کیا کہ آپ کا آخری وقت ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ سانس آپ کی نکلی تو بڑا غم ہوگا آپ نے فرمایا غم خدا کی قسم بہت بڑا غم اس امر خلافت کے لئے مجھے کوئی جگہ نہیں ملتی۔

یعنی امر خلافت کس کے سپرد کروں۔ تو میں نے آپ سے حضرت علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عثمان و حضرت سعد و حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ہر ایک کے متعلق معارض پیش فرمائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ ان کو اپنے عزیزوں قریبوں سے بہت الفت ہے اگر میں ان کو مقرر کردوں تو وہ تمام بنی امیہ کو عامل بنائیں گے اور ابو معیط کی اولاد کو لوگوں پر مقرر کریں گے خدا کی قسم اگر میں نے انھیں امیر بنایا تو وہ ضرور ایسا کریں گے اور خدا کی قسم اگر انہوں نے ایسا کیا تو عرب ان پر چڑھائی کریں گے یہاں تک کہ ان کو شہید کریں گے خدا کی قسم میں نے انہیں امیر بنایا تو وہ یہ ضرور کریں گے اور خدا کی قسم انہوں نے یہ کیا تو اہل عرب ضرور ایسا کریں گے۔

ف: علم غیب فاروقی کی ایک جھلک دیکھئے اور شاہ صاحب کا عقیدہ و مذہب معلوم فرمایئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ سے حضرات اولیائے کرام کو بھی علوم غیبیہ عطا ہوتے ہیں چنانچہ اس کرامت جلیلہ میں بھی علم ما فی الغد کی ایک جھلک ہے۔ کیا وہابی و دیوبندی و مودودی و جمعیتی و ندوی شاہ صاحب پر تقویۃ الایمانی دھرم سے شرک و کفر کا فتویٰ دیں گے۔

اٹھارہویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدائن کسریٰ کی طرف ایک لشکر بھیجا اس کا امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور قائد لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا جب یہ دونوں حضرات لشکر لئے دریائے دجلہ کے کنارے پہونچے تو کوئی کشتی نہ ملی تو حضرت سعد و حضرت خالد دونوں آگے بڑھے اور دریائے دجلہ سے فرمایا اے دریائے دجلہ بیشک تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہے پس حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و بزرگی کو جان کر اور حضرت سیدنا عمر اللہ کے خلیفہ برحق کے عدل کو پہچان کر ہم کو راستہ دے۔ اس کے بعد لشکر نے بغیر کشتی اور بغیر پل کے دریائے دجلہ کو پار کیا۔ سوار اور پیدل اور جانور سب گزر گئے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر ذی روح اشیاء بھی حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ کا خلیفہ برحق مانتی اور آپ کے عدل کو جانتی ہیں۔

انیسویں کرامت

شاہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شب میں مسلمانوں کی خبر گیری کو گشت فرما رہے تھے کہ ایک عورت کو سنا اپنی بیٹی سے کہتی ہے اٹھ اور دودھ میں پانی ڈال دے۔ بیٹی نے جواب دیا امیر المومنین نے اس سے منع کیا ہے ماں نے کہا کہ انہیں کیسے خبر ہوگی کہ ہم نے پانی ملایا ہے۔ بیٹی نے جواب دیا کہ اگر ان کو خبر نہ ہوگی تو ان کا رب تو جانتا ہے۔ صبح کو امیر المومنین نے اپنے بیٹے عاصم کو فرمایا فلاں محلہ کے فلاں مکان پر جاؤ وہاں ایک لڑکی ہے اگر اس کی شادی نہ ہوئی ہو تو تم اپنا پیغام دو اور شادی کر لو امید قوی ہے کہ اس کی اولاد میں کوئی مبارک بچہ پیدا ہو تو حضرت عاصم نے اس سے شادی کی اور اس سے ام عاصم

حضرت عاصم کی بیٹی پیدا ہوئیں اور ام عاصم سے عبد العزیز بن مروان نے نکاح کیا تو ام عاصم سے عمرو بن عبد العزیز تولد ہوئے۔

ف: یہ علم غیب اولیاء سے علم ما فی الارحام بلکہ ما فی الاصلاب کی ادنیٰ جھلک ہے اور شاہ صاحب کا بھی یہی عقیدہ اور مذہب ہے۔

وہابیو! دیوبندیو! بولو تقویۃ الایمانی دھرم میں شاہ صاحب پر کیا فتویٰ ہے۔

بیسویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: حضرت علی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ نے خواب میں دیکھا کہ صبح کی نماز حضور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں پڑھی۔ پھر سرکار والا تبار محراب سے تکیہ فرما کر تشریف فرما ہوئے پس ایک لڑکی آئی اور ایک طباق تازہ کھجور رطب مبارکہ لائی۔ وہ کھجوریں حضور اقدس واعلیٰ کے سامنے رکھی گئیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور لی اور ارشاد فرمایا اے علی یہ رطب کھاؤ گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور تو حضور والا نے دست کرم بڑھایا اور کھجور میرے منھ میں دے دی پھر ایک کھجور اور دست اقدس میں لی اور فرمایا یہ بھی کھاؤ گے؟ میں نے عرض کی نعم یا رسول اللہ پس سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور میرے منھ میں دے دی۔ پھر میں جاگ گیا اور میرے دل میں جمال رسول دیکھنے کا شوق باقی تھا اور منھ میں رطب کی مٹھاس تھی تو وضو کیا اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر کے پیچھے نماز پڑھی، نماز کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خواب سناؤں تو میرے بولنے سے پہلے ایک عورت کھجوروں کا طباق لئے آئی اور مسجد کے دروازے پر ٹھہر گئی، کھجوروں کا تھال اس سے لا کر حضرت عمر فاروق کے سامنے رکھ دیا گیا آپ نے ایک

کھجور لی اور مجھ سے فرمایا اے علی! یہ کھجور آپ کھائیں گے؟ میں نے کہا ہاں تو آپ نے ایک کھجور میرے منھ میں دے دی۔ پھر دوسری کھجور لی اور فرمایا یہ بھی کھاؤ گے؟ میں نے کہا نعم آپ نے وہ بھی مجھے کھلا دی۔ پھر اور حضرات صحابہ کو تقسیم فرمائیں اور میں اور زیادہ کے خواہش میں تھا میں دل میں خیال کرر ہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے خواب میں زیادہ عطا فرمائی ہوتیں تو میں بھی آپ کو ضرور زیادہ دیتا یہ سن کر مجھے تعجب ہوا اور میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے رات والے خواب پر آپ کو مطلع فرمادیا ہے تو آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی! ایمان والا نور ایمان سے دیکھتا ہے میں نے کہا سچ فرمایا آپ نے اے امیر المومنین! اسی طرح میں نے خواب دیکھا اور وہی مزہ اور لذت میں نے آپ کی عطا کی ہوئی کھجوروں میں پائی۔

ف: وہابی، دیوبندی اس روشن کرامت فاروقی کو بار بار پڑھیں اور علوم غیبیہ اولیاء کا جلوہ دیکھیں اور شاہ صاحب کا عقیدہ و مذہب معلوم کریں اور تقویۃ الایمانی دھرم کے فتوؤں سے شاہ صاحب کو بچائیں یا جناب شاہ صاحب پر فتویٰ دیں اور صاف صاف کھول کر دیں۔

اکیسویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: ربیعہ بن امیہ بن خلف نے خواب دیکھا اور وہ خواب حضرت سیدنا عمر سے بیان کیا کہ گویا میں ایک سبزہ زار میں ہوں۔ پھر میں اس سبز و شاداب علاقہ سے نکل کر خشک جنگل میں آ گیا پھر میں جاگ گیا اس حال میں کہ میں خواب میں سوکھے علاقہ میں تھا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تو مسلمان ہے تو پھر کافر ہو جائے گا۔ پھر کفر کی حالت میں ہی مرے گا تو ربیعہ نے عرض کی مجھے تو ایسا کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا حکم الٰہی ہو چکا۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام

Scanned with CamScanner

کے دونوں جیل والے قبیلوں کے لئے خدائے تعالیٰ کا حکم ہو چکا تھا دونوں نے بھی عرض کیا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں دیکھتے تو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا حکم الٰہی ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔ اس کے بعد ربیعہ نے شراب پی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی اور اس کو خیبر کی طرف جلاوطن کرایا۔ پھر وہ روم کی طرف چلا گیا اور نصرانی ہو کر مرتد ہو گیا۔ مَعَاذَ اللّٰہِ

ف: وہابیو، دیوبندیو، مودودیو، ندویو، جمعیتو! بولو اور جلد بولو کہ علوم خمسہ میں سے یہ کون سا علم ہے اور ساتھ ہی یہ کہ شاہ صاحب کا عقیدہ و مذہب دیکھو، پڑھو اور ہمت ہو تو فتویٰ دو ورنہ توبہ کر کے سنی مسلمان بنو۔

بائیسویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں تحریر کیا ہے: حضرت عوف بن مالک اشجعی نے خواب دیکھا کہ لوگ جمع کئے گئے ہیں اور ایک شخص ان میں بلند و بالا ہے وہ اوروں سے تین ہاتھ بلند ہے میں نے کہا یہ کون صاحب ہیں لوگوں نے کہا یہ حضرت عمر ہیں میں نے کہا یہ بلندی کیوں ملی۔ لوگوں نے کہا اس لئے کہ ان میں تین بہترین خصلتیں ہیں اول حق بات کہنے میں کسی ملامت کا خوف نہیں کرتے۔ دوم یقیناً وہ دوسرے خلیفہ برحق ہیں۔ سوم آپ شہید بھی ہیں تو میں حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا کہ انہیں بشارت دیں جب حضرت عمر آئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق نے مجھ سے فرمایا اپنا خواب سناؤ۔ میں نے بیان کیا جب یہاں پہونچا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد خلیفہ برحق ہیں۔ تو حضرت عمر نے مجھے جھڑکا اور منع کیا اور فرمایا کہ چپ رہو حضرت ابوبکر صدیق کی دنیوی زندگی میں ایسی بات کہتے ہو پھر

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور میں ملک شام جا کر واپس آیا حضرت عمر نے وعظ کے درمیان مجھے بلایا اور فرمایا اپنا خواب بیان کرو، میں نے بیان کیا جب میں نے کہا کہ حضرت عمر حق کہنے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتے تو فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے لوگوں میں کردے اور جب میں نے کہا کہ آپ خلیفہ اول کے کئے ہوئے خلیفہ برحق ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے امور خلافت انجام دینے میں اور جب میں نے کہا کہ آپ شہید بھی ہیں تو فرمایا مجھے شہادت کہاں ملے گی میں تو یہاں تم لوگوں کے سامنے ہوں تم لوگ جہاد کرتے ہو میں تو جہاد کو نہیں جاتا۔ پھر فرمایا ہاں بیشک اللہ چاہے گا تو شہید ہوں گا۔ اللہ چاہے گا تو ضرور شہید ہوں گا۔

تیئیسویں کرامت

شاہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: دور فاروقی میں قحط پڑا ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کے قریب حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمائیں کہ وہ لوگ ہلاکت کو پہونچے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خواب میں اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگوں کے لئے بارش کی دعا کریں ضرور وہ لوگ سیراب ہوں گے۔ اور کہو کہ عاقل فہمیدہ ساتھ رکھیں تو وہ صاحب حضرت عمر کے پاس آئے اور خواب و بشارت کی خبر دی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا اے میرے رب میں کمی نہ کروں گا مگر جس مین عاجز رہوں اے میرے رب میں قصور نہ کروں گا مگر جو میری طاقت سے باہر ہو۔

چوبیسویں کرامت

جناب شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں: ایک آگ پہاڑ کی غار سے نکلا کرتی تھی۔

Scanned with CamScanner

جس کے قریب گزرتی اسے جلا دیتی۔ خلافت فاروقی کے دور میں بھی وہ آگ نکلی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری یا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم فرمایا کہ اس آگ کو غار میں داخل کر دو۔ پس انھوں نے اپنی چادر سے آگ کو بھگایا یہاں تک کہ اس کو غار میں پہونچا دیا۔ اس کے بعد پھر وہ نہ نکلی۔

ف: یہ قدرت واختیار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہی عقیدہ ومذہب شاہ صاحب کا ہے کہ دہلوی کی تقویۃ الایمان غلط و باطل ہے۔ اسماعیل دہلوی کا عقیدہ کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" مَعَاذَ اللّٰہِ

وہابی دیوبندی فتویٰ دیں کہ دہلوی کا عقیدہ غلط و باطل ہے یا نہیں؟ شاہ صاحب کا عقیدہ تو شرح سے معلوم ہو گیا اور شاہ صاحب والا ہی عقیدہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے بھائی محمد احسن کا ہے جس نے اس کتاب کو اپنے مطبع صدیقی بریلی میں چھاپا اور اس کی تصحیح کی اور جا بجا حاشیہ لکھا۔ یعنی طیب جی مہتمم دیوبند کے دادا کا بھی یہی عقیدہ ومذہب ہوا کہ دہلوی کی تقویۃ الایمان غلط و باطل ہے۔

پچیسویں کرامت

شاہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اور حضرت سید علی ہجویری نے کشف المحجوب میں لکھا ہے:

ایک عجمی کافر مدینہ منورہ میں آیا اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لوگوں نے کہا دوپہر ہو گئی اس وقت حضرت امیر المومنین جنگل میں سو رہے ہوں گے اس نے پتہ معلوم کیا اور چلا اور ڈھونڈتا ہوا حضرت سیدنا عمر کے قریب پہونچ گیا دیکھا کہ آپ فرش خاک پر سو رہے ہیں اور سر اقدس کے نیچے آپ کا درہ رکھا ہے اور کوئی محافظ نہیں ہے اس نے خیال کیا عجم میں اس کا شور وغوغا ہے۔ کفار ان کے نام سے تھراررہے ہیں یہ موقع ہے اور اس وقت ان

کا قتل بہت آسان ہے یہ سوچ کر تلوار کھینچی کہ دیکھا دو شیر نمودار ہوئے اور اس کی طرف بڑھے یہ ڈرا اور فریاد کی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ شیر غائب ہو گئے تب اس کے ہوش درست ہوئے اور آپ سے اپنا واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔

چھبیسویں کرامت

ازالۃ الخفا میں ہے: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کسی دور دراز مقام پر روانہ فرمایا۔ اس کی روانگی کے چند روز بعد ایک دن مدینہ منورہ میں آپ نے بلند آواز سے یالبیکاہ یالبیکاہ فرمایا کوئی شخص سمجھ نہ سکا کہ امیر المومنین نے کس کے جواب میں لبیک فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ لشکر اسلامی مدینہ منورہ میں فتح مند واپس آیا۔ اور سالار لشکر نے وہ تمام کامیابیاں جو خدائے تعالیٰ نے اس لشکر کو عطا فرمائی تھیں ایک ایک کر کے سنانی شروع کیں۔ کچھ سن کر حضرت امیر المومنین نے فرمایا ان کو پھر سنانا۔ پہلے اس مرد مجاہد کا حال سناؤ جس کو تم نے زبردستی پانی میں بھیجا تھا۔ سپہ سالار نے عرض کی اے امیر المومنین! خدا کی قسم میں نے اس پر ظلم نہیں کیا اور کوئی برائی نہ کی واقعہ یہ ہوا کہ سفر کرتے ہوئے ہم لوگ ایک ایسی جگہ پہونچے جہاں پانی بھرا ہوا تھا۔ اس پانی کی گہرائی معلوم نہ تھی تو اس پانی کی تھاہ معلوم کرنے کے لئے اس شخص کو پانی میں بھیجا تھا کہ بغیر کشتی کے عبور کریں یا نہیں وہ گیا اور آیا۔ مگر ہوا یہ کہ ہوا ٹھنڈی چل رہی تھی اس کا اثر اس پر ہو گیا۔ اس نے فریاد کی اور آپ سے استغاثہ کیا دو بار واعمراہ واعمراہ پکارا۔ اور اس کے بعد سردی کی شدت سے مرض بڑھا اور انتقال ہو گیا۔ جب لوگوں نے یہ واقعہ سنا تو سمجھا کہ اس روز امیر المومنین نے جو دو بار یالبیکاہ یالبیکاہ کہا تھا یہ اس کے استغاثہ کا جواب تھا۔ اس کے بعد آپ نے سپہ سالار لشکر کو فرمایا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرا عمل بعد والوں کے لئے دستور بن جائے گا تو تجھے قتل کرا دیتا۔ اب جاؤ اور اس کے عزیزوں کو اس کی دیت دو اور آئندہ ایسا کام کرتے تم کو نہ

Scanned with CamScanner

دیکھوں۔ پھر فرمایا ایک مسلمان کا قتل مجھ پر بہت گراں ہے ہزاروں کافروں سے۔

ف:۔ مسلمانان اہل سنت دیکھیں کہ یہ روایت بعد والی روایتوں کے دیکھنے سے ظاہر اور روشن ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تمام عالم حضرت کے سامنے ایسا کردیا کہ آپ ہر ایک کے لئے حاضر وناظر ہیں اور ہر مستغیث کی آواز کے سامع ہیں اور یہی عقیدہ و مذہب شاہ ولی اللہ صاحب کا ہے اگر کسی وہابی دیو بندی، جمعیتی میں ہمت ہے تو تقویۃ الایمانی دھرم کا فتویٰ شاہ صاحب پر لگائے اور ثبوت دے ورنہ توبہ کر کے سنی بنے اور وہابیت پر لعنت کرے۔

ستائیسویں کرامت

صواعق محرقہ وغیرہ میں صحیح حدیث ہے کہ ابلیس حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سایہ سے بھاگتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابلیس دوسرے راستہ چلا جاتا ہے جب حضرت عمر کو آتا دیکھتا ہے۔

اٹھائیسویں کرامت

آج کھلی کرامت آپ کی یہ ہے کہ جس کو خواب میں ابلیس پریشان کرتا ہو تو آپ کا نام نامی امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ الغیاث لکھ کر گلے میں پہنادو انشاء اللہ تعالیٰ شیخ نجدی کا اثر دور ہو جائے گا۔

انتیسویں کرامت

راحۃ القلوب فارسی مطبوعہ مجتبائی دہلی مؤلفہ حضور سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملفوظات مبارکہ حضرت شیخ المشائخ سیدی فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۳۴ میں ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ باغ میں بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ مبارکہ سی رہے تھے اور پشت مبارک آپ کی سورج کی طرف تھی سورج کی تیز دھوپ سے آپ کی مبارک پیٹھ بہت گرم ہوگئی تو آپ نے پیچھے مڑ کر غضب آلود نگاہوں سے سورج کو دیکھا اسی وقت

Scanned with CamScanner

فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سورج کا نور چھین لو۔ کیوں کہ اس نے حضرت عمر کی برہنہ پیٹھ پر تیز دھوپ ڈالی۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کا نور لے لیا۔ فوراً تمام جہاں تاریک ہو گیا اندھیرا چھا گیا۔ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت غم ہوا ارشاد فرمایا کیا قیامت قائم ہو گئی کہ سورج کا نور چھین لیا گیا اور زمین و آسمان تاریک ہو گئے۔ اسی وقت حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام باریابی سے مشرف ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت نہیں قائم ہوئی لیکن سورج نے حضرت عمر کی برہنہ پیٹھ پر تیز شعائیں ڈالیں تو حضرت عمر بن خطاب نے سورج کی طرف گھور کر غضب ناک نگاہ سے دیکھا اسی وقت اللہ کے حکم سے ہم فرشتوں نے آفتاب کا نور چھین لیا اب اگر حضرت عمر سورج کو معافی دیں تو ہم سورج کی نورانیت اس کو واپس دے دیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ جب حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم نے سورج کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھا اور خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس کی تابش چھن گئی۔ اب اگر تم معاف کرو تو اسے دوبارہ نورانیت ملے آپ نے عرض کی اے سرکاروں کے سرکار! بیشک میں نے تکلیف کی وجہ سے سورج کو گھور کر دیکھا تھا لیکن میں نے اس کو بخش دیا اسی وقت فرشتوں نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے سورج کو اس کی نورانیت پھیر دی اور عالم جیسے پہلے روشن تھا ویسے ہی روشن ہو گیا۔ ارشاد فرمایا یہاں سے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت و بزرگی ظاہر ہے۔

ف :۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جب یہ مرتبہ ہے تو ان کے آقا رسولوں کے رسول امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کیا ہو گی تو مثلیت کے دعویدار اور بھائی بننے والے وہابی اپنے کفریات کی وجہ سے جہنم کے کس گڑھے میں گئے اور روایت کے بیان فرمانے والے وہ ہیں جن کی ولایت و عظمت و مشیخت کو ہندوستان والے بیشک و شبہ مانتے اور سراہتے ہیں بلکہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ کے پیر طریقت اور آج کے دیوبندیوں کے دادا پیر جناب حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی ان کو اپنا مسلم بزرگ اور معتمد پیشوا مانتے ہیں اور شجرۂ

طریقت میں ان حضرات کے اسمائے مبارکہ چھپوا کر نسبت غلامی ظاہر کرتے ہیں اور خود اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد رائے بریلوی ان حضرات کی ہی نسبت غلامی سے چشتی کہلاتے ہیں۔

تیسویں کرامت

امام جلال الدین سیوطی نے انیس الجلیس میں لکھا ہے: جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور بارگاہ نبوی میں باریابی کے شرف سے منفرو مفتخر ہوئے تو آپ کے سات مشرک پہلے کے ساتھی آپ کے پاس آئے اور بولے اے عمر یہ تم نے کیا کیا؟ آپ نے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اور بتوں کی پوجا ترک کر دی تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ٹھہرو ہم بت خانے چلتے ہیں۔ پھر جب بت خانے میں داخل ہوئے تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے بتو! اگر حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نبی ہیں اور اسلام سچا دین ہے اور کافروں کا دین باطل ہے تو سارے کے سارے سجدہ کرو تاکہ یہ لوگ دیکھ لیں اور اس بت خانہ میں تین سو بت تھے یہ سنتے ہی سارے بت سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان ہو کر بولے یقیناً حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین حق ہے اور حضور سچے نبی ہیں اور کافروں کا دین باطل ہے جب ان لوگوں نے یہ دیکھا اور بتوں کی بات سنی تو سب نے پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ محبوبان خدا کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اختیارات دیئے ہیں۔ جب حضرت سیدنا عمر کی یہ شان ہے تو حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان عالی ہو گی۔

حضرت عمر فاروق اعظم کی ہمشیرہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی کرامت

جب دارالندوہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنا طے پایا اور حضرت عمر

Scanned with CamScanner

اس ارادہ سے گلے میں تلوار ڈال کر چلے تو درمیان میں اپنی بہن کے مکان پر پہونچ گئے۔

امام جلال الدین سیوطی انیس الجلیس میں لکھتے ہیں:

اور آپ کی بہن مسلمان ہو چکی تھیں مگر حضرت عمر سے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا تھا حضرت عمر جب ان کے دروازے پر پہونچے تو سنا کہ بہن پڑھ رہی ہیں "طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى" حضرت عمر نے بلند آواز سے کہا بہن کیا پڑھ رہی ہو انھوں نے کہا کہ میں وہی پڑھ رہی ہوں جو آپ کے کندھے میں لٹک رہا ہے۔ حضرت عمر نے کہا میرے کندھے میں میری تلوار کے سوا کچھ نہیں ہے بہن نے کہا آپ غلطی کر رہے ہیں اب جو حضرت عمر نے دیکھا تو واقعی تلوار قرآن عظیم ہو گئی تھی اور میان اس کا غلاف بن گیا تھا جب اندر پہونچے اور بہن نے معلوم کر کے اس ارادہ سے روکنے کی بہت کوشش کی جب آپ نہ مانے تو (امام سیوطی لکھتے ہیں) وہ قرآن مجید پھر تلوار بن گئی جیسے تھی۔

ف:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کو خدا تعالیٰ نے جب یہ قدرت بخشی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہوگی۔

کرامات امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک شخص دربار خلافت میں حاضری کے ارادہ سے چلا۔ راستہ میں اسے ایک غیر عورت ملی جس کو اس نے دیکھا اور بغور دیکھا جب دربار خلافت میں پہونچا تو امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں کوئی شخص اس حال میں آتا ہے کہ اس کی آنکھوں میں زنا کا اثر ہے ایک شخص نے عرض کی حضور! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی وحی آنے لگی۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ وحی نہیں لیکن فراست مومن ہے امام سبکی فرماتے ہیں۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

نے اس شخص کو ادب سکھانے اور تنبیہ فرمانے کے لئے یہ ظاہر فرمایا۔

دوسری کرامت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فرماتے ہیں جہجاہ غفاری حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا۔ اس وقت آپ منبر پر تھے تو اس نے آپ سے عصا لے لیا اور مار کر توڑ دیا تو جہجاہ پر ایک سال نہ گزرا کہ اس کے ہاتھ میں آکلہ مرض ہو گیا اور اسی میں مر گیا۔

ازالۃ الخفا میں ہے: ابن سکن نے فلیح بن سلیمان کی روایت میں یوں بیان کیا کہ فلیح کے دادا اور چچا دونوں حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو جہجاہ غفاری حضرت امیر المومنین ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی طرف لکڑی لے کر بڑھا اور آپ کی زانو پر لکڑی ماری کہ وہ لکڑی ٹوٹ گئی تو لوگوں نے شور مچایا وہ بھاگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جہجاہ کی ران کو مار دیا وہ پیر سے بیکار ہو گیا اور سال پورا نہ ہوا کہ جہجاہ اسی حال میں مر گیا۔

کرامت دیگر

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے: حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا شام کے سفر میں ایک منزل میں تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی کہتا ہے یا ویلاہ النار۔ میں اس آواز کی طرف گیا دیکھا کہ ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کٹے ہوئے ہیں اور دونوں آنکھوں سے اندھا سر جھکائے ہوئے ہے میں نے اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا میں ان آزاد لوگوں میں سے ہوں جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کر کے آپ کے دولت خانہ میں گھسے تھے۔ جب امیر المومنین کے قریب پہونچا تو آپ کی اہلیہ محترمہ نے شور مچایا تو میں نے ان کو تھپڑ مارا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کرتا ہے، خدا تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور

دونوں پیر کاٹے اور تیری دونوں آنکھیں اندھی کرے اور تجھے آگ میں ڈالے تو مجھ پر سخت لرزہ طاری ہوگیا اور میں بھاگ نکلا۔ پھر میرا جو حال ہوا وہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ان کی دعا کی آخری چیز آگ باقی ہے کہتے ہیں میں نے اس سے کہا ہلاکی اور بربادی ہو تیرے لئے۔

ف: یہ روایت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مستجاب الدعوات ہونے کی شان ظاہر کرتی ہے۔

کرامت دیگر

ازالۃ الخفا میں شاہ صاحب نے لکھا ہے حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بوستان کوکب سے گزرے تو ارشاد فرمایا عنقریب یہاں ایک پرہیزگار نیکوکار مرد خدا دفن ہوگا اس واقعہ کے بعد بوستان کوکب میں جو صاحب سب سے پہلے دفن ہوئے وہ حضرت سیدنا عثمان غنی تھے رضی اللہ عنہ

ف: سبحان اللہ یہ روایت کھلم کھلا بانگ دہل بتارہی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جو علوم غیبیہ ملے ان میں ایک علم یہ ہے کہ آپ کو اپنی قبر شریف کی جگہ معلوم تھی یعنی علم ما یکون اور علم ما فی الغد آپ کو عطا ہوا تھا اور یہی عقیدہ و مذہب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا ہے کیا کوئی وہابی، دیوبندی، ندوی، مودودی، جمعیتی ہمت رکھتا ہے کہ تقویت الایمانی دھرم کا کفری شرکی فتویٰ شاہ صاحب پر دے اور چھپوا کر شائع کرائے اور اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو یہی ثبوت ہے دہلوی کی تقویۃ الایمان کے غلط و باطل ہونے کا۔

کرامت دیگر

صواعق محرقہ اور ازالۃ الخفا میں ہے: یزید ابن ابی حبیب سے روایت ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ لشکری جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کرکے آئے تھے وہ عموماً پاگل ہو کر مرے۔

Scanned with CamScanner

دیگر کرامت

نزہت میں علامہ صفوری شافعی نے لکھا ہے: حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زرہ چار سو درہم میں بک رہی ہے شب عروسی حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا میں تو حضرت سیدنا عثمان غنی نے فرمایا یہ زرہ اسلامی شہسوار حضرت علی کی ہے یہ نہیں بکے گی تو آپ نے حضرت علی کے غلام کو چار سو درہم دیئے اور زرہ بھی واپس کی اور اس کو قسم دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ دینا پھر جب صبح ہوئی تو حضرت عثمان نے اپنے گھر میں چار سو تھیلیاں پائیں کہ ہر تھیلی میں چار سو درہم تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تو ارشاد فرمایا اے عثمان! مبارک ہو۔

کرامت دیگر

نزہت میں ہے:۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قحط پڑا تو ایک دن آپ سے عرض کیا گیا کہ لوگ بہت سختی میں ہیں ارشاد فرمایا گھبراؤ نہیں آج شام سے پہلے تمہاری پریشانی خوشحالی سے بدل جائے گی پھر جب دن کا پچھلا پہر ہوا تو شام سے حضرت سیدنا عثمان غنی کا قافلہ غلہ لے کر آیا تو آپ کے پاس تاجران مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور عرض کیا لوگ قحط کی سختی میں ہیں اور آپ کے پاس اس قافلہ میں ایک سو اونٹ آئے ہیں تو یہ گیہوں ہمارے بیچ ڈالیئے۔ فرمایا کیا نفع دو گے؟ عرض کی دس درہم میں دو درہم۔ فرمایا اس سے زیادہ دو۔ عرض کی چار درہم۔ ارشاد فرمایا اور زیادہ دو۔ عرض کی مدینہ منورہ کے تجار تو ہم ہیں اور کون آپ کو اس سے زیادہ دے گا۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ دے گا۔ یعنی ہر درہم میں دس درہم پھر آپ نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو کہ یہ سب گیہوں مسلمانوں پر صدقہ ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی رات میں نے

Scanned with CamScanner

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کہ سرکار ابلق خچر پر سوار حلہ نوری پہنے تیزی سے تشریف لے جارہے ہیں۔ میں نے عرض کی اے سرکار! میں مشتاق جمال ہوں۔ ارشاد فرمایا اے ابن عباس! عثمان نے ایک بڑا صدقہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ اور جنتی دلہن سے ان کی شادی کی ہے اور ہم سب اس شادی میں مدعو ہیں۔

ف:۔ اس روایت میں علوم غیبیہ صدیقیہ کا بھی ثبوت ہے کہ آج شام سے پہلے خوشحالی ہوگی۔

کرامات حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضٰی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم

پہلی کرامت

حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہم قبرستان مدینہ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے تو حضرت سیدنا علی نے "یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" فرمایا، حضرت سعید نے کہا ہم نے بہت آوازیں سنیں "یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ فرمایا تم اپنی خبریں سناؤ یا ہم اپنی خبر تم کو سنائیں، آواز آئی ہمارے بعد جو ہوا وہ آپ فرمائیں تو حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا تمہاری بیویوں نے عدت پوری کر کے نکاح کر لئے اور تمہارے مال تقسیم ہو گئے اور تمہاری اولاد یتیموں، مسکینوں میں شمار ہو گئی اور تمہارے مکانوں میں دوسرے رہنے لگے یہ ہماری خبریں ہیں اب تم سناؤ ایک میت نے جواب دیا ہمارے کفن پرانے ہو گئے اور بال جھڑ گئے اور کھال پھٹ گئی اور آنکھیں رخساروں پر بہہ گئیں اور جو ہم نے آگے دیا تھا وہ ہم نے پایا اور جو چھوڑ دیا وہ گھاٹا رہا اور ہم رہن ہیں۔

دوسری کرامت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تیسری کرامت میں امام سبکی نے طبقات میں اپنے والد سے روایت کی جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں یاساریة الجبل

فرمایا اس وقت حضرت علی مرتضٰی بھی موجود تھے بعد نماز لوگ آپ کے پاس آئے اور عرض کی آج خطبہ میں امیر المومنین نے کیا کہا ساریہ ہم سے کتنی دور ہیں اس وقت یہاں کہاں؟ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا اسے رہنے دو اتنا سمجھ لو کہ مسلمانوں پر جو دشواری آئی تھی وہ دور ہوگئی۔ پھر جب فتح کی خبر آئی تو حال کھلا۔

ف:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نہاوند کا معرکہ جنگ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی دیکھ رہے تھے۔

تیسری کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے:۔ حضرت فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ینبع گیا حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے۔ تو میرے والد نے عرض کی حضور! یہاں آپ نے کیوں قیام فرمایا اگر یہاں کچھ ہوا تو سوا جہینہ کے گاؤں والوں کے اور کوئی نہ آئے گا لہٰذا مدینہ منورہ تشریف لے چلیں حضرت سیدنا علی نے فرمایا میں اس درد میں نہیں مروں گا۔ مجھ سے حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری موت اس وقت نہیں ہے جب تک میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہو جائے۔ حضرت ابوفضالہ بدری صحابی ہیں۔

ف:۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی موت کا سبب بھی معلوم تھا وقت بھی معلوم تھا اور مقام بھی معلوم تھا اور یہ کہ وہ مقام ینبع یا مدینہ منورہ نہیں ہے یہ علوم سید اولیاء کے ہیں تو علوم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہوں گے اور یہی عقیدہ ومذہب شاہ صاحب کا ہے۔

چوتھی کرامت

ازالۃ الخفا میں شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے: ریاض النضرہ میں ہے حضرت اصبغ نے فرمایا ہم حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ سفر میں تھے تو ہم لوگ حضرت سیدنا حسین

Scanned with CamScanner

رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کے مقام پر گزرے تو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہاں ان کے اونٹ بٹھائے جائیں گے اس جگہ کجاوے رکھے جائیں گے اس مقام پر ان کے خیمے نصب ہوں گے یہاں ان کے خون بہائے جائیں گے اور یہاں آل محمد کے کچھ نوجوان شہید کئے جائیں گے جن پر زمین وآسمان روئیں گے۔

ف:۔ کتنی وضاحت وتفصیل ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور عالم غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں حضرت سیدنا مولیٰ مشکل کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جو علوم غیبیہ ملے ہیں ان میں علوم خمسہ بھی ہیں چنانچہ اسی روایت میں ایک آیت بھی ہے اور یہی عقیدہ و مذہب جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا ہے، کیا وہابی دیوبندی، ندوی جمعیتی کوئی ہے جو اپنی دھرم پستک تقویۃ الایمان کا کفری شرکی فتویٰ شاہ صاحب پر لگائے۔ اور اگر نہیں تو ان کے دیوبندی دھرم کے باطل ہونے کا یہ بھی ثبوت ہے کہ شاہ صاحب پر فتویٰ دینے سے ساکت وصامت ہیں۔

دیوبندیو! آج سنیوں کو بدنام کرنے کو تم سارے کے سارے رضا خانی کہتے ہو۔ سنو! سنو! اگر دنیا میں کوئی مذہب رضا خانی ہے تو اس کی تعلیم دینے والے اور پیروی کرنے والے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ہیں اور اگر کوئی گروہ رضا خانی ہے تو شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اس کے سرگرم کارکن اور مبلغ و معلم ہیں۔

پانچویں کرامت

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ جب ابن ملجم کو دیکھتے تو فرماتے میں اس کی زندگی کا ارادہ کرتا ہوں اور وہ میرے قتل کا ارادہ کرتا ہے۔ لاکسی عذر کرنے والے اپنے دوست کو قبیلہ مراد سے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور یہی عقیدہ و مذہب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا ہے۔

تین کرامتوں کا مجموعہ

انیس الجلیس میں امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے: روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بغداد کے بازار میں گزر فرما رہے تھے ملاحظہ فرمایا ایک نجومی بیٹھا ہوا بہت بڑھ چڑھ کے باتیں بنا رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تم اپنے فن میں بڑے کامل و ماہر ہو آسمانوں و زمینوں اور طبائع اور اقلیموں اور تندرستی و بیماری اور گرانی و ارزانی کی خبریں دیتے ہو نجومیوں کے سردار ہو۔ ذرا ٹھہرو میں کھانا لے آؤں پھر ہم تم کھائیں گے اور میں ان لوگوں کو تمہاری بزرگی بتاؤں گا پس حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور ایک ہانڈی میں دودھ اور دو خمیری روٹیاں لے کر آئے اور نجومی کے آگے رکھ کر ایک روٹی اس کو دی اور ایک خود لی اور فرمایا اس کے ٹکڑے کر کے دودھ میں ڈالو اور خود بھی اپنی روٹی کے ٹکڑے کر کے ڈال دئے پھر آپ نے انگلی سے خوب ملا دیا جب نجومی نے کھانے کو ہاتھ بڑھایا تو آپ نے فرمایا ٹھہرو پہلے اپنے علم نجوم کا ان ٹکڑوں پر امتحان کرو۔ نجومی نے عرض کی ان ٹکڑوں پر کس طرح امتحان کروں ارشاد فرمایا تم علم نجوم سے ان ٹکڑوں کو پہچانوں جو تم نے اپنے ہاتھ سے توڑے ہیں نجومی نے عرض کی یہ بات تو میں نہیں جان سکتا اور نہ یہ نجوم سے معلوم ہوسکتی ہے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا او کذاب! جس روٹی کے ٹکڑے تو نے خود اپنے ہاتھ سے ابھی ابھی کئے ان کو تو نہیں پہچان سکتا تو زمین و آسمان کا غیب تجھ کو کیوں کر معلوم ہو گیا۔ نجومی نے عرض کی اے حضرت علی کیا آپ اپنے ہاتھ سے توڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں سے میرے توڑے ہوئے ٹکڑوں کو الگ پہچان سکتے ہیں حضرت نے فرمایا میں تو غیب جاننے کا دعویٰ نہیں کرتا اور علم غیب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی خاص ہے وہ اپنے محبوبوں کو عطا فرماتا ہے۔ نجومی نے عرض کی کاش میں اپنی

آنکھوں سے دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے توڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو میرے توڑے ہوئے ٹکڑوں سے کیوں کر جدا فرماتا ہے تو میں نجوم سے توبہ کرتا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دعا کی یک بیک برتن میں جوش پیدا ہوا اور نجومی کے توڑے ہوئے ٹکڑے سارے برتن کے باہر بالکل خشک گر گئے جن میں دودھ ذرا سا بھی نہ لگا تھا یہ دیکھ کر نجومی نے فوراً توبہ کی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس برتن کے کھانے ان تمام حاضرین کو کھلایا اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا مگر اس برتن میں سے بہت ہی تھوڑا کم ہوا۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ محبوبان خدا کو اللہ بڑی قدرتیں، طاقتیں عطا فرماتا ہے اور مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ شان ہے تو حضور اکرم محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہوگی۔

نویں کرامت

نزہت میں علامہ صفوری شافعی نے لکھا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے برآمد ہوئے کہ حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی چادر فروخت کر کے کچھ کھانے کا سامان خریدیں تو اس کو چھ درہم میں فروخت کیا اسی وقت ایک سائل نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے وہ چھ درہم اس کو دیدیئے پس آپ کے پاس حضرت سیدنا جبرئیل اعرابی کی صورت میں ایک اونٹنی لئے ہوئے آئے اور کہا کیا یہ اونٹنی آپ خریدتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی قیمت میرے پاس نہیں ہے انھوں نے کہا سو درہم میں لے لو قیمت بعد میں دینا۔ آپ نے اونٹنی خرید لی۔ کچھ بڑھے تو میکائیل بصورت اعرابی ملے اور کہا آپ یہ اونٹنی بیچتے ہیں؟ فرمایا ہاں سو درہم میں خریدی ہے انھوں نے کہا وہ سو اور ساٹھ نفع آپ نے اونٹنی فروخت کی اور قیمت لے کر چلے تو پہلے اعرابی ملے اور بولے اونٹنی بک گئی؟ فرمایا ہاں۔ انھوں نے کہا میری قیمت دیدیجئے آپ نے سو درہم ان کو دیئے اور ساٹھ لے کر گھر تشریف لائے۔ حضرت خاتون جنت نے فرمایا یہ آپ کو

Scanned with CamScanner

کیسے ملے۔فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا کیا۔یعنی اس کی راہ میں چھ درہم دیئے اس نے مجھے ساٹھ عطا فرمائے پھرآپ دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ عرض کیا۔ارشاد فرمایا جس نے اونٹنی بیچی وہ جبرئیل تھے اور جس نے خریدی وہ میکائیل تھے اور اونٹنی حضرت فاطمہ کی ہے جس پر سوار ہوکر وہ حشر میں گزریں گی۔

دسویں کرامت

علامہ صفوری نے لکھا ہے: حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ایک صاحب نے عرض کی حضور! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مگر راستہ میں شیر وغیرہ درندوں کا خوف ہے تو حضرت امیر المومنین نے اپنی انگوٹھی ان کو دے کر ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس شیر یا کوئی بھی درندہ آئے تو اس کو یہ انگوٹھی دکھا کر کہنا یہ علی ابن ابی طالب کی ہے انھوں نے وہ انگوٹھی لے لی اور سفر کو روانہ ہوگئے جب جنگل میں شیر سامنے آیا تو انھوں نے وہ انگوٹھی اس کے سامنے کی اور کہا یہ انگوٹھی امیر المومنین علی شیر خدا مشکل کشا کی ہے شیر نے جب یہ سنا اور انگوٹھی دیکھی تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر زور سے آواز کی پھر زمین کی جانب منھ کر کے آواز کی پھر اسی طرح پورب کی طرف منھ کر کے کیا پھر پچھم کی سمت ایسا ہی کیا اور بھاگتا ہوا جنگل میں چلا گیا۔ جب یہ واپس ہوئے تو دربار حضرت امیر المومنین میں حاضر ہوئے اور سلام ومصافحہ اور دست بوسی کے بعد سفر کا حال عرض کیا اور حضرت مولائے کائنات نے فرمایا تم کو معلوم ہے شیر نے ان آوازوں میں کیا کہا؟ ارشاد فرمایا شیر نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو قائم کیا اور زمین کو بچھایا اور مشرق سے سورج کو نکالا اور مغرب میں سورج کو ڈبویا میں ان شہروں میں نہیں ہوں گا جہاں میری شکایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کی جائے۔

ف:۔ یہ اختیارات وعلوم حیدریہ ہیں تو اختیارات علوم مصطفویہ کی کیا شان ہوگی

پھر برٹشی ایجنٹ کا تقویۃ الایمان میں یہ قول کتنا خبیث ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ مَعَاذَ اللّٰہِ

گیارہویں کرامت

علامہ صفوری شافعی نے لکھا ہے ابن جوزی نے روایت کیا کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ شیر خوارگی کی عمر میں پالنے میں آرام فرمارہے تھے ایک بار ایک سانپ نے آپ کو ڈسنا چاہا آپ نے پالنے میں سے کود کر اس سانپ کو مار ڈالا آپ کی والدہ ماجدہ کو اس سے تعجب ہوا تو آپ نے ایک غیبی آواز سنی کہنے والا کہتا تھا یہ بہادر شیر ہے کہ پالنے میں سے چھلانگ لگا کر اپنے دشمن پر پہونچتے اور اسے قتل کرتے ہیں۔

ف:۔ حضرت سیدنا علی مرتضٰی کو شیر خوارگی میں یہ قدرت واختیار وطاقت، دوست و دشمن کی پہچان عطا ہوئی تو شباب میں کیا شان ہوگی اور حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہوگی تو تقویۃ الایمان والا بڑا دجال وبطال ہوا کہ وہ لکھتا ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" یہ قرآن وحدیث کی کھلی تکذیب ہے۔

بارہویں کرامت

علامہ صفوری نے لکھا ہے: حضرت سیدنا علی مرتضٰی جب شکم مادر میں تھے تو جب آپ کی والدہ بت کو سجدہ کرنا چاہتیں تو آپ ان کے پیٹ میں پیر پھیلا کر لمبے لیٹ جاتے اور اس طرح اپنی ماں کو بت کے سجدہ سے روک دیتے۔

ف:۔ یہ علوم حیدریہ ہیں اور حق وباطل کی پہچان شکم مادر میں ہے تو حضور سیدنا امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم اقدس کا کیا کہنا۔

Scanned with CamScanner

تیرہویں کرامت

علامہ صفوری نے لکھا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ یہ علی جمعہ کی رات میں سوتے ہیں حالانکہ اس میں جاگنا بہتر ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے شب جمعہ میں ان کے سونے کا صدقہ فرما دیا اور وہ اس طرح کہ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ پیدا فرمایا جو آسمانوں میں سیر کرتا رہا اور آسمانوں میں کہیں ایک بالشت ایسی جگہ باقی نہ رہی جہاں علی کی روح نے رکوع یا سجدہ نہ کیا ہو۔

چودہویں کرامت

امام نسفی نے کہا کہ اسی وجہ سے سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آسمانوں کے مقامات و حالات کے متعلق مجھ سے سوال کر سکتے ہو کیوں کہ میں آسمانوں سے خوب واقف ہوں اور زمینوں سے بھی خبردار ہوں پس حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس ایک مرد کی صورت میں تشریف لائے اور کہا اگر آپ اس دعوے میں سچے ہیں تو بتائیے کہ جبریل کہاں ہیں تو حضرت سیدنا علی نے آسمان کی طرف دیکھا داہنے بائیں نظر دوڑائی پھر زمین کی جانب ایسے ہی دیکھا اور فرمایا اس وقت نہ آسمانوں میں جبریل کو میں نے پایا نہ زمینوں میں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم ہی جبریل ہو علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ۔

پندرہویں کرامت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو برزخ کا بھی علم عطا فرمایا۔ چنانچہ جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ ان کی قبر کے پاس نکیرین کو آپ کا جواب سننے کے لئے بیٹھے۔ جب نکیرین حضرت امیر المومنین کی قبر میں داخل ہوئے تو ان کی ڈراؤنی شکل وصورت دیکھ کر آپ گھبرا گئے اور جب نکیرین کے سوالوں کے صحیح جواب دے چکے تو نکیرین نے آپ سے کہا اب آپ سو جائیں تو

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق نے نکیرین سے فرمایا کیوں کر سوؤں۔تمہاری ڈراونی شکل وصورت سے مجھ پر یہ گھبراہٹ طاری ہوئی حالانکہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔لیکن اب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ دے کر مجھ سے وعدہ کرو کہ ایمان والوں کے پاس اچھی شکل وصورت میں آیا کریں گے نکیرین نے وعدہ کیا، پس حضرت سیدنا علی مرتضیٰ نے فرمایا اے امیر المومنین ! آرام سے سوئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان والوں کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے خدا کی قسم آپ نے زندگی میں بھی لوگوں کو فائدہ پہونچایا اور بعد وصال بھی فائدہ پہونچایا۔

ف:۔یہ علوم وادراکات حیدریہ ہیں تو علوم نبویہ کی کیا شان ہوگی اور علوم وسیعہ عظیمہ محمدیہ کی کیا شان ہوگی۔

سولہویں کرامت

علامہ صفوری نے لکھا ہے: حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا مدت حمل کے بعد دونوں کے ایک ساتھ اندھیری رات میں بچے پیدا ہوئے ایک کے بیٹا پیدا ہوا اور دوسری کے بیٹی پھر دونوں کا بیٹے کے لئے جھگڑا ہوا کہ بیٹی والی کہتی بیٹا میرا ہے حضرت امیر المومنین کے دربار میں دونوں نے مقدمہ پیش کیا آپ نے دونوں کو حکم فرمایا کہ ایک جدا جدا برتن میں تھوڑا تھوڑا دودھ دوہ کر دے جب دونوں نے قدرے قدرے دودھ دوہ کر پیش کیا تو آپ نے دونوں دودھ وزن کرائے تو ایک ہلکا تھا دوسرا وزنی تھا پھر آپ نے فیصلہ فرمایا کہ جس کا دودھ وزنی ہے بیٹا اسی کا ہے لوگوں نے عرض کی سرکار! یہ فیصلہ آپ نے کہاں سے فرمایا ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد سے کہ فرمایا ہے کہ مرد کے لئے عورت کا دونا حصہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے مرد کو ہر چیز میں فضیلت بخشی یہاں تک کہ

Scanned with CamScanner

مرد کی غذا میں بھی فضیلت عطا فرمائی ہے۔

ف:۔ یہ علوم واختیارات حیدر یہ ہیں تو فرمائیے کہ وہابیہ کی لال کتاب تقویۃ الایمان غلط و باطل و مردود ہوئی یا نہیں؟ یقیناً غلط ہوئی اور تطہیر الجنان میں ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے بنی ثقیف کے ایک لڑکے یعنی حجاج کو دیکھ کر فرمایا کہ بیشک یہ لڑکا عرب کے کسی گھر کو باقی نہ چھوڑے گا جس میں ذلت و مسکنت نہ پہونچائے عرض کیا گیا کتنی مدت اس کی حکومت ہوگی؟ ارشاد فرمایا بیس سال کے قریب اس کی حکومت ہوگی پس ایسا ہی ہوا۔

ف:۔ علوم حیدر یہ میں یہ علم مافی الغد ہے تو علوم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کیا ہوگی مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ وہابیہ دیوبندیہ کی کتب کفریہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ وتقویۃ الایمان کتنی غلط و باطل کتابیں ہیں۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی دوسری کرامات جلیلہ حصہ دوم بنام تاریخی کرامات سادات آل اطہار میں دیکھئے پڑھئے

کرامات سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

پہلی کرامت

حضرت سیدنا وابن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں شہید ہوئے اور حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت حمزہ کو فرشتوں نے غسل دیا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک میں نے دیکھا کہ فرشتے حضرت حمزہ کو غسل دیتے ہیں۔

دوسری کرامت

حضرت فاطمہ خزاعیہ فرماتی ہیں: میں نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کی زیارت کی اور میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس چچا السلام علیک تو میں نے

Scanned with CamScanner

سنا کہ حضرت امیر حمزہ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فرمایا۔

تیسری کرامت

حضرت شیخ محمود کردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کی زیارت کی جب شیخ نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو شیخ نے یقین کامل کے ساتھ اپنے کان سے سنا کہ حضرت سیدنا حمزہ نے قبر شریف سے ان کے سلام کا جواب دیا اور شیخ کو حکم فرمایا اب جو تمہارے یہاں بیٹا ہوگا اس کا نام میرے نام پر رکھنا چنانچہ شیخ کے یہاں بیٹا پیدا ہوا اور شیخ نے اس کا نام حمزہ رکھا۔

ف:۔ اس واقعہ میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے وہابیہ دیوبندیہ کا رد بلیغ بھی فرمایا اور رد کے سلسلہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے کوڑے رسید فرمائے۔ اول خود کو متصرف فی امور العالم بتایا۔ دوم اپنے علم مافی الارحام کا اظہار فرمایا۔ سوم اس علم کا بھی اظہار فرمایا کہ شیخ کے یہاں بچہ پیدا ہوگا۔ چہارم شہداء کی حیات کا اظہار فرما کر رد فرمایا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکر مٹی میں مل گئے معاذ اللہ تقویۃ الایمان کی صاف عبارت ہے "یعنی میں بھی مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں" اور اسی کی تائید وتوثیق رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ گنگوہیہ میں کی ہے یعنی وہابی غیر مقلد، وہابی، دیوبندی، ندوی، مودودی، احراری، خاکساری، جمیعتی ساروں کا یہی عقیدہ ہے۔

چوتھی کرامت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر نکالی تو کچھ مزارات شہدائے احد کے نہر سے قریب آتے تھے تو آپ نے منادی کرائی کہ شہدائے احد کے ورثاء آئیں کہ ان حضرات کی قبور دوسری جگہ بنائی جائیں۔ حضرت جابر فرماتے ہیں ہم لوگ جمع ہوئے اور شہداء کی قبروں

Scanned with CamScanner

کوکھول کران کے جسموں کو چھیالیس برس کے بعد تازگی کی حالت میں نکالا گویا کہ ابھی ابھی لیٹے ہیں اور قبر کھولنے میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدم پاک کو ایک پھاوڑا لگ گیا تو آپ کے مبارک پیر سے تازہ تازہ خون جاری ہو گیا۔

ف:۔ یہ شہداء کی زندگی ہے تو صدیقوں کی زندگی کا کیا مرتبہ ہوگا اور حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم وعلی الہ وسلم کی مقدس زندگی کی کیا شان ہوگی اور حضور سیدنا محبوب خدا کی مبارک مقدس حیات کی کیا عظمت ہوگی؟

حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

امام سبکی وغیرہ ناقل ہیں: حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں خشک سالی ہوگئی تو آپ استسقاء کے لئے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو لے کر شہر کے باہر آئے اور حضرت عباس کو بازو سے پکڑ کر نمایاں جگہ کھڑا کر دیا پھر آسمان کی طرف نگاہ کی اور دعا کی اے اللہ ہم تیرے دربار میں وسیلہ پیش کرتے ہیں تیرے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا۔ تو نے فرمایا اور تیرا ارشاد حق ہے یعنی وہ دیوار دو نابالغ یتیموں کی ملکیت تھی جو شہر ہی میں تھے اور دیوار کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا اور ان کا دادا نیکوکار تھا تو ان کے دادا کی پرہیزگاری کی وجہ سے اس خزانہ کی حفاظت فرمائی۔ اے اللہ! حفاظت فرما اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کے چچا کی۔ یقیناً ہم نے انہیں تیرے دربار میں وسیلہ بنایا ہے انہیں شفیع لائے ہیں اور توبہ استغفار کرتے ہیں پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگو! اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کرو۔ بیشک وہ غفار ہے بھیجے گا وہ بادل تمہارے اوپر پانی برساتا اور تمہاری مدد فرمائے گا مال واولاد کی زیادتی سے اور تمہارے باغوں کو ہرا بھرا کر دے گا اور تمہاری نہروں کو لبریز کر دے گا اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اس وقت غمگین تھے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور دست راست کی کلمہ والی انگلی آپ کے سینہ پر حرکت کر رہی تھی آپ

Scanned with CamScanner

دعا کرتے تھے اے اللہ! تو ہی حاکم حقیقی ہے جماعت سے الگ ہو جانے والے کو نہ چھوڑ اور شکستہ دل کو ہلاک ہونے کو گھر میں نہ چھوڑ۔ چھوٹا تیرے حضور رو رہا ہے اور بڑا در بار جود و کرم میں حاضر ہے اور فریادیں بلند ہیں اور تو خوب جانتا ہے چھپے کو اور بھید کو اے اللہ! اپنے کرم سے ان پر بارش کرم نازل فرما بیشک میری قوم نے تیرے دربار میں میرے ذریعہ نزدیکی حاصل کی ہے اس عظیم رشتہ کی وجہ سے جو مجھ کو تیرے عظمت والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہے پس ابر کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا اور لوگوں نے کہا دیکھو دیکھو تو وہ بادل پھیل گیا اور ہوا چلی اور پھوہار پڑی اور بارش ہونے لگی اور کچھ ہی دیر گزری کہ لوگوں نے تہبند چڑھائے اور ٹخنے پانی میں چلنے لگے اور لوگ حضرت سیدنا عباس سے لپٹ رہے تھے اور آپ کی چادر کو مسح کرتے اور بوسہ دیتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لوگ کہتے تھے مبارک ہو تم کو اے حرمین شریفین کے ساقی! اللہ تعالیٰ نے کھیتوں کو اگایا اور سبزہ لہلہایا اور بندوں پر خدائے تعالیٰ نے رحم فرمایا۔

ابن اثیر نے اسد الغابہ میں روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ میں جب قحط بہت سخت ہو گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے پانی برسنے کی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے وہ وسیلہ قبول فرمایا۔ پانی برسا اور زمین سرسبز و شاداب ہو گئی تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے (رد وہابیہ فرماتے ہوئے) ارشاد فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہی وسیلہ ہے اور حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین نے پانی برسنے کی دعا مانگی اس حال میں کہ خشک سالی بہت تھی تو حضرت عباس کی نورانیت کے طفیل خوب پانی برسا۔ وہ رسول اللہ کے چچا اور حضور کے والد ماجد کی نشانی ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے وہ بزرگی پائی جو دوسروں کو نہیں ملی اللہ نے ان کے وسیلہ سے شہروں کو زندگی بخشی۔ صبح ہوئی تو کھیتیاں سرسبز و شاداب لہلہا رہی تھیں خشک سالی دور ہو چکی تھی اور جب پانی برسا اور لوگ سیراب ہوئے تو جھپٹے حضرت عباس کی طرف اور ان کے ہاتھوں،

Scanned with CamScanner

پیروں کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے مبارک ہوا ے حرمین محترمین کے ساقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کرامت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امام احمد ابن حجر حیثمی نے تطہیر الجنان میں لکھا ہے: حضرت سیدنا امیر معاویہ کی بزرگیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ امور غیبیہ کی خبر دیتے تھے۔ آپ کے خبر دینے کے بعد ویسا ہی ظہور میں آتا اور یہ آپ کی کھلی کرامت ہے۔ ثقہ راویوں سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ نے فرمایا کہ مکہ والوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکالیف شاقہ دیں حدیہ کہ حضور والا نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو مکہ والوں میں کبھی خلافت نہیں ہوگی اور مدینہ والے بلوایوں نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تو ان میں خلافت نہیں لوٹے گی تو جیسا آپ نے کہا ویسا ہی ہوا اور یہ آپ کی کرامت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر فرمایا کہ اگر کوئی آپ کی خوارق و کرامات تلاش کرے تو بہت ملیں گی کہ آپ نے حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں خلوت وجلوت میں باریابی کا شرف پایا ہے جو بہت عظمت والا مرتبہ ہے جس کے ذریعہ بڑے مراتب ومناصب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

تطہیر الجنان میں ہے: حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلوائیوں کو حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے بہت روکا منع فرمایا اور صاف صاف کہہ دیا کہ اگر تم نے حضرت سیدنا عثمان کو شہید کیا تو پھر تمہارے معاملات درست نہ ہوں گے یہاں تک تم میں سے چالیس ہزار قتل نہ کیئے جائیں نیز حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام نے حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا جب حضرت امیر المومنین نے مدینہ منورہ سے خروج کا ارادہ فرمایا اے حضرت! آپ عراق کو نہ جائیے بلکہ مدینہ منورہ میں

Scanned with CamScanner

رہ کر منبر رسول سے ہی عزت وعظمت حاصل فرمائیے اور عرض کیا اے امیر المومنین! اگر آپ مدینہ طیبہ سے عراق کو تشریف لے جائیں گے تو پھر مدینہ منورہ آپ کبھی واپس نہ آئیں گے۔

ف:۔ یہ علوم پاک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کے ہیں جو حضور کے صدقے وطفیل میں عطا ہوئے ہیں تو خود حضور عالم علوم اولین وآخرین کے علوم عظیمہ رفیعہ وسیعہ کیا ہوں گے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھانوی جی نے حضور والا کے علوم کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کے برابر بتایا اور گنگوہی وانبیٹھی نے ابلیس کے علم سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو کم بتایا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے واقعہ احد سے ایک روز پہلے حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ دعا کر رہے تھے اے اللہ! میں قسم کھاتا ہوں تیرے حق پر یہ کہ میں کل کافروں سے جنگ کروں اور کافر مجھے قتل کریں اور میرا پیٹ پھاڑیں اور میری ناک اور کان کاٹیں پھر تو اپنے کرم سے مجھ سے پوچھے یہ کیوں ہوا؟ میں عرض کروں تیری محبت میں۔ پھر جب میدان احد میں جنگ ہوئی تو آپ شہید ہوئے اور کافروں نے ان کے ساتھ وہ سب کچھ کیا جو آپ نے دعا کی تھی تو جس شخص نے آپ کی دعا سنی تھی اس نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قسم کے آخری حصہ کو پورا کرے گا جس طرح پہلے حصہ کو پورا فرمایا۔

حضرت سیدنا عبداللہ والد ماجد سیدنا جابر رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا جابر نے فرمایا جب احد کے دن میرے والد ماجد شہید ہوئے تو میری پھوپھی روئیں پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ روؤ۔ فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہیں گے یہاں تک کہ تم لوگ ان کو اٹھاؤ۔

Scanned with CamScanner

دیگر

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورامارت میں میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ کی قبر کھل گئی۔ میں خبر سن کر گیا میں نے والد ماجد کو اسی حال میں پایا جیسے دفن کے وقت میں نے قبر میں رکھا تھا۔ آپ کے بدن میں کچھ بھی تغیر نہ ہوا تھا پس میں نے قبر کو برابر کر دیا۔

بیہقی وغیرہ نے اپنے سندوں سے روایت کیا اور ان میں ایک سند امام واقدی سے بھی ہے وہ اپنے مشائخ سے روایت کرتے ہیں اس میں ہے کہ حضرت عبداللہ کی قبر کھل گئی تو آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کا ہاتھ آپ کے زخم پر رکھا تھا وہ ہاتھ آپ کا زخم پر سے ہٹایا گیا تو زخم سے تازہ خون جاری ہو گیا پس وہ ہاتھ زخم پر ہی رکھ دیا گیا تو خون رک گیا۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قبر میں اپنے والد کو دیکھا گویا کہ سو رہے ہیں اور کفن اب تک نیا ہے اور حرمل کی پتی جو آپ کے پیروں پر رکھ دی گئی تھی وہ ہری بھری تھی اور ایک صاحب قبر کے پیر کو پھاوڑا لگ گیا تو اس پیر سے تازہ خون جاری ہو گیا اور یہ واقعہ دفن کے چھیالیس برس بعد ہوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا شہیدوں کی زندگی کا اب کوئی منکر انکار نہیں کر سکتا کیوں کہ آنکھوں سے دیکھ لیا اور جب لوگ مٹی کھود رہے تھے تو مشک کی خوشبو کا بھبکا آیا اور مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی کہ حضرت جابر نے فرمایا کوفہ والوں نے دربار خلافت فاروقی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کوفیوں کے ساتھ تفتیش حال

Scanned with CamScanner

کے لئے ایک شخص کو بھیجا اس شخص نے کوفہ کی مسجدوں میں جا جا کر حضرت سعد کے متعلق معلومات کی مگر ہر ایک نے حضرت سعد کی بھلائی وخوبی بیان کی یہاں تک کہ ایک روز ایک مسجد میں معلومات کر رہے تھے کہ ایک شخص ابوسعدہ نامی نے کہا جب قسم کے ساتھ پوچھتے ہو تو سنو! سعد بن ابی وقاص تقسیم برابر نہیں کرتے اور لشکر کے ساتھ نہیں جاتے اور مقدمات میں عدل و انصاف نہیں کرتے حضرت سعد کو معلوم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی عمر دراز کر اور اس کی تنگ دستی زیادہ کر اور آزمائشوں میں ڈال عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں نے اس بڑی عمر والے بڈھے کو دیکھا ہے۔ اس کی پلکیں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر جھک گئی تھیں اور فقر و فاقہ، تنگ دستی کی وجہ سے راستہ میں بچوں لڑکیوں کو چھڑتا تھا اور جب اس سے کوئی حال پوچھتا تو جواب دیتا کہ سعد کی دعا سے اس حال کو پہونچا ہوں۔

دیگر

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں تقریر فرماتے ہوئے فرمایا میں کیسا امیر ہوں؟ ایک شخص نے کہا میں تم کو جانتا ہوں کہ تم رعایا میں عدل نہیں کرتے اور تقسیم میں برابری نہیں کرتے اور مجاہدین کے ساتھ جا کر کفار سے جہاد نہیں کرتے تو حضرت سعد نے اس کے لئے دعا کی اے اللہ! اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کو اندھا کر دے اور تنگ دست کر دے اور اس کی عمر دراز کر اور آزمائشوں میں ڈال اس کے بعد وہ شخص اندھا ہو گیا اور تنگ دست ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں سے مانگتا اور مختار کے فتنہ میں مبتلا ہوا اور اسی میں مارا گیا۔

دیگر

قبیصہ بن جابر نے بیان کیا ایک مسلمان کہلانے والے نے حضرت سیدنا سعد کی برائی کی تو حضرت سعد نے دعا کی اے اللہ! اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے مجھے بچا جس طرح تو چاہے

Scanned with CamScanner

تو قادسیہ کی جنگ میں وہ گرا اور زبان دانتوں میں دب کر کٹ گئی اور ہاتھ ٹوٹ گیا اور مرتے تک بول نہ سکا۔

دیگر

مغیرہ کی والدہ نے بیان کیا کہ ایک عورت تھی جس کا قد چھوٹے بچے کا قد تھا لوگ اس کو سعد کی بیٹی کہتے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ اس لڑکی نے حضرت سعد کے وضو کرنے والے پانی میں بغیر دھلا ہاتھ ڈال دیا تھا تو آپ نے دعا فرمائی اللہ تیری قوت کو اٹھا رکھے تو وہ لڑکی جوان نہ ہوئی نہ جوانی کی کوئی علامت اس پر ظاہر ہوئی۔ رضی اللہ عنہ

دیگر

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک عورت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو جھانکا کرتی تھی حضرت سعد نے فرمایا تیرا منہ پھر جائے فوراً اس کا منہ پیچھے پھر گیا اور پیچھے مڑا ہی رہا۔

دیگر

حضرت قیس نے فرمایا ایک شخص نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہا تو حضرت سعد نے اس پر دعا کی اے اللہ! تیرے ولیوں میں سے ایک ولی کو اس نے گالی دی تو اس مجمع کے متفرق ہونے سے پہلے تو اپنی قدرت ان کو دکھادے پس خدا کی قسم ہم متفرق نہ ہوئے تھے کہ اس کا گھوڑا بدکا اور اس کو سر کے بل پتھروں پر گرا دیا اور اس کا دماغ وہیں پھٹ گیا۔

دیگر

حضرت معصب بن سعد کہتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے حق میں دعائے ہلاکت کی تو فوراً اس کی اونٹنی آئی اور اس شخص کو ہلاک کر دیا تو حضرت سعد نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ کسی کے حق میں دعائے ہلاکت نہ کروں گا۔

Scanned with CamScanner

دیگر

حضرت سعید بن میسب کہتے ہیں کہ مروان نے کہا بیشک یہ مال ہمارا ہے جس کو ہم چاہیں گے اسے دیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کیا میں دعا کروں تو مروان جھپٹا اور حضرت سعد سے لپٹ گیا اور کہا اے ابواسحاق میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ دعامت کرو یہ مال اللہ تعالیٰ کا ہے۔

دیگر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے میرے رب میری اولاد چھوٹی چھوٹی ہے تو میری موت مؤخر کردے کہ وہ بالغ ہو جائیں تو بیس برس ان کی عمر زیادہ ہوگئی یعنی اس بڑی سخت بیماری کے بعد جس سے بچنے کی امید نہ تھی۔

دیگر

حضرت عامر بن سعد نے روایت کی کہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے کہ ایک شخص کے پاس گزر ہوا۔ وہ حضرت سیدنا علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو برا کہہ رہا تھا تو حضرت سعد نے فرمایا تو ایسے حضرات کو گالیاں دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان کا بڑا مرتبہ ہے خدا کی قسم تو ان حضرات کی توہین سے توبہ کر ورنہ میں تیرے حق میں دعائے ہلاکت کروں گا۔ وہ بولا تم اس طرح ڈراتے ہو گویا کہ نبی ہو کہ دعا قبول ہی ہوگی تو حضرت سیدنا سعد نے دعا کی اے اللہ! اگر یہ شخص ایسے لوگوں کو گالیاں دے رہا ہے جو تیرے دربار میں بڑے مدارج والے ہیں پس آج ہی اس پر عذاب نازل کر۔ اتنے میں ایک بختی اونٹنی آئی۔ لوگوں نے اس کو راستہ دے دیا اس اونٹنی نے اس کو دبا کر مار ڈالا پھر ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ حضرت سعد کے پیچھے لگ گئے اور خوشی میں کہتے تھے اے ابواسحاق! اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول فرمائی۔

Scanned with CamScanner

دیگر

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی دعا قبول ہوتی تھی یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطیہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما اس کے بعد جب بھی حضرت سعد نے دعا کی قبول فرمائی گئی۔

دیگر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بغیر پل اور بغیر کشتی کے دریائے دجلہ عظیم کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ عبور کیا اور کسی کی کوئی چیز بھی گم نہ ہوئی جب یہ لوگ دریائے دجلہ بغیر پل کے عبور کر گئے تو قلعہ مدائن کے دیدبانوں نے بتایا کہ وہ لوگ بغیر کشتیوں اور بغیر پل کے دریائے دجلہ کو طے کر کے اس پار آگئے ہیں تو مدائن والوں نے کہا یہ لوگ جن ہیں ان لوگوں سے لڑنے کی طاقت ہم میں نہیں۔ پس وہ لوگ شہر سے بھاگ گئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بغیر جنگ کے مدائن پر قابض ہو گئے۔

دیگر

قادسیہ کی جنگ میں پہلے دن حضرت سعد بن ابی وقاص عرق النساء و دنبل کی بیماری کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے لیکن ایک مکان کی چھت پر بیٹھ کر میدان کا ملاحظہ کر رہے تھے شام کو واپسی کے وقت ایک شاعر نے کہا

نقاتل حتی انزل اللہ نصرہ　　وسعد بباب القادسیۃ معصم

فأبنا وقد امت نساء کثیرۃ　　ونسوۃ سعد لیس فیھن الم

حضرت سعد نے یہ سن کر دعا کی الٰہی! یہ جھوٹا ہے محض تہمت ہے اس کی زبان بند کر دے فوراً وہ گونگا ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی: عروہ بن زبیر نے کہا کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اویس نے جھگڑا کیا اور مروان بن حکم کے پاس مقدمہ دائر کیا اور دعوٰی یہ کیا کہ حضرت سعید بن زید نے میری کچھ زمین دبالی ہے تو حضرت سعید نے فرمایا کہ میں زمین کا کچھ حصہ ناحق دبا سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ مروان بولا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا؟ حضرت سعید نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے جس نے ایک بالشت زمین ظلم سے دبالی تو ساتوں زمین تک کا کل حصہ زمین طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا مروان نے کہا اب میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا تو حضرت سعید نے دعا کی اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کردے اور اسی زمین میں اس کو قتل فرما تو وہ اندھی ہوگئی اور ایک روز اپنی زمین میں جارہی تھی کہ ایک گڈھے میں گر کر مرگئی۔

مسلم شریف کی ایک روایت میں محمد بن زید سے ہے کہ انھوں نے اس اندھی عورت کو دیکھا وہ دیواریں ٹٹولتی اور کہتی کہ مجھ کو حضرت سعید کی دعا لگ گئی۔ اسی حال میں اپنے گھر میں جارہی تھی تو کنوئیں میں گرگئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

ایک شیر نے راستہ روک رکھا تھا لوگ ادھر جا نہیں سکتے تھے تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شیر سے فرمایا راستہ سے ہٹ جا کیوں راستہ روکا ہے۔ تو شیر اپنی دم ہلانے لگا اور جنگل کو چلا گیا۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب مقام حیرہ میں پہونچے تو لوگوں نے آپ سے عرض کی احتیاط رکھیئے ایسا نہ ہو کہ عجمی لوگ آپ کو زہر دے دیں آپ نے ارشاد فرمایا زہر بھلا کیا چیز ہے لاؤ زہر مجھے دے دو۔ لوگ لائے آپ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھالیا۔ زہر نے کچھ نقصان نہ دیا۔

دیگر

حضرت امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ کی مہم کو تشریف لائے تو حیرہ والوں نے عبد المسیح کو زہر قاتل دے کر آپ کے پاس بھیجا۔ حضرت خالد نے اس سے فرمایا وہ تیز زہر لا۔ آپ نے وہ زہر لے کر ہتھیلی میں رکھا پھر بسم اللہ پڑھا اور وہ زہر آپ نے کھالیا یہ دیکھ کر عبد المسیح اپنی قوم میں لوٹ گیا اور ان سے کہا اے لوگو! حضرت خالد نے وہ زہر قاتل کھالیا اور اس سے انھیں کچھ نقصان نہ ہوا بہتر یہ ہے کہ تم لوگ ان سے صلح کرلو ورنہ یہ کام مسلمانوں کے لئے دشوار نہیں۔

ف:۔ اس میں حضرت سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کی کئی کرامتیں ہیں۔

(۱) حضرت خالد نے حیرہ والوں کے زہر بھیجنے کی خبر دی۔

(۲) اور عبد المسیح کے زہر لانے کی خبر دی۔

(۳) اور زہر قاتل کے اثر نہ کرنے کا مظاہرہ فرمایا۔

دیگر

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے پاس شراب کا کنٹر تھا۔ تو حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی اے اللہ! اس شراب کو شہد کردے فوراً وہ شراب شہد ہوگئی۔

Scanned with CamScanner

دیگر

حضرت سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے قریب ایک شخص گزرا جس کے پاس شراب کا پیپا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ سرکہ ہے حضرت خالد نے فرمایا خدا تعالیٰ اس کو سرکہ کر دے تو لوگوں نے دیکھا وہ عمدہ قسم کا سرکہ ہو گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ واقعی شراب تھی۔

دیگر

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے شکایت کی گئی کہ آپ کے لشکر میں ایک شخص وہ بھی ہے جو شراب پیتا ہے یہ سن کر آپ نے لشکر کی تلاشی لی۔ لشکر میں ایک شخص کے پاس شراب کا پیپا نکلا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی سرکہ ہے حضرت سیدنا خالد نے دعا کی اے اللہ! اس کو سرکہ کر دے ایک شخص نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سرکہ تھا اس نے کہا یہ حضرت خالد کی دعا کا اثر ہے کہ سرکہ بن گیا۔

حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ خندق کے بعد جب حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور اتنی جلدی فرماتے ہوئے کہ دوش اقدس سے چادر مبارک گری وہ بھی نہ اٹھائی اور سب لوگ پیچھے رہ گئے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر ہم خدام کو معیت میں رکھتے تو نوازش تھی ارشاد فرمایا مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرشتے ہم سے پہلے انہیں غسل نہ دے دیں جس طرح حنظلہ کو ہم سے پہلے فرشتوں نے غسل دے دیا تھا۔

دیگر

حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق میں

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جو حبان بن عرقہ نے مارا تھا تو حضور سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت سعد کے لئے مسجد کے ایک گوشہ میں خیمہ لگوایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآسانی ان کی مزاج پرسی فرمائیں جنگ خندق سے فتح مند واپس آکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلحہ جنگ رکھے اور غسل فرمایا اتنے میں حضرت جبریل علیہ السّلام اپنے سر سے غبار جھاڑتے حاضر ہوئے اور عرض کی۔ سرکار نے ہتھیار رکھ دیئے خدا کی قسم میں نے ہتھیار نہیں رکھے۔ حضور والا تشریف لے چلیں۔ ارشاد فرمایا کہاں؟ حضرت جبریل نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاں نثاروں کو ساتھ لائے بنی قریظہ قلعہ بند ہوئے حضور اقدس نے محاصرہ فرمایا یہاں تک کہ بدعہد یہودی پریشان ہو کر نکلے اور بارگاہ نبوی میں باریاب ہو کر عرض پیرا ہوئے کہ حضور! حضرت سعد بن معاذ ہمارے حق میں جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے ارشاد فرمایا چلو مسلمانوں نے یہودیوں کو حراست میں لے لیا اور مسجد نبوی شریف کے میدان میں سب کو جمع کیا اور حضرت سعد کو پالکی میں لائے حضور رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت سعد سے فرمایا بنی قریظہ کے یہودی آج مسلمانوں کی حراست میں ہیں اور فیصلہ کے لئے یہ لوگ تم کو حاکم بناتے ہیں۔ پھر یہودیوں نے حضرت سعد کو پرانے تعلقات واحسانات یاد دلائے کہ ہمارے ساتھ رعایت برتو۔ اس وقت مدینہ منورہ کی کل آبادی مسلم وغیر مسلم سب یہ فیصلہ سننے کو جمع تھی۔ حضرت سیدنا سعد نے فرمایا ان بدعہد، عہد شکن، بدظن یہودیوں کے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں، بوڑھوں، بچوں کو لونڈی غلام بنایا جائے اس فتح وکامیابی کے بعد حضرت سعد نے دعا کی اے میرے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ مجھ کو یہی پسند ہے کہ تیرے دین اسلام کی تبلیغ میں تیرے پیارے رسول کے دشمنوں

Scanned with CamScanner

سے جنگ کرتا ہوں جنھوں نے حضور والا کو جھٹلایا اور وطن میں رہنے نہ دیا۔ اے اللہ! میں گمان کرتا ہوں کہ ہمارے اوران دشمنان رسول کے درمیان جو جنگ تھی وہ ختم ہوگئی اور اگر قریشی کافروں سے کوئی جنگ باقی ہو تو مجھ کو زندگی و تندرستی دے کہ تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے تیرے رضا کے لئے جہاد کروں اور اگر جنگ ختم ہو چکی تو اس زخم کو جاری کر دے کہ اسی زخم سے انتقال کروں تو اسی رات میں آپ کا زخم جاری ہوگیا اور اسی زخم سے آپ کا انتقال ہوا۔

کرامت دیگر

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یوم الاحزاب میں تیر لگا اور آنکھ جاتی رہی اور زخم سے خون جاری ہو گیا تو حضرت سعد نے دعا کی اے اللہ! میری روح قبض نہ ہو جب تک بنی قریظہ تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیر ہو کر میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں یعنی جب تک بنی قریظہ بالکل مغلوب نہ ہوں پھر آپ نے اس رگ کو پکڑ کر دبایا تو ایک قطرہ خون بھی نہ نکلا۔ یہاں تک کہ بنی قریظہ محصور ہوئے اور حضرت سعد کی حکمت پر راضی ہوئے اور جب بنی قریظہ کے قتل سے فارغ ہوئے تو وہی رگ پھٹ گئی اور حضرت سعد نے وصال فرمایا۔

دیگر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فرمایا کہ حضور سید نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سعد بن معاذ کی موت میں عرش عظیم ہل گیا اور ستر ہزار فرشتوں نے سعد کی جنازہ میں شرکت کی۔

دیگر

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام

Scanned with CamScanner

بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی وہ کون نیکو کار انتقال کر گیا۔ جس کی روح کی آمد کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اور عرش الٰہی کانپ گیا پس حضور سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم باہر رونق افروز ہوئے تو حضرت سعد بن معاذ انتقال فرما چکے تھے۔

دیگر

حضرت رافع زرقی سے روایت ہے کہ میرے ایک ہم قوم دوست نے خبر دی کہ حضرت جبریل علیہ السَّلام بارگاہ نبوی میں استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کی یہ کون میت ہے جس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اور عرش عظیم لرز گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی فرماتے ہوئے حضرت سعد کے خیمہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت سعد انتقال فرما چکے تھے۔

دیگر

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت سعد بن معاذ کی روح پرفتوح کی آمد کی خوشی میں عرش عظیم وجد میں آ گیا۔

دیگر

حضرت سلمہ بن اسلم بن حریش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شان سے گھر میں داخل ہوئے کہ قدم پاک بچا بچا کر رکھتے تھے حالانکہ اس وقت اس مکان میں کوئی شخص نہ تھا سوائے حضرت سیدنا سعد کی میت کے اور مجھے رکنے کا اشارہ فرمایا تو میں ٹھہر گیا اور واپس لوٹ آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر مکان میں ٹھہر کے باہر برآمد ہوئے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے مکان میں کسی شخص کو نہ دیکھا لیکن سرکار

کو میں نے دیکھا کہ پائے اقدس بچا بچا کر رکھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا فرشتوں کا اس قدر ازدحام تھا کہ مجھ کو پیر رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی فرشتے میرے لئے اپنے پر بچھائے ہوئے تھے۔

دیگر

اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے کہا اس روز حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھٹنے سمیٹے اور ارشاد فرمایا ایک فرشتہ آیا اس کو جگہ نہ ملتی تھی تو میں نے مجلس میں کشادگی کر دی۔ جب لوگوں نے جنازہ اٹھایا تو باوجود یکہ حضرت سعد بن معاذ جسیم وفربہ اور لمبے قد والے تھے ایک منافق نے کہا آج کے دن سے زیادہ ہلکی نعش ہم نے نہیں اٹھائی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم سعد کے جنازہ میں ستر ہزار وہ فرشتے شریک ہوئے تھے جو اس سے پہلے زمین پر نہ آئے تھے۔

دیگر

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! حضرت سعد سے زیادہ ہلکی کوئی میت ہم نے نہیں اٹھائی۔ ارشاد فرمایا حضرت سعد کی نعش تم پر کیوں نہ ہلکی ہوتی کہ ان کے جنازہ میں اتنے فرشتے شریک تھے جو اس سے پہلے زمین پر نہ آئے تھے اور وہی سعد کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔

دیگر

حضرت محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص نے اس روز حضرت سیدنا سعد کی قبر کی مٹی ایک مٹھی لے لی اور چلا گیا پھر بعد میں اس مٹی کو دیکھا تو وہ مشک تھا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ یہاں تک کہ آپ کے

Scanned with CamScanner

چہرہ اقدس میں خوشی کا اثر دیکھا گیا اور ارشاد فرمایا الحمد للہ اگر کوئی شخص ضغطہ قبر سے بچتا تو یقیناً سعد بن معاذ اس سے نجات پاتے لیکن قبر نے دبایا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کشادہ فرمادیا۔

کرامت دیگر

طبقات ابن سعد میں حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بقیع شریف میں قبر کھودی۔ کھودنے میں یہ حال تھا کہ مشک کی خوشبو میں ہم لوگ بس گئے تھے اور ان کی قبر کی جتنی مٹی نکالتے جاتے اتنی ہی مشک کی خوشبو بڑھتی جاتی یہاں تک کہ لحد تک ہم لوگ پہونچے۔

کرامت دیگر

ابن سعد نے حضرت محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی: آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی لی اور چلا گیا پھر جب بعد میں دیکھا تو وہ مٹی نہ تھی بلکہ مشک تھا۔

حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہما

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس مبلغین کو روانہ فرمایا اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا سپہ سالار بنایا یہ لوگ روانہ ہو کر عسفان اور مکہ معظمہ کے درمیان تھے کہ قبیلہ ہذیل کے ایک لشکر کو خبر ملی وہ سو آدمیوں کے قریب تیر انداز ان مسلمانوں کے پیچھے چلے یہاں تک کہ انہیں پا گئے تو حضرت سیدنا عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے ٹیلہ کی طرف رجوع کیا اس حال میں کہ وہ کفار پہونچ گئے اور مسلمانوں کا محاصرہ کرلیا پھر کافروں نے کہا مسلمانو! تمہیں عہد و پیمان دیا جاتا ہے اگر ہمارے پاس آجاؤ

Scanned with CamScanner

تو تم کو قتل نہیں کیا جائے گا حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو کافر کی ذمہ داری میں نہ آؤں گا۔ اے اللہ! تو ہماری خبر دے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھ کافروں نے تیر اندازی کی یہاں تک کہ حضرت سیدنا عاصم اور چھ صحابہ شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب اور حضرت زید بن دشنہ اور ایک مسلمان رضی اللہ عنہم باقی رہ گئے۔ پھر کافروں نے ان تینوں حضرات سے عہد و پیمان کیا تو وہ ٹیلے سے اتر آئے اور جب تینوں حضرات کافروں کے نرغہ میں آ گئے تو کفار نے کمانوں کے چلے کھولے اور ان حضرات کو باندھا۔ اس وقت تیسرے صاحب نے فرمایا یہ پہلی بد عہدی ہے اور ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا تو کافروں نے انھیں کھینچا اور زدوکوب کیا کہ ساتھ چلیں وہ نہ مانے تو ان کو بھی شہید کیا پھر حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے مکہ مکرمہ پہونچ کر دونوں کو بیچ ڈالا تو حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے حضرت خبیب کو خریدا۔

حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں بڑا جہاد کیا تھا اور حارث کو قتل کیا تھا۔ تو کچھ دن آپ ان کے پاس قید رہے یہاں تک کہ جب آپ کے شہید کرنے کی تیاری کی اور تاریخ مقرر ہو گئی تو آپ نے حارث کی کسی لڑکی سے استرہ مانگا کہ بال صاف کریں اس نے آپ کو استرہ دے دیا۔ وہ کہتی ہے پھر میری غفلت میں میرا چھوٹا بچہ اس مکان میں جس میں حضرت خبیب قید تھے چلا گیا اور حضرت خبیب کے پاس پہونچ گیا۔ حضرت خبیب نے اس بچہ کو اپنی ران پر بٹھا لیا جب میں نے دیکھا تو میں بہت گھبرائی کہ میرے چہرے سے پریشانی ظاہر ہونے لگی کیوں کہ حضرت خبیب کی ران پر بچہ بیٹھا تھا اور آپ کے ہاتھ میں استرہ تھا۔ حضرت خبیب نے میری گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا تم ڈرتی ہو کہ میں اس بچہ کو قتل کروں گا۔ نہیں میں انشاء اللہ ہرگز ایسا نہ کروں گا اور وہ کہتی تھی حضرت خبیب سے بہتر قیدی میں نے نہیں دیکھا وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور خدا کی قسم اس حال میں وہ انگور کے خوشہ میں سے انگور کھا رہے تھے حالانکہ اس موسم میں مکہ معظمہ میں پھل کا پتہ نہ تھا اور ان کو

کھانا نہیں دیا جاتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ انہیں روزی عطا فرماتا۔ جب آپ کو قتل کرنے لے کر چلے تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو پھر آپ نے نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کی تعداد کم کر اور ان کو قتل کر اور ان میں کوئی باقی نہ چھوڑ اور حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی کہ ان کی شہادت کے واقعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع فرمایا اور قریش نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم پاک کے ٹکڑے کریں اور اس طرح اپنے بغض وعناد کی آگ کو ٹھنڈا کریں اس لئے کہ حضرت سیدنا خبیب و حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہما نے میدان بدر میں بڑی داد شجاعت دی اور بڑے بڑے سرداروں، بہادروں کا قتل فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے زنبور (برّوں) کو بھیج دیا برّوں نے بادل کی طرح آپ کو چھالیا اور آپ کے جسم کی حفاظت کی اور قریشی بہادروں کو آپ کے جسم تک پہونچنے تک نہ دیا۔

دیگر

یعنی بیہقی اور ابو نعیم نے بھی موسیٰ بن عقبہ اور عروہ کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کر دعا کی اے اللہ! اس وقت میرے پاس کوئی قاصد نہیں کہ جس کے ذریعہ تیرے عظمت والے رسول کی بارگاہ میں سلام نیاز کا تحفہ پیش کروں پس تو میرا سلام اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچا تو حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام دربار نبوی میں باریاب ہوئے اور حضرت خبیب کا سلام عرض کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب سلام میں وعلیکم السلام فرمایا اور ارشاد فرمایا خبیب کو قریش نے شہید کردیا۔

دیگر

عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جب ہذیل نے حضرت عاصم بن ثابت

رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس نے ارادہ کیا کہ آپ کا سر اقدس جدا کروں تا کہ سلاخہ بنت سعد کے ہاتھ سر بیچوں کیونکہ سلاخہ نے نذر مانی تھی جس وقت جنگ احد میں اس کے بیٹے مارے گئے تھے کہ اگر سلاخہ کو قدرت ملی تو ضرور ضرور حضرت عاصم کے کاسۂ سر میں شراب پیئے گی۔ تو برّ وں (بھڑوں) نے آکر ہذیل کو آپ کا سر جدا کرنے سے باز رکھا اور جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ہذیل کے درمیان برّیں حائل ہو گئیں۔ تو کافر بولے ان کو رہنے دو شام ہو گی تو برّیں چلی جائیں گی پھر ہم سر لے لیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو بھیجا وہ حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم اقدس کو لے گیا کیونکہ سیدنا عاصم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ نہ کبھی وہ مشرک کو چھوئیں اور نہ مشرک ان کو چھوئے تو اللہ تعالیٰ نے بعد وفات بھی ان کو اس چیز سے بچایا جس سے زندگی بھر باز رکھا تھا۔

دیگر

حضرت سیدنا بریدہ بن سفیان اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو بھیجا پھر وہی سبب بیان کیا جو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہوا۔ اور اس میں اتنا زائد ہے کہ ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کا سر مبارک جدا کر کے سلاخہ کے پاس لے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے برّ وں کا جتھا بھیج دیا جس نے حضرت عاصم کے جسم کی حفاظت کی اور کفار آپ کے سر اقدس کو جدا نہ کر سکے اور حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ ہے کہ آپ نے دعا کی اے اللہ! میرے پاس کوئی قاصد نہیں کہ تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اس کے معرفت سلام نیاز عرض کروں پس تو کرم فرما اور میرا سلام اپنے پیارے رسول کو پہونچا۔

Scanned with CamScanner

حضرات صحابہ کرام خیال فرماتے ہیں کہ اسی وقت آقائے کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعلیکم السلام فرمایا جاں نثاروں نے عرض کی یارسول اللہ! کون ہے جسے حضور والا جواب سلام سے مشرف فرمارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا تمہارے بھائی خبیب شہید کئے گئے اور جب تیر باراں کے لئے حضرت خبیب کو لکڑیوں پر بلند کیا گیا تو آپ دعا میں مشغول ہو گئے ایک شخص کا بیان ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ آپ دعا کررہے ہیں تو میں خوف زدہ ہو کر زمین سے چمٹ گیا کہ عذاب نہ نازل ہو پھر سال نہ گزرنے پایا کہ وہ سارے قاتلین ہلاک ہوئے سوائے اس شخص کے جو زمین سے چمٹ گیا تھا۔

دیگر

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد نے بیان کیا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خبیب کی نعش لانے کے لئے تنہا مجھے بھیجا میں اس لکڑی تک پہونچا جس میں حضرت خبیب کا جسم پاک لٹکا ہوا تھا۔ میں اس پر چڑھا اور میں نے رسی کاٹ دی تو آپ کا جسم پاک زمین پر آگیا۔ میں ذرا دیر کو ہٹ گیا پھر دیکھا تو حضرت خبیب کا جسم پاک نہ تھا۔ گویا زمین نے نگل لیا۔

دیگر

کتاب اللطائف میں ضحاک سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مقداد و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی نعش پاک لانے کو بھیجا وہ دونوں حضرات تنعیم تک گئے تو حضرت خبیب کے جسم کی نگہبانی کو چالیس آدمی سوتے پائے دونوں صاحبان نے آپ کے جسم کو اتارا۔ حضرت سیدنا زبیر نے اپنے گھوڑے پر رکھ لیا۔ جسم پاک اب تک تروتازہ، نرم و نازک تھا کچھ بھی تغیر نہ ہوا تھا۔ اتنے میں وہ مشرکین

Scanned with CamScanner

نگہبان ہوشیار ہوئے اور حملہ کو بڑھے تو حضرت سیدنا زبیر نے آپ کے جسم کو زمین پر رکھا اور مقابلہ کرنا چاہا۔ زمین نے حضرت خبیب کے جسم کو نگل لیا۔ پس حضرت خبیب کا بلیغ الارض لقب ہو گیا۔

حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بہترین آواز سے قرآن عظیم کی تلاوت فرماتے۔ فرماتے ہیں ایک رات میں سورہ بقر کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا ابھڑ کا اور میرا بیٹا یحیٰی بچہ تھا وہ میرے قریب سو رہا تھا تو گھوڑا چمکنے لگا میں کھڑا ہوا اور اس وقت میرے پاس میرے بیٹے کے سوا کوئی نہ تھا پھر دوبارہ میں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر ایسا ہی ہوا۔ پھر میں کھڑا ہو گیا اور سہ بارہ تلاوت شروع کی تو پھر ایسا ہی ہوا۔ تو میں نے اوپر سر اٹھایا تو دیکھا کہ کوئی چیز ہے چراغوں کی طرح آسمان سے آ رہی ہے اب مجھے خوف ہوا اور میں چپ ہو گیا۔ صبح دربار نبوی میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔ ارشاد فرمایا وہ فرشتے تھے تمہاری خوش الحانی کی وجہ سے نزدیک آئے تھے۔ اگر تم صبح تک پڑھتے تو صبح لوگ فرشتوں کا دیدار کرتے رضی اللہ عنہ۔

حضرت عباد بن بشر و حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عباد بن بشر اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اپنی کسی حاجت سے حاضر رہے یہاں تک کہ رات بہت گزر گئی اور رات بہت اندھیری تھی۔ جب یہ دونوں صاحب اجازت لے کر رخصت ہوئے تو ایک صاحب کا عصا روشن ہو گیا جس کی روشنی میں دونوں چلتے رہے اور جب دونوں کا رستہ جدا ہوا تو دوسرے صاحب کا عصا بھی روشن ہو گیا اور ہر ایک اپنے عصا کی روشنی میں اپنے گھر پہونچ گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو صاحب حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Scanned with CamScanner

کی بارگاہ اقدس سے رخصت ہوئے اس وقت اندھیری رات تھی تو ان دونوں صاحبان کے آگے دو چراغوں کے مثل روشنی جا رہی تھی اور جب ان دونوں کے راستے جدا ہوئے تو ایک ایک روشنی ہر ایک کے ساتھ ہوگئی یہاں تک کہ اپنے اپنے گھر پہونچ گئے۔

حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد کے روز مجھ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ میں سعید بن ربیع رضی اللہ عنہ کو تلاش کروں اور ملیں تو ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہونچاؤں اور کہوں کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں تو میں ان تک پہونچا وہ نزع کی حالت میں تھے اور ان کو نیزے اور تلوار اور تیروں کے ستر زخم لگے تھے اسی حال میں، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام وسلام ان کو پہونچایا تو حضرت سعید نے فرمایا عرض کرنا یارسول اللہ! میں خود کو جنتی ہواؤں میں پاتا ہوں اور میرے قبیلہ انصار سے کہا کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی عذر نہیں ہے اگر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منھ پھیرا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا انس بن النضر رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے چچا حضرت سیدنا انس بن النضر رضی اللہ عنہ نے جنگ احد میں فرمایا خدا کی قسم یقیناً میں جنت کی خوشبو احد کے قریب پا رہا ہوں اور بیشک وہ جنت کی ہی خوشبو ہے پھر آپ جنگ احد میں شہید ہو گئے۔

سیدنا حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ عنہ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد کے دن ارشاد فرمایا بیشک حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا تم لوگ ان کے گھر والوں سے ان کا حال معلوم کرو۔ تو ان کی اہلیہ محترمہ سے پوچھا گیا انھوں نے بتایا کہ منادی جہاد کی آواز سن کر حضرت حنظلہ شوق شہادت میں اس قدر وارفتہ ہوئے کہ غسل کرنا یاد نہ رہا حالت جنابت میں ہی چلے گئے۔ حضور عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ کو غسل دیا۔

دیگر

ابن سعد نے ہشام بن عروہ کے طریق سے ان لفظوں میں روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ زمین وآسمان کے درمیان حنظلہ کو غسل دیتے تھے۔ حضرت ابو اسید ساعدی فرماتے ہیں یہ ارشاد والا سن کر میں حنظلہ کی زیارت کرنے گیا تو میں نے آپ کا دیدار اس حال میں کیا کہ آپ کے سر اقدس سے پانی ٹپک رہا تھا۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنے باغ سے پھل توڑوانا چاہا اس میں رات ہوگئی تو میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس گیا تو قبر سے بہترین قرأت سے قرآن عظیم تلاوت کرنے کی آواز سنی کہ ایسی قرأت میں نے نہ سنی تھی پھر میں دربار رسول میں حاضر ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ عرض کیا ارشاد فرمایا وہ عبد اللہ کے قرأت کی آواز تھی کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ شہداء کی روحیں قبض کرنے کے بعد زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں انھیں جگہ عطا فرماتا ہے پھر وہ قندیلیں جنت کے درمیان لٹکائی جاتی ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو وہ روحیں اپنے جسموں میں واپس آتی ہیں اور قبر میں صبح تک رہتی ہیں پھر وہ روحیں انہیں قندیلوں میں واپس جاتی ہیں۔

دیگر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی نامعلوم قبر پر خیمہ نصب کیا۔ ناگاہ اس میں سے کسی پڑھنے والے کی آواز آئی کہ وہ سورۂ ملک تلاوت کر رہا تھا یہاں تک کہ اس نے سورت ختم کی تو وہ دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جہنم سے دور کی ہوئی روح ہے وہ نجات یافتہ روح ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا۔

حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب وہ حضرات شہید ہو گئے جو بیر معونہ کو گئے تھے اور حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید ہو گئے تو عامر بن طفیل نے ان سے کہا یہ کون ہے؟ اور شہداء کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں۔ پھر کہا میں نے ان کو شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں نے ان کو آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا۔ پھر زمین پر رکھ دئے گئے پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی۔ اور ارشاد فرمایا یقیناً تمہارے ساتھ والے شہید ہو گئے اس حال میں کہ انھوں نے اپنے رب سے دعا کی، اے ہمارے رب! ہمارے بھائیوں کو خبر پہونچا دے کہ یقیناً ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو اپنے کرم سے ہم سے راضی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ان کو خبر دی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مختصر لشکر روانہ فرمایا پھر کچھ روز بعد حضور والا نے ہم میں قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا تمہارے بھائیوں کو مشرکین نے شہید کر دیا ان میں

Scanned with CamScanner

سے کوئی نہ بچا اور انھوں نے آخر وقت دعا مانگی اے ہمارے رب! ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر پہونچا دے کہ یقیناً ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو اپنے کرم سے ہم سے راضی ہوا تو میں ان کا پیغام تم کو پہونچا رہا ہوں۔

دیگر

امام واقدی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مصعب بن ثابت نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے۔ حضرت عروہ نے فرمایا اور اسی روایت میں کہا کہ عامر بن طفیل نے حضرت عمرو بن امیہ سے کہا کیا تم اپنے آپ کو پہچانتے ہو؟ حضرت عمرو نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ کو لے کر وہ مقتولوں میں گھومتا اور ہر ایک کا سبب معلوم کرتا پھر اس نے کہا کیا تم اپنے کسی ساتھی کو ان میں بھی نہیں پاتے ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا ہاں۔ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ کو نہیں پایا۔ عامر بن طفیل نے کہا وہ تم میں کس مرتبہ کے تھے؟ حضرت عمرو نے فرمایا وہ ہم میں بڑی فضیلت والے تھے۔ تو عامر بن طفیل نے کہا میں ان کے متعلق تم کو خبر دوں۔ جب ان کو نیزہ لگا تو وہ آسمان کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خدا کی قسم وہ میری نگاہ سے چھپ گئے۔ جبار بن سلمٰی کلابی نے آپ کو شہید کیا اور جب اس کے نیزے کا زخم کاری آپ کو لگا اس وقت آپ نے فرمایا فُزت واللہ۔ خدا کی قسم میں نے اپنا مقصود پا لیا پھر میں ضحاک بن سفیان کے پاس آیا اور ضحاک کو کل کا واقعہ سنایا۔ اور میں مسلمان ہو گیا اور مجھے اسلام کی دعوت دینے والا حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا یہی واقعہ ہے۔

سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت عامر بن فہیرہ آسمان کی جانب اٹھائے گئے پھر ان کا جسم پاک کسی کو نہ ملا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا جندب بن مکیث جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مختصر لشکر میں حضرت غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور میں بھی اس لشکر میں موجود تھا اور حضور والا نے ہم کو حکم فرمایا کہ بنی ملوح پر چڑھائی کریں۔ چنانچہ ہم نے چڑھائی کی اور ان کے جانور ہکا دیئے تو ان کی قوم کا منادی آیا اور پکارا کہ وہ لوگ بھاگ گئے پھر ہم لوگ بھی ان کے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ ہم ان کو پا گئے اور دیکھا ہم نے کہ ہمارے اور ان کے درمیان صرف ایک وادی تھی اور ہم وادی کے اس کنارے تھے یکایک اللہ تعالیٰ نے پانی کا سیلاب بھیج دیا کہ دونوں کنارے پانی سے بھر گئے حالانکہ خدا کی قسم نہ اس روز بادل تھے نہ بارش تھی اور سیلاب اتنا بڑھا کہ اسے عبور کرنا ان کی طاقت سے باہر ہو گیا۔ قسم خدا کی میں نے انھیں دیکھا کہ پانی میں کھڑے ہوئے ہمیں تکتے تھے اور ہم کنارے اونچی جگہ پر سیلاب سے محفوظ تھے اسی حال میں دیکھتے دیکھتے ڈوبنے لگے اور ہم تک نہ پہونچ سکے۔

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو سریہ بحری پر عامل بنایا۔ کشتی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے رات میں کشتی چل رہی تھی ناگاہ آسمان کی جانب سے ایک منادی کے ندا کی آواز سنی کہ کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ اللہ نے جو حکم فرمایا ہے جو شخص اللہ کے لئے جہاد میں پیاسا رہے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو سیراب فرمائے گا۔

حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن حرمل رضی اللہ عنہ نے فرمایا حرہ سے آگ نے خروج کیا تو حضرت

Scanned with CamScanner

سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا چلئے پہلے اس آگ کو دفع کریئے۔ پس حضرت تمیم داری آپ کے ساتھ ہوئے اور میں بھی دونوں حضرات کے پیچھے چلا۔ یہ دونوں حضرات آگ کے قریب پہونچے تو حضرت تمیم داری اپنے ہاتھ سے آگ کو ہنکانے لگے اور آگ واپس بھاگنے لگی یہاں تک کہ آگ بھاگتے بھاگتے گھاٹی میں داخل ہوگئی اور حضرت تمیم داری اس کے پیچھے گھاٹی میں گئے۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھنے والے کی طرح نہ دیکھنے والا نہیں ہوسکتا تین بار یہی فرمایا۔

حضرت سیدنا ابو درداء و حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہما

حضرت ابودرداء اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما ایک برتن میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بیک وقت وہ برتن اور جو اس میں کھانا تھا سب تسبیح کرنے لگا۔

حضرت سلمان و حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما دونوں کی ایک بار ملاقات ہوئی تو ہر ایک نے دوسرے سے فرمایا کہ اگر آپ مجھ سے پہلے وصال فرمائیں تو مجھے خبر دیں کہ کیا گزری تو انھوں نے کہا کیا زندے مردوں سے ملاقات کرتے ہیں تو دوسرے صاحب نے جواب دیا ہاں ایمان والوں کی روحیں جنت میں رہتی ہیں اور جہاں چاہیں جاتی ہیں اس کا اگلا حصہ دوسری روایت میں ہے کہ اس اقرار کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے خواب میں ملاقات کرکے خبر دی۔

Scanned with CamScanner

اور شواہد النبوۃ میں ہے: سعید بن مسیب نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے فرمایا ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا اے بھائی! ہم دونوں میں جو پہلے وفات پائے وہ دوسرے دن اپنے بھائی کو خواب میں آکر اپنا حال بتائے۔ تو میں نے کہا ایسا ہو سکتا ہے کیا وفات یافتہ کو اختیار ہے کہ زندوں کے خواب میں آئے۔ حضرت سلمان نے فرمایا ہاں ایمان والوں کی روحیں سیر کناں ہوتی ہیں جہاں چاہیں وہاں سیر کریں۔ اور کافروں کی روحیں سجین میں مقید ہوتی ہیں۔ اس کے کچھ دن بعد حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ ایک دن دو پہر کو قیلولہ کو لیٹا جب سو گیا تو دیکھا کہ حضرت سلمان تشریف لائے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے ابو عبد اللہ تم نے اپنی خواب گاہ کیسی پائی انھوں نے فرمایا بہت اچھی اور آپ توکل کو لازم پکڑیں۔ توکل بہت اچھی چیز ہے تین بار یہی فرمایا۔

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے متعلق محدثین کرام میں مشہور و معروف حدیثیں ہیں کہ آپ فرشتوں کی تسبیح سنتے تھے آپ نے کئی سے داغ کر علاج کرایا تو تسبیح سننا بند ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور دوبارہ آپ فرشتوں کی تسبیح سننے لگے۔

دیگر

یحییٰ بن اثیر نے اسد الغابہ میں اپنی سند سے روایت کی کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی سے داغ کر علاج سے منع فرمایا۔ حضرت سیدنا عمران فرماتے ہیں اس کے بعد ہم کو کئی سے داغنے کے علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت سیدنا عمران کو ان کی بیماری کے زمانہ میں فرشتے سلام کرتے تھے جب آپ نے کئی سے داغ کرایا تو فرشتوں کا سلام کرنا

بند ہو گیا کچھ روز بعد اللہ تعالیٰ کے کرم سے دوبارہ آپ فرشتوں کا سلام سننے لگے آپ کا حال یہ تھا کہ مرض استقاء بہت شدید تھا اور صابر وشاکر تھے شکم چاک کر کے چربی نکالی گئی اور چار پائی میں سوراخ کر دیا گیا۔ اسی حال میں تیس برس رہے ایک روز ایک شخص آپ کی عیادت کو آیا اور کہنے لگا اے ابونجید! تمہارے مرض کی شدت مجھے آنے سے روکتی ہے آپ نے فرمایا تم یہاں نہ بیٹھو جاؤ۔ خدا کی قسم مجھے تو وہی پسند ہے جو میرے رب کو پسند ہے۔

حضرت سیدنا سفینہ غلام رسول اللہ ﷺ

اسد الغابہ میں محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ جو غلام حضور تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا میں کشتی میں سوار ہو کر سفر کر رہا تھا کہ کشتی ٹوٹ گئی اور میں اس کے ایک تختہ پر بیٹھ گیا۔ وہ تختہ بہتے بہتے ایک کنارے جالگا میں وہاں اتر گیا تو چلتے چلتے ایک شیر سامنے آ گیا میں نے شیر سے فرمایا اے ابوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں میرا نام سفینہ ہے یہ سنتے ہی شیر نے سر جھکا دیا اور میرے قریب آ کر اپنے پہلو اور بازو سے مجھ کو ہٹانے لگا یہاں تک کہ مجھ کو راستہ پر پہونچا دیا۔ جب میں راستہ پر پہونچ گیا تو وہ شیر رک کر ڈونکنے لگا میں نے سمجھا کہ مجھے رخصت کر رہا ہے پھر وہ جنگل میں چلا گیا۔

اور شرح السنہ میں ابن منکدر سے بالفاظ مختلفہ روایت آئی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غلامان رسول کو درندے بھی پہچانتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتے ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ فجر کے وقت کا اندازہ کیا کرتے اور کبھی ان کا قیاس غلط نہ ہوا حالانکہ

آپ ظاہری آنکھوں سے معذور تھے اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذنوں میں تھے۔

حضرت سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ

انیس الجلیس میں امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت جلیلہ بہت ہی عجیب وغریب ہے حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی ایک عمدہ قیمتی زرہ تھی جس کو آپ غزوات میں پہنا کرتے تھے۔ مسیلمہ کذاب پر جو جہاد ہوا اس میں آپ شہید ہوئے جب اسلامی لشکر بفتح وظفر میدان جنگ سے واپس ہوا تو ایک صاحب کو حضرت ثابت کی تلاش میں بھیجا جب وہ میدان جنگ میں پہونچے تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو فرش خاک پر شہید پایا اور آپ کے خون سے مشک کی خوشبو پھیل رہی تھی انھوں نے آپ کی عمدہ زرہ دیکھی تو خیال ہوا کہ یہ جہادوں میں کام آئے گی تو زرہ اتار لی اور اس کو لشکر کے آگ کی جگہ دفن کر دیا اور کچھ پہچان کر دی اور آپ کی شہادت کی خبر دی اس کے بعد اسلامی لشکر کے ایک صاحب اوہان نامی نے خواب میں حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اے اوہان! خدا کے لئے میری وصیت سنو اور میری حاجت رفع کراؤ۔ فلاں صاحب نے میری زرہ اتار کر فلاں جگہ دفن کی ہے (علامہ شرف الدین سمرقندی نے فرمایا کہ ان صحابی کا نام لینا جائز نہیں) پھر حضرت ثابت نے فرمایا اے اوہان! جب تم نیند سے ہوشیار ہو تو فلاں خیمے کے پاس جاؤ۔

تو خیمہ کے سامنے ایک گھوڑا ایسی ایسی علامت کا بندھا ہے پھر وہیں وہ جگہ ڈھونڈھو جہاں لشکر نے آگ جلائی تھی اس کو راکھ سے پہچانو اور وہیں کھود کر میری زرہ نکالو اگر وہ صاحب کہیں کہ کیا کر رہے ہو تو کہہ دو ثابت بن قیس بن شماس کی زرہ نکال رہا ہوں کہ اس کو امیر المومنین

Scanned with CamScanner

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤں گا تو حضرت اوہان جب نیند سے ہوشیار ہوئے خیال کیا کہ جو خواب دیکھا یہ ایسا ہی خیال ہوگا پھر خیال ہوا ممکن ہے سچا خواب ہو تو اٹھے اور اس خیمہ کی تلاش میں نکلے تو وہ خیمہ مل گیا اور اس کے آگے اسی بتائی ہوئی علامت کا گھوڑا بھی بندھا ملا آگ اور راکھ کی جگہ بھی ملی پس اس کو کھودا اور زرہ نکالی تو ان صاحب نے کہا کیا کر رہے ہو اے اوہان! انھوں نے جواب دیا ثابت بن قیس کی زرہ نکال کر امیر المومنین کے پاس لے جاؤں گا تم بھی اس بات پر راضی ہو جاؤ اور اس کام کا مجھے حکم ہوا ہے پھر وہ زرہ لے کر امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ثابت کا سلام پہونچا کر زرہ پیش کی اور اپنا خواب بیان کیا کہ حضرت ثابت کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں یہ میری زرہ لے کر امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو اور میرا سلام عرض کرو اور میری جانب سے عرض کروائے امیر المومنین خدا کے لئے میری وصیت پوری کیجئے اور وہ یہ ہے کہ فلاں شخص کا مجھ پر اتنا قرض ہے لہٰذا میری اس زرہ کو فروخت کر کے وہ قرض ادا کریں اور جو رقم بچے وہ فقراء و مساکین کو دیدیں جب حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان کو یہ خواب سنایا اور زرہ دکھائی اور سب کے اتفاق سے حضرت ثابت کی وصیت پر عمل کیا چار سو درہم میں زرہ کو فروخت کر کے حضرت ثابت کا قرض ادا کیا اور باقی فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ فرما دیا تو اسی رات اوہان نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اس حال میں کہ جنت کے محل میں بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ایک محل سامنے ہے تو آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے اوہان! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے کہ یقیناً میری وصیت نافذ ہونے کا سبب تم ہی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دو شہر عطا فرمائے ایک میری شہادت کے صلہ میں اور دوسرا اس صدقہ کے ثواب میں جو وصیت کے نفاذ میں ہوا۔

Scanned with CamScanner

ف:۔ معلوم ہوا کہ محبوبان خدا کو دنیا کے حالات کی خبریں بعد وصال بھی رہتی ہیں۔ اسی روایت میں دیکھئے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کیا کیا چیز بتائی۔ زرہ کا اتارنا اس کو دفن کرنا اس کی جگہ بتانا اور اس کا پورا پتہ کہ خیمہ ہے اس کے آگے گھوڑا بندھا ہے اور وہ گھوڑا ان ان علامت والا ہے اور آگ کی جگہ راکھ کا ڈھیر ہے اور اپنا قرض بتایا اور جن کے خواب میں آئے ان کا نام لیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کے لئے صدقہ خیرات کرنے کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اور فائدہ ہوتا اور درجات میں ترقی ہوتی اور نزول رحمت الٰہی ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو میری قوم میں دعوت اسلام کے لئے بھیجا تو میں اپنی قوم میں ایسے وقت پہونچا کہ وہ لوگ خون کھا رہے تھے ان لوگوں نے کہا آؤ کھاؤ میں نے فرمایا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اس کے کھانے سے تم کو منع کروں تو ان لوگوں نے میری مسخری (ہنسی) کی اور مجھ کو جھٹلایا اور اپنے پاس سے مجھے ہٹا دیا اس وقت مجھے بھوک اور پیاس تھی اور سفر کی تھکان بھی تھی میں لیٹ گیا تو نیند آگئی۔ خواب میں ایک آنے والا میرے پاس آیا اور ایک برتن دودھ سے لبریز مجھے دیا میں نے وہ برتن لے کر دودھ پیا اور خوب شکم سیر ہو گیا اور اتنی تازگی مجھ میں آئی کہ میرا پیٹ خوب تن گیا۔ ادھر قوم میں بعض نے بعض سے کہا تمہارے پاس تمہاری قوم کا عزت والا شخص آیا اور تم نے اسے ٹھہرایا بھی نہیں حالانکہ وہ مسافر ہے جلد اس کے پاس جاؤ اور اسے کھانا پانی کھلاؤ پلاؤ اور جو اس کی خواہش ہو مہیا کرو پس وہ لوگ میرے پاس کھانا وغیرہ لے کر آئے اور مجھے جگا کر کھانے کو کہا میں نے کہا مجھے اس کی کچھ خواہش نہیں تو وہ بولے ہم نے تم کو دیکھا ہے بھوکے پیاسے سفر کر کے آئے ہو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلا پلا دیا خوب سیر ہو چکا۔ پھر میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا تو وہ مسلمان ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

دیگر

اور ابن عساکر کے بعض طرق میں ہے کہ میں نے وہاں پہونچ کران کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے انکار کیا۔ میں نے ان سے کہا تمہیں ہلا کی ہو مجھے پانی دو بہت پیاسا ہوں۔ وہ بولے نہیں تم کو پیاسا ہی رکھیں گے یہاں تک کہ پیاسے مر جاؤ تو مجھ کو غصہ آیا اور اپنی عبا میں سر چھپالیا اور اسی تیز گرمی میں لیٹ گیا۔ نیند آ گئی تو میرے خواب میں ایک آنے والا آیا اور شیشہ کا پیالہ بہت خوبصورت دیا کہ لوگوں نے اس جیسا نہ دیکھا اور اس میں شربت اتنا لذیذ کہ اس سے زیادہ لذیذ کسی نے نہیں چکھا تو میں نے اس شربت کو پیا اور جب میں پی چکا تو جاگ گیا پھر خدا کی قسم اس کے پینے کے بعد نہ کبھی میں بھوکا ہوا اور نہ کبھی پیاسا ہوا۔

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انیس الجلیس میں حضرت امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

ابو جہل کا ایک حسین لڑکا تھا جس کا نام عکرمہ تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھاگتا رہتا کہ مسلمان نہ ہونا پڑے ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا اور پہچانا تو ارشاد فرمایا اے عکرمہ! اس حسن و جمال کے ساتھ اگر تو مسلمان ہو جائے تو جنتی ہو جائے گا۔ تو عکرمہ بھاگا یہاں تک کہ مکہ معظمہ سے باہر نکل گیا اور بولا کاش میں مر جاؤں اور حضور محمد رسول اللہ کا چہرہ نہ دیکھوں پھر بت خانہ میں گیا اور ڈنڈوت کی اور بڑے بتوں سے کہا اے میرے خداؤ! میری روح قبض کر لو تا کہ میں محمد کو نہ دیکھوں۔ تو بڑے بت کے پیٹ سے آواز آئی کہ بیشک حضور والا نے تیرے مسلمان ہونے پر توجہ فرمائی ہے اور تجھے مسلمان ہونا ہی ہے اب تو اسلام سے بچ نہیں سکتا۔ عکرمہ نے جب بت سے یہ سنا تو مسلمان ہونے سے ڈرا اور سوچ میں پڑ گیا پھر مکہ معظمہ سے سمندر کی طرف چل دیا اور سمندر کے کنارے پہونچ کر بولا کہ خودکشی کر لوں اور

Scanned with CamScanner

مسلمان نہ بنوں پس خود کو سمندر میں گرا دیا تو غوطہ لگا اور پھر پانی پر تیر نے لگا اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے پانی نے اس کو کچھ نقصان نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک کشتی آئی کشتی والوں نے اس کو دیکھا تو ملاحوں نے اسے کشتی میں لے لیا اور اس سے کہا تو کون ہے بولا ابو جہل کا بیٹا عکرمہ ہوں تو انھوں نے پہچانا اور افسوس کیا پھر کہا کہاں جاتے ہوئے سمندر میں گرے؟ عکرمہ نے کہا میں خود کشی کو سمندر میں خود گرا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے مسلمان کرنا چاہتے ہیں اور روز نئے جادو کرتے ہیں اور ہمارا دین بدلنا اور باطل کرنا چاہتے ہیں تو میں نے خود کشی کا ارادہ کیا کہ اپنے دین پر مر جاؤں پھر کشتی میں ایک طرف بیٹھ کر اپنے معاملہ میں غور کرنے لگا۔ اس کشتی میں ایک مسلمان سوداگر بھی تھا جن کے ساتھ ان کا نو عمر بچہ تھا جو قرآن عظیم حفظ کر رہا تھا اس کے ہاتھ میں ایک تختی تھی اس میں یہ آیت لکھی ہوئی تھی اور وہ بچہ یاد کرنے کو بلند آواز سے یہ آیت پڑھ رہا تھا " یا ایھاا لنبی حسبك الله و من اتبعك من المؤ منین " عکرمہ نے جب یہ سنا تو اس نے بچہ سے کہا اے بچہ! یہ کیا پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا یہ قرآن ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ یہ سن کر عکرمہ کا دل اس کی طرف مائل ہوا اور کہا اگر قرآن یہ ہے تو مجھ کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بھاگنا درست نہیں کیونکہ اس کو سنتے ہی میرا دل نرم ہو گیا ہے اور میری روح اس پر مائل ہو گئی ہے پھر عکرمہ نے ملاح سے کہا کشتی واپس کرو میں واپس جاؤں اور حضور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضری دوں اور تم کو دس اشرفی دوں گا۔ ملاح نے کہا دس اشرفی کے لئے میں کشتی واپس نہ کروں گا تو عکرمہ نے بیس اشرفی کہا۔ بڑھاتے بڑھاتے ایک ہزار اشرفی پر ملاح راضی ہوا عکرمہ نے کمر سے کھول کر ایک ہزار اشرفی جو اس کے پاس تھیں ملاح کو دے دیں ملاح نے کشتی لوٹائی اور ایسے ساحل پر عکرمہ کو اتار دیا کہ وہاں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تک دس دن کی راہ تھی لیکن سرکار دو عالم کے کرم سے عکرمہ نے اس راستہ کو آدھے دن میں طے کیا اور عصر کے وقت حاضر بارگاہ نبوی ہوئے۔ ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے "و لقد کنتم تمنو ن المو ت من قبل ان تلقو ہ فقد ر أیتمو ہ و انتم تنظرو ن " یعنی اے پیارے محبوب ابو جہل وغیرہ سے فرمادو کہ یہ دین اسلام میں داخل ہونے کے خطرہ سے موت کی تمنا کرتے تھے کہ آپ کو نہ دیکھیں اور اس خطاب سے مراد عکرمہ ہیں کہ وہ آپ کے دیکھنے سے موت کی تمنا کرتے تھے اور اب تم نے دیکھ لیا اور نظریں جمائے ہو اور اے محبوب! کفار سے فرمادو کہ اگر تم سے ہو سکے تو عکرمہ کو ہم سے روک لو۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو بھیجا آپ نے کفار کو جمع کیا۔ ابو جہل بھی تھا پھر آپ نے یہ پڑھ کر اس کی تفسیر بیان فرمائی اور حضرت سیدنا جبرئیل نے عرض کی یارسول اللہ! عکرمہ مسلمان ہونے آرہے ہیں اور دو آدمی اور بھی ہیں۔ اور اب قریب آگئے ہیں حضور اقدس خوشی میں صحابہ کرام کے ساتھ استقبال کو چلے۔ ابو جہل آپ سے پہلے اپنے لشکر کے ساتھ چلا تھا جب عکرمہ نے ابو جہل کو دیکھا تو اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے ابو جہل بولا بیٹا کہاں جاتے ہو؟ عکرمہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ ابو جہل بولا اس جادوگر کے پاس جاتا ہے؟ عکرمہ نے کہا "و ما محمد الا رسو ل " وہ جادوگر نہیں اللہ کے رسول ہیں۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدموں میں گر گئے اور ان کے دونوں ساتھی بھی اور کلمہ شریف پڑھا۔

حضرت سیدنا ذویب بن کلاب رضی اللہ عنہ

حضرت ابن لہیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور صنعا پر قابض ہوا تو حضرت سیدنا ذویب بن کلاب رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا کیوں کہ آپ مسلمان ہو چکے تھے۔ تو آگ نے آپ کو کچھ نقصان نہ پہونچایا۔ حضور رحمۃ للعالمین

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے مجمع میں اس کو بیان فرمایا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے لئے حمد ہے جس نے ہم میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مظہر پیدا فرمائے۔

حضرت سیدنا ذویب بن کلاب ربیعہ خولانی رضی اللہ عنہ

یہ حضرت ذویب صاحبزادے ہیں کلاب بن ربیعہ خولانی کے جو یمن والوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ابن عساکر نے ابو بشیر جعفر بن ابو وحشیہ سے روایت کی کہ خولان کے ایک شخص نے اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے اسلام سے پھیرنے کا ارادہ کیا جب نہ پھرے تو ان کو آگ میں ڈال دیا مگر آگ نے ان کو بالکل نہ جلایا۔ پھر وہ خولانی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا میرے لئے مغفرت کی دعا کرو خولانی صاحب نے عرض کی آپ زیادہ حق دار ہیں آپ دعا کریں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر نے فرمایا تم کو آگ میں ڈالا گیا اور تم نہ جلے تو انھوں نے دعائے مغفرت کی اس کے بعد وہ خولانی ملک شام چلے گئے تو شام کے مسلمان ان خولانی صاحب کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرتوَ کہتے تھے۔

حضرت سیدنا نعمان کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہما

انیس الجلیس میں امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں ایک صاحب فقیہ تھے جن کا نام نعمان تھا ان کی بیوی بہت نیک بخت اور خاوند کی خدمت گذار اطاعت شعار تھیں۔ جب تک وہ اپنے شوہر سے یہ سن نہ لیتیں کہ وہ ان سے راضی ہے نماز نہ پڑھتیں یہ دونوں صاحب اتنے مفلس تھے کہ ایک چادر یا کرتے کے سوا ان کے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا جب ان میں سے ایک نماز پڑھ لیتا تو دوسرے کو وہ کپڑا دیتا

اور وہ نماز پڑھتا۔ ایک جمعہ کو وہ قمیص پہن کر حضرت نعمان جمعہ ادا کرنے گئے ان کی بیوی نے آگ سلگائی تا کہ پڑوسی یہ نہ سمجھیں کہ ان کے گھر میں فاقہ ہے پھر وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا کی اے اللہ! اگر تیرے حضور میں میری کچھ مرتبت ہے تو میرے خاوند سے روزی کا تردد اور فکر دور فرما اور بہت مال ان کو عطا فرما۔ اسی وقت روشن دان سے دو تھیلیاں اشرفیوں سے بھری ہوئی گریں اور کپڑوں کی دو گٹھریاں گریں۔ عورت نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ایک شخص روشن دان کے پاس کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ غم نہ کر اس کو لے لے اور آخرت میں تمہارے لئے بہت نعمتیں ہیں اور خدائے تعالیٰ کے حضور بہت ثواب ہے پھر اسی شخص نے عورت سے کہا کہ اٹھ اور کھونٹی کو حرکت دے عورت نے اٹھ کر کھونٹی کو حرکت دی تو اس میں سے آٹا نکلنے لگا اور اتنا جمع ہو گیا کہ گھر کا ایک کونہ بھر گیا عورت نے آٹا گوندھا اور بہت سی روٹیاں پکائیں اور جب ان کے شوہر نماز پڑھ کر آئے تو اپنی بیوی کو عجیب حال میں دیکھا کہ عمدہ لباس پہنے ہوئے ہے تو انھوں نے حال دریافت کیا۔ بیوی نے سارا واقعہ بیان کیا۔ خاوند سن کر بہت خوش ہوئے ان کے بعد جب ان کو آٹے کی ضرورت ہوتی تو کھونٹی کو ہلاتے آٹا نکل آتا اور کھونٹی کا منھ ایک پتھر سے بند تھا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد عورت نے کھونٹی کے پتھر کو نکالا کہ دیکھیں کہ ان میں کیا ہے تو وہاں کچھ نظر نہ آیا اس کے بعد کھونٹی ہلانے سے آٹا نہ نکلا تو ان دونوں کو حیرت ہوئی اور یہ صاحب بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم اگر وہ پتھر نہ اٹھاتی تو قیامت تک اس سے آٹا نکلتا رہتا پھر ایک مدت کے بعد ان کی بیوی کا انتقال ہوا خاوند ان کو قبلہ رو لٹا کر غسالہ کی تلاش میں گئے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ میت غسل و کفن دی ہوئی رکھی ہے انھوں نے منھ دیکھنے کو کھولا تو اس کی پیشانی پر یہ لکھا دیکھا کہ میں نے اپنے شوہر کے غسل کی خدمت نہیں چھوڑی جو خدا تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا ابوعیسیٰ بن جبر رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابوعیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور عشا کی نماز پڑھ کر اپنے گھر محلہ بنی حارثہ کو جایا کرتے ایک رات تاریکی چھائی ہوئی تھی اور بارش بھی ہو رہی تھی آپ عشا کی نماز پڑھ کر رخصت ہوئے تو آپ کا عصا منور ہو گیا یہاں تک کہ اس کی روشنی میں آپ گھر پہونچ گئے۔

حضرت سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی میں قبرستان گیا تو ایک قبر سے میں نے ضغطہ کی آواز سنی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے اس قبر میں ضغطہ قبر کی آواز سنی حضور اقدس واعلی نے ارشاد فرمایا اے یعلی! کیا واقعی تم نے ضغطہ کی آواز سنی؟ میں نے عرض کی جی حضور۔ ارشاد فرمایا اس قبر والے کو ایک چھوٹے گناہ میں عذاب ہو رہا ہے میں نے عرض کی کس گناہ میں عذاب ہے۔ ارشاد فرمایا چغل خوری اور پیشاب کر کے ٹھیک سے استنجا نہ کرنے میں۔

ف:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیع علم غیب کا بھی اظہار ہے۔

حضرت سیدنا حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفر میں ہم حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی میں تھے پھر اندھیری رات میں ہمارے راستہ جدا ہوئے تو میرے ہاتھ کی انگلیاں روشن ہو گئیں یہاں تک کہ اسی روشنی میں مسلمانوں نے مقتول کفار کا مال ومتاع جمع کیا اور میری انگلیاں نور بیزی کرتی رہیں۔

حضرت سیدنا علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ

جواہر البحار میں ہے: حضرت سیدنا علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ نے بحرین پر لشکر لے کر جہاد کیا ہے

Scanned with CamScanner

سمندر کو بغیر کسی کشتی کے پورے لشکر کے ساتھ عبور کیا اور نہ کوئی لشکری ڈوبا نہ کسی کی کوئی چیز ڈوبی۔

حضرت سیدتنا ام ایمن رضی اللہ عنہا

حضرت سیدتنا ام ایمن رضی اللہ عنہا نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور اس حال میں کہ آپ کے ساتھ کھانے پینے کا سامان کچھ نہ تھا جب آپ مقام روحا پہونچیں تو بہت سخت پیاس لگی فرماتی ہیں میں نے اپنے سر کے اوپر بہت تیز سرسراہٹ سنی تو دیکھا کہ تیزی کے ساتھ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا جس سے کوئی سفید چیز جھلک رہی ہے میں نے اس ڈول کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑا اور خوب سیر ہو کر پیا۔ فرماتی ہیں خدا کی قسم اس کے پینے کے بعد سخت گرمی میں روزہ رکھتی ہوں پھر اسی حال میں دھوپ میں پھرتی کام کاج کرتی ہوں کہ پیاس معلوم ہو لیکن پیاس نہیں لگتی یہ اسی پینے کی برکت ہے۔

دیگر

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ ہانڈی بھون رہے تھے تو حضرت سیدتنا ام ایمن رضی اللہ عنہا کے منہ پر گر پڑی۔ حضرت سیدتنا ام ایمن نے تسبیح پڑھی فوراً اچھا ہو گیا۔

حضرت سیدنا عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ عنہ

تاریخ کامل وغیرہ میں ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں آپ کے حکم سے مسلمانوں نے افریقہ پر جہاد کیا۔ اس اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت سیدنا عقبہ بن نافع فہری تھے فتوحات کے بعد حضرت عقبہ بن نافع کو ہی وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا حضرت عقبہ نے وہاں کے مسلمانوں ذمیوں اور مفتوحہ علاقہ کی حفاظت کے لئے مجاہدین کے رہنے کو چھاؤنی کے لئے جو جگہ فوجی لحاظ سے مناسب تجویز کی وہ ایک گھنا اور خطرناک جنگل تھا جس میں بیشمار درندے گزندے اور موذی جانور رہتے تھے بعض حضرات نے اس

خطرناک مقام کو دیکھتے ہوئے مخالفت کی مگر موقع محل کے لحاظ سے حضرت عقبہ نے اس کی خوبیاں بیان کیں۔لوگوں نے عرض کی حضور ان درندوں گزندوں میں آپ مسلمانوں کے رہنے کی کیسے تجویز کررہے ہیں آپ نے فرمایا یہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک آسان ہے پھر فرمایا آیئے سب کو لے کر اس پر ہیبت جنگل کے کنارے کھڑے ہوکر باآواز بلند حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اے جنگل کے درندوں! گزندو! موذی جانورو! یہاں سے چلے جاؤ نکل جاؤ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیازمند صحابہ ہیں اور یہاں رہنا قیام کرنا چاہتے ہیں۔لہٰذا تم یہاں سے بھاگ جاؤ اس جنگل کو خالی کردو اور آج کے اس اعلان کے بعد جس کو ہم یہاں پائیں گے قتل کردیں گے۔حضرت سیدنا عقبہ کے اس اعلان کے بعد حاضرین وصحابہ وتابعین لشکری اور بربری نومسلموں اور غیر مسلموں نے دیکھا کہ جنگل کے اژدھے، سانپ، بچھو، شیر، بگھیل، چیتے، بھیڑیئے جنگل سے بھاگے جارہے ہیں۔شیرنی چھوٹے بچوں کو منھ میں دبائے بھاگی جارہی ہے اور یہ موذی جانور کسی انسان کو ستائے بغیر بھاگ رہے ہیں اسی دن وہ سارا جنگل موذی جانوروں سے خالی ہوگیا یہ منظر دیکھ کر ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہوگئے اور وہیں اسلامی چھاؤنی بنی اور یہی مقام قیروان کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت سیدنا ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ

شواہد النبوۃ میں ہے: ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ صحابی جلیل ہیں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کمبل عطا فرمایا تھا۔لوگ آپ کے پاس آتے آپ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعا کرتے لوگ آپ کی دعا کا اثر اپنے میں پاتے آپ عسقلان میں تھے اور آپ کے صاحبزادے ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ ملک روم جہاد کو گئے تھے حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ روزانہ صبح کے وقت فجر کی نماز کے لئے عسقلان سے اپنے بیٹے کو بیدار کرتے آواز دیتے۔اے قرصافہ!

Scanned with CamScanner

نماز کا وقت ہو گیا نماز کو اٹھو۔ حضرت قرصافہ روم میں ان کی آواز سنتے اور جواب میں کہتے۔ اے ابا جان حاضر ہوں۔ حضرت قرصافہ کے ساتھی ان سے کہتے۔ کیا کہتے ہو تمہارے والد یہاں کہاں ہیں؟ حضرت قرصافہ فرماتے میں اپنے والد کو ہی جواب دیتا ہوں رب کعبہ کی قسم ہے کہ روزانہ فجر کی نماز کے لئے میرے والد بزرگوار مجھ کو آواز دے کر جگاتے ہیں اور وہ عسقلان میں ہیں۔

ف:۔ یہ صحابی کی شان ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں اس مرتبہ والے ہیں کہ عسقلان سے دیکھ رہے ہیں کہ ملک روم میں ان کے صاحبزادے فجر کی نماز کے لئے جاگے یا نہیں۔ عسقلان میں ہیں اور ملک روم ان کے سامنے ہے یعنی یہاں بھی حاضر ہیں وہاں بھی حاضر ہیں یہاں بھی ناظر ہیں وہاں بھی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

وسیلۃ النجاۃ میں ہے: روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آپ نے دعا کی اے خدا! میری ان روشن آنکھوں کو نابینا کر دے کہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے بغیر ان آنکھوں کو میں نہیں چاہتا اسی وقت آپ کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان و حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہما کی وہ مشہور و معروف کرامت جو ۱۹۳۲ء میں ظاہر ہوئی

اور جس کو مختلف مذہب وملت کے لوگوں نے بذات خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دنیا کے اخباروں رسالوں نے مختلف زبانوں میں شائع کیا اور نشریات کی ایجنسیوں نے اس کو پھیلایا اور ہزاروں یہودی، عیسائی و پارسی یہ زندہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

واقعہ:۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان وحضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے قریب دریا آ گیا اور قبور مبارکہ میں پانی اور نمی پہونچنے لگی تو حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ عنہ نے ملک امیر فیصل اول شاہ عراق کو خواب میں فرمایا کہ ہم دونوں کو ہمارے قبروں سے نکال کر دریائے دجلہ سے کچھ فاصلہ پر دفن کر دیا جائے کیوں کہ میرے مزار میں پانی آنا اور حضرت جابر کے مزار میں نمی شروع ہے شاہ فیصل یہ خواب دو شب برابر دیکھتے رہے تیسری شب حضرت سیدنا خذیفہ نے مفتی اعظم عراق کو خواب میں یہی ارشاد فرمایا اور یہ کہ ہم دوراتوں سے شاہ عراق کو کہہ رہے ہیں مگر انھوں نے ابتک اس پر کوئی توجہ نہ کی اب تم امیر فیصل کو توجہ دلاؤ اور جلد اس کا انتظام کراؤ۔ صبح اٹھ کر مفتی اعظم وزیر اعظم عراق نور السعید پاشا کے پاس گئے اور واقعہ خواب بتا کر ان کو ساتھ لے کر شاہ عراق سے ملے اور اپنا خواب سنایا امیر فیصل اول نے کہا میں نے واقعی دو رات برابر خواب میں دیکھا ہے بہت غور وخوض کے بعد شاہ فیصل نے مفتی اعظم سے کہا اچھا آپ مزارات کھولنے کا فتویٰ لکھ دیں تو میں اس فتوے پر عمل کروں۔ جب مفتی اعظم عراق نے دونوں مزارات کے کھولنے اور نعشہائے مبارکہ کو منتقل کرنے کا فتویٰ لکھ دیا تو مفتی اعظم کا یہ فتویٰ اور شاہی فرمان دونوں اخبارات میں شائع کئے گئے کہ عید الضحیٰ کے دن بعد نماز ظہر ان دونوں حضرات صحابہ کرام کے مزارات کھولے جائیں گے۔ اخبارات میں یہ فتویٰ اور شاہی اعلان معہ بشارت شائع ہونا تھا کہ دنیائے اسلام میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ یہ خبر پھیل گئی۔

نشریات کی ایجنسیوں نے تمام دنیا میں اس خبر کو پہونچا دیا چونکہ حج کا موسم تھا اور مختلف ممالک کے مسلمان حج کے لئے حرمین شریفین میں حاضر ہو رہے تھے ان زائرین کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انھوں نے شاہ عراق سے درخواست کی کہ مزارات کھولنے کی تاریخ حج کے چند دن بعد رکھی جائے تا کہ وہ اس موقع پر حاضر ہو کر زیارت کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

اور اسی طرح حجاز، مصر، شام، لبنان، فلسطین، ترکی، بلغاریہ، چین، افریقہ، افغانستان، روس، ہندوستان وغیر ممالک سے شاہ عراق کو بیشمار تار موصول ہوئے کہ ہم بھی ان جنازوں میں شرکت کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر مقررہ تاریخ میں چند روز کا اضافہ کیا جائے۔ ان درخواستوں کی بناء پر دوسرا شاہی فرمان جاری کیا گیا کہ اب یہ کام حج کے دس روز بعد کیا جائے گا و نیز صاحبان مزارات کی عجلت کی تاکید کی وجہ سے احتیاطی تدابیر بھی کی گئیں کہ پانی مزارات کو مزید نقصان نہ پہونچائے۔

۲۰/ذی الحجۃ الحرام پیر شریف کے دن دوپہر کے بعد لاکھوں آدمیوں کی موجودگی میں مزارات مبارکہ کھولے گئے تو دیکھا گیا کہ حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مزار میں کچھ پانی آچکا ہے اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آگئی ہے باوجودیکہ دریائے دجلہ وہاں سے تقریباً دو فرلانگ دور تھا۔

ممالک مختلفہ کے سفراء اور حکومت عراق کے تمام ارکان اور شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعہ قبر شریف سے اس طرح اٹھا گیا کہ آپ کی نعش مبارک کرین پر نصب کیے ہوئے اسٹریچر پر باآسانی خود بخود آگئی پھر کرین سے اسٹریچر کو علاحدہ کر کے ہر مجسٹی شاہ فیصل اور مفتی اعظم عراق اور وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشہ کے تابوت میں رکھ دیا پھر اسی ترکیب سے حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو قبر اقدس سے باہر نکالا گیا۔

نعشہائے مبارکہ کا کفن اور داڑھی شریف کے بال تک بھی اپنی صحیح حالت میں تھے کوئی تغیر نہ ہوا تھا۔ مقدس نعشوں کو دیکھنے کے بعد ہرگز یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ یہ نعشیں تیرہ سو برس پہلے کی ہیں بلکہ یہی یقین ہوتا تھا کہ انھیں وصال فرمائے چند گھنٹے ہی گزرے ہیں اور عجیب تر

بات یہ تھی کہ دونوں حضرات کرام کی چشمان مبارکہ کھلی ہوئی تھیں اوران میں اسقدر چمک تھی کہ کسی کی آنکھ میں یہ طاقت نہ تھی کہ ان کی آنکھوں کو آنکھ بھر کر دیکھے۔

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیرت زدہ تھے پھران حضرات کرام کو قصبہ سلیمان پارک جو پہلے مدائن کہلاتا تھا اور بغداد مقدس سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔ تینوں حضرات کے مزارات مقدسہ زیارت گاہ خلائق ہیں۔

ف:۔ جب امتیوں کے اجسام مبارکہ تیرہ سو برس کے بعد بھی محفوظ ہیں تو حضرات انبیائے کرام کے اجسام طاہرہ کا کیا کہنا اور حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم بے سایہ کا کیا کہنا کتنا گندہ اور خبیث عقیدہ وہابیہ، دیوبندیہ، ندویہ، مودودیہ کا ہے کہ مرکر مٹی میں مل گئے اور برٹشی ایجنٹ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھ دیا یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ مَعَاذَ اللّٰہِ

حضرت سیدتنا زنیرہ رضی اللہ عنہا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سات وہ مسلمان غلام اور کنیزیں خرید کر آزاد کیں جن کو مسلمان ہونے کی وجہ سے کفار ومشرکین تکلیفیں دیتے تھے انھیں میں حضرت سیدتنا زنیرہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ کو مشرکوں نے سخت تکلیفیں دیں کہ اسلام سے پھر جائیں مگر آپ ثابت قدم رہیں آپ کی بینائی جاتی رہی تو مشرکوں نے کہا لات وعزیٰ نے انھیں نابینا کر دیا۔ کیونکہ مسلمان ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں، خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بینائی واپس فرمادی اور دوبارہ آپ بینا ہو گئیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدتنا ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا

حضرت یحیٰ بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدتنا ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ سے تنہا ہجرت کیں تو راستہ میں ایک یہودی کا ساتھ ہوا۔ حضرت ام شریک روزہ سے تھیں شام ہوگئی یہودی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو نے اس مسلمان عورت کو پانی دیا تو ضرور میں تجھ کو سزا دوں گا حضرت ام شریک اسی حال میں بھوکی پیاسی سوگئیں جب آخری رات کا وقت ہوا تو یک بیک حضرت ام شریک نے دیکھا کہ ان کے سینہ کے قریب ایک ڈول پانی سے لبریز اور ایک توشہ دان کھانے سے پر رکھا ہے آپ نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا پانی پیا۔ پھر پچھلی رات میں اٹھیں سفر شروع کیا۔ تو یہودی نے اپنی عورت سے کہا تو نے اس مسلمہ کو کھانا پانی دیا ہے کہ یقیناً میں نے اس عورت کے کھانے پینے کی آواز سنی ہے اس کی عورت بولی خدا کی قسم میں نے اس کو پانی نہیں پلایا ہے۔

دیگر

حضرت سیدتنا ام شریک رضی اللہ عنہا کے پاس گھی رکھنے کا ایک کپہ تھا جو آپ کے پاس مہمان آتے تو آپ اسی کپہ میں سے گھی ان کو دیتیں ایک شخص نے اس کپہ کو دیکھ کر برا سمجھا تو آپ نے فرمایا اس میں گھی یا چربی کا کوئی اثر نہیں ہے پھر آپ نے کپہ کو پھونکا اور دھوپ میں لٹکا دیا کچھ ہی دیر میں وہ کپہ گھی سے لبریز ہو گیا تو لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ حضرت سیدتنا ام شریک رضی اللہ عنہا کا کپہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صحابی رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے تو معلوم ہوا گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے وہ صحابی باہر جنگل میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

سے دعا کی اے اللہ! اپنے کرم سے روزی عطا فرما کہ اہل وعیال کے لئے ہم خوب خمیر بنائیں اور روٹیاں پکائیں۔ یکا یک ان کے گھر میں جو روٹی رکھنے کا برتن تھا وہ تازی تازی روٹیوں سے پر ہو گیا اور چکی خود بخود آٹا پیسنے لگی اور تنور بھنے ہوئے گوشت سے پر ہو گیا دعا کر کے دل کو کچھ اطمینان ہوا تو وہ صحابی گھر تشریف لائے اور گھر والوں کو خوش پایا۔ فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ان کی اہلیہ نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کھانا عطا فرمایا ہے اور سب دکھایا۔ سب نے خوش ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے چکی اٹھا کر سب آٹا جھاڑ لیا تو چکی چلنا اور آٹا گرنا موقوف ہو گیا آپ نے یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا ارشاد فرمایا اگر چکی کو اسی حال میں چلنے دیا جاتا تو قیامت تک چکی چلتی رہتی اور آٹا برابر نکلتا رہتا۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں ایک صاحب حاجت مند نادار تھے ایک روز آپ گھر سے باہر اس حال میں تشریف لے گئے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا آپ کی اہلیہ محترمہ نے خیال کیا کہ خالی ہی چکی چلاؤں اور تنور میں ایندھن ڈال دوں تا کہ چکی کی آواز سن کر اور تنور کا دھواں دیکھ کر پڑوس والے یہ خیال کریں کہ ہمارے یہاں فقر و فاقہ نہیں بلکہ کھانے کو ہے تو تنور میں آگ سلگا دی اور چکی چلانے لگیں اتنے میں ان کے شوہر گھر واپس آگئے چکی کی آواز سنی تو فرمایا کیا پیس رہی ہو؟ تو بیوی نے خبر دی کہ پڑوسیوں کو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہمارے یہاں کھانے کو ہے فاقہ نہیں ہے خالی چکی چلا رہی ہوں اسی حال میں آپ اندر گئے تو دیکھا خالی چکی چل رہی ہے اور آٹا باہر نکل رہا ہے ذرا دیر میں اتنا آٹا ہو گیا کہ گھر کے سب برتن آٹے سے بھر گئے پھر ان کی بیوی صاحبہ تنور کی طرف گئیں تو تنور کو روٹیوں سے پُر پایا۔ انھوں نے وہ بھی شوہر کو دکھایا۔ شوہر یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے پھر دربار نبوی

میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ عرض کیا ارشاد فرمایا تم نے چکی کو کیا کیا؟ عرض کی سرکار! میں نے چکی اٹھا کر سب آٹا جھاڑ لیا۔ ارشاد فرمایا اگر تم اس کو ایسے ہی رہنے دیتے تو وہ چکی اسی طرح تمہاری زندگی بھر چلتی اور برابر آٹا دیتی رہتی۔

حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا براء بن مالک برادر سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے فتح کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے ان لفظوں سے دعا کی اے میرے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور مجھ کو مرتبہ شہادت عطا فرما۔ چنانچہ آپ معرکہ جنگ میں قتال فرماتے جانبازی کے جوہر دکھاتے قلعہ کی خندق عبور کر کے پھاٹک تک پہونچ گئے اور ہرمزان سے بھڑ گئے اور دروازہ قلعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ آپ کی شہادت دیکھ کر مسلمانوں میں جوش پھیل گیا کہ آپ کی نصف دعا قبول ہو چکی اور نصف باقی قبول ہوا چاہتی ہے۔ پر جوش حملہ کیا اور فتح نصیب ہوئی۔

حضرت سیدنا شرجیل حسنہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا شرجیل رضی اللہ عنہ نے ارسطولیس حاکم اسکندریہ کی ڈینگوں کے جواب میں فرمایا تم مشرک تثلیث پرست ہو کہ ہم توحید پرستوں ایمان والوں پر کب غالب آسکتے ہو ہم میں خدا کے ایسے بندے اب بھی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ یہ دیوار شہر یعنی شہر پناہ ڈھ جائے تو ابھی یہ دیوار گر جائے مسمار ہو جائے ارسطولیس نے کہا یہ سب کہنے کی رعب جمانے والی باتیں ہیں کوئی ایسا دیکھا نہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت شرجیل حسنہ نے ہاتھ کا اشارہ فرمایا فوراً ہی اسکندریہ کی شہر پناہ اڑ اڑ کر کے گر گئی زمین پر آ رہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھا۔

حضرت سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ

دمیاط کی فتح کے موقع پر حضرت سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو حکیم کے بیٹے کے قتل سے منع کیا اور ارشاد فرمایا رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب میں اس لڑکے کو اور اس کی کمر میں ایک کمر بند چمڑے کا تھا جس میں چاندی کی کڑیاں تھیں مجھے دکھایا ہے پس اس کی کمر ٹٹول کر دیکھو۔ دیکھا گیا تو وہ کمر بند کمر میں تھا لڑکے نے فوراً کلمہ طیب پڑھ کر اسلام قبول کیا۔

حضرت سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ابوثوب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات قاہرہ بیان فرمائے۔ ابوثوب نے لاجواب ہو کر یہ کہا کہ حضور انور کے معجزات دیکھے مگر جادو بھی تو دنیا میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا استغفر اللہ ۔ یہ کیا کہا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں میں آج بھی ایسے موجود ہیں کہ جو کہہ دیں وہ فوراً ہو جائے ابوثوب بولا اچھا تو مینھ برسے۔ حضرت یزید بن عامر نے دعا کی یک بیک ابر ظاہر ہوا دیکھتے دیکھتے پھیلا اور چاروں طرف چھا گیا۔ بجلی چمکنے لگی اور ایک دن اور ایک رات بارش ہوتی رہی اور اس سال کی خشک سالی دور ہوگئی اور ابوثوب مسلمان ہو گیا۔

حضرت سیدنا عاصم بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ

فتوحات عجم میں حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے قسطرہ کے سامنے مورچہ قائم کیا اور یہاں انتظار میں دو ماہ کے قریب مدت گزر گئی پھر بھی عجمیوں کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی اس طویل قیام کے دوران رسد ختم ہوگئی تو حضرت سیدنا عاصم بن عمرو تمیمی کچھ لوگ لے کر رسد کے لئے ایک طرف گئے وہاں کچھ کفار تھے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کچھ

جانور گائے بکریاں مل سکتی ہیں وہ بولے یہاں کچھ نہیں ہے یک بیک ایک طرف سے آواز آئی کہ یہ خبیث جھوٹے ہیں یہاں گائے بھینس بکریوں کا بڑا گلہ ہے آپ اس طرف آئیے آپ نے آواز کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو یہ کلمات ایک گائے کے زبان سے ادا ہوتے ہوئے معلوم ہوئے آپ ادھر گئے تو واقعی جانوروں کا بڑا گلہ چراگاہ میں تھا حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سب کو اسلامی لشکر میں لے آئے۔

حضرت سیدنا امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

قنسرین کی فتح کے موقع پر حضرت سیدنا سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نرغہ کفار میں گھرے ہوئے شجاعت وبسالت کے جوہر دکھارہے تھے کفار بہت زیادہ تھے اور حضرت امین الامۃ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مقام شیرویہ میں لشکر لئے قیام پذیر تھے نیند آگئی خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت خالد کو نرغہ کفار میں جہاد کرتے ہوئے تیسرا دن تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ کو خواب میں ارشاد فرمایا کیا تم مجاہدین کی مدد کرنے سے بے خبر ہوکر سوتے ہو اٹھو اور جلد خالد کی مدد کو پہونچو کہ خالد کو کفار نے گھیرے میں لے لیا ہے اور ضرور ضرور تم خالد تک پہونچ جاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ اور خدا کی مشیت یہی ہے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بیدار ہوتے ہی لشکر لیا اور روانہ ہوئے بفرمان حضور سیدنا محبوب خدا بحکم الٰہی زمین کو آپ کے لئے لپیٹ دیا گیا اور آناً فاناً پہونچ کر آندھی کی طرح لشکر کفار پر چھا گئے۔ نصرت الٰہی شامل ہوئی اور لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

حضرت سیدنا عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ

ماریہ ملکہ میافارقین کا عمود نامی شوہر گرفتار ہوگیا ماریہ حضرت عیاض کے سفارش کو آئی

Scanned with CamScanner

کہ عمود کو چھڑا لے جائے۔ حضرت سیدنا عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے ماریہ سے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے عمود تیرا شوہر نہیں ہے۔ ماریہ یہ سن کر حیران ہوئی اور بیٹے سے انکار کیا تو حضرت عیاض نے فرمایا سن! نوجوانی میں تیرے چچا کے بیٹے سے تجھے حمل رہا اور مدت گزرنے پر لڑکا پیدا ہوا تو اپنی وزیرزادی کے ساتھ جنگل میں گئی اور عمود کو ایک ستون پر جنگلی جانوروں سے بچانے کو رکھ دیا اور بچہ کو بغور دیکھ کر پہچان کی اور چلی گئی، کچھ دیر بعد فلاں بادشاہ ادھر گزرا اور بچہ کے رونے کی آواز سنی اتر وایا چونکہ خود بے اولاد تھا لے جا کر پرورش کا انتظام کیا اور عمود پر سے پانے کی وجہ سے شہزادہ عمود نام رکھا تو اپنی پہچان اس میں دیکھ کر ماریہ نے اور اپنا گزشتہ واقعہ پوری تفصیل سے سن کر عمود کو پہچانا اور فوراً مسلمان ہوگئی اور عمود بھی مشرف باسلام ہوا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

طبرانی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی: فرمایا بے ہوشی طاری ہوئی حضرت عبداللہ بن رواحہ پر تو نوحہ کرنے والی کھڑی ہوکر نوحہ کرنے لگی کہ تشریف فرما ہوئے سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور سیدنا دافع البلاء والوباء کی جلوہ گری ہوئی ان کی بے ہوشی دور ہوئی افاقہ ہوا تو عرض کی یارسول اللہ! مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو عورتیں نوحہ کرنے لگیں اور ایک فرشتہ حربہ لے کر کھڑا ہوا اور کہا کیا تو ایسا ہے جیسے یہ عورت کہتی ہے؟ میں نے کہا نہیں اور اگر میں ہاں کہتا تو وہ مجھے مارتا۔

ف:۔ یہ آپ کی کرامت ہے کہ آپ کو دکھایا گیا کہ نوحہ کرنا بہت مذموم و برا ہے۔

سنی بھائیوں کے قلوب کو مجلیٰ اور ایمان تازہ کرنے کے لئے ورلی جیل میں زیر حراست رہ کر یہ فتویٰ لکھ دیا جو اگر مختصر ہے لیکن مستند و معتبر کافی ہے اور حق پسند اور منصف مزاج کو کافی ووافی ہے اور ہٹ دھرم معاند وہابی، غیر مقلد وہابی، دیوبندی، ندوی، الیاسی، مودودی، کفوری، جمعیتی،

Scanned with CamScanner

احراری اور خاکساری کو بڑے سے بڑا دفتر بھی ناکافی ہے۔

سنی بھائی! ان وہابیوں دیوبندیوں سے الگ رہیں کہ اسی میں سنی بھائیوں اور بہنوں کی عافیت اور بھلائی ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے جو تم میں ان بدمذہبوں سے دوستی یارانہ کرے وہ انہیں میں ہے اور فرماتا ہے اور اگر تجھ کو شیطان بھلادے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھ اور فرماتا ہے ظالموں کی طرف جھکو بھی نہیں ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور حدیث شریف میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم ان سے دور رہو انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ ان کے ساتھ کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو اور نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو اور نہ ان سے شادی بیاہ رشتہ داری کرو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اور نہ ان کے مردے کی نماز پڑھو جب ان کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے تو ان کے پیچھے پڑھنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ ایسی احادیث مبارکہ اور دیکھنا ہو تو کتاب کامل النصاب اربعین شدت کو دیکھئے اور دیوبندیوں، ندویوں، مودودیوں اور جمعیتیوں کے عقائد کفر وضال دیکھنا ہو تو فقیر کے رسائل کا مطالعہ فرمائیے۔

خدا تعالیٰ مسلمانان اہل سنت وجماعت کے دین وایمان کی حفاظت وصیانت فرمائے اور جو بہک گئے ہیں ان کو ہدایت فرمائے۔ امین ثمّ امین بجاہ حبیبہ سیّد المرسلین علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

تمت

Scanned with CamScanner

برائے ایصال ثواب

بفضلہٖ تعالیٰ راقم الحروف کی ترغیب سے متاثر ہوکراس کتاب کی اشاعت میں برادر سنیت و رضویت جناب ظہیر الحسن صاحب رضوی بلرامپوری یوگی دھام کمپلیکس کلیان ویسٹ بمبئی نے اپنا مالی تعاون پیش کیا انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کی جانب سے پانچ سو کتابیں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس خدمت دینی کو قبول فرمائے اوراس کا ثواب حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اور ظہیر بھائی کے والدین کریمین جناب دوست محمد خاں قادری رضوی نوری مرحوم اور رسولہ بیگم مرحومہ و جملہ سنی مسلمانوں کے ارواح کو پہونچائے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچائے اور بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ظہیر بھائی کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق دے اور انہیں اوران کے اہل وعیال کو وہابیہ، دیابنہ وکفار مشرکین سے دور و نفور رہ کر کھری سنیت پر شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرض و واجب کو ان کے وقتوں پر ادا کرتے ہوئے خاتمہ ایمان وسنت پر نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم دعا گو

عبد الصمد قادری

خادم مدرسہ ہذا ۱۹۱/ صفر ماہ اعلیحضرت ۱۴۲۷ھ دوشنبہ مبارکہ

Mob:— 9764135477

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ کے پنج سالہ طباعتی واشاعتی کارنامے

از ۱۴۲۲ھ تا ۱۴۲۷ھ جو کتابیں یہاں سے طبع ہوئیں ملاحظہ فرمائیں (۱) تین اعتقادی رشتے رد غیر مقلدین (۲) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۳) تعمیر ادب تصحیح شدہ مع اضافہ شدہ (۴) نور ہدایت (۵) حدائق بخشش (۶) قبالۂ بخشش (۷) ذوق نعت (۸) مضامین بدر ملت (۹) نوری قاعدہ مرتبہ راقم الحروف (۱۰) اذان کی شرعی حیثیت۔ ادارہ ہذا سے عنقریب شائع ہونے والی کتابیں (۱) تقریر منیر (۲) کرامات صحابہ (۳) معارف بدر العلماء مرتبہ راقم الحروف (۴) نوری قاعدہ مع اضافہ شدہ (۵) تلمیحات رضا (۶) تجانب اہل السنۃ (۷) سامان بخشش۔

وہ کتابیں جو رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ طبع کروا کر راقم نے یہاں سے مفت تقسیم کروایا (۱) مضامین بدر ملت (۲) رسائل بدر ملت (۳) مکتوبات بدر ملت (۴) نورانی گلدستہ (۵) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۶) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ (۷) نصرت خداداد مناظرۂ بریلی کی مفصل روئداد (۸) لاؤڈ اسپیکر پر نماز مع تحقیقات اکابر اہل سنت (۹) ہدایۃ البریہ (۱۰) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔

اس کے علاوہ رضا اکیڈمی شاخ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ کے ذریعہ بھی سیکڑوں رسائل اور ہزاروں پوسٹر پمفلٹ اشتہار وغیرہ رد وہابیہ دیوبندیہ میں اردو ہندی انگریزی زبان میں طبع کروا کر تقسیم ہوئے اور بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہنوز یہ مبارک سلسلہ جاری ہے اور ان شاء المولیٰ تبارک وتعالیٰ جاری رہے گا۔

میری دعا ہے کہ رب قدیر ادارہ ہذا کی ان دینی خدمات کو قبول فرمائے اور مخالفین وحاسدین کی نظر بد سے بچائے اور صبح قیامت تک اسی طرح اپنے دین کے تحفظ وبقاء اور نشر واشاعت میں مصروف رکھے اور ادارہ ہذا کے بانیان وجملہ معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرما کر انہیں کھری سنیت پر قائم رکھے اور ہر فرض وواجب کو ان کے وقتوں پر ادا کرتے ہوئے خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی خادم مدرسہ ہذا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق

۲۵ اگست ۲۰۰۶ء جمعہ مبارکہ

MADARSA

GULSHAN-E-RAZA

Kolambi, Distt. Nandair, Maharashtra

Scanned with CamScanner

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm

Scanned with CamScanner